اَلحقُّ مَعَ الْحَیدرِ الکَرّار
فی ردّ رسالہ حق چاریار
(مع روئداد مناظرہ ڈھکواں، چاوہ اور نبی شاہ بالا وغیرہ حالات بالخصوص)
روئداد
مباحثہ چمرانوالی
ضلع جھنگ
از۔ افادات عالیہ
رئیس المناظرین ملک العلماء
علامہ ملک فیض محمد خان مکھیالوی
مرتب جناب منشی غلام رسول صاحب کربلائی تلمیذ حضرت ملک العلماء
تحقیق وتخریج وحواشی
صدر المحققین علامہ آفتاب حسین جوادی
ناشر: دار التبلیغ الشیعہ مکھیال ضلع چکوال
Scanned by TapScanner

اَلحَقُّ مَعَ الُحَیدَرِ الکَرّار

فی ردّ رسالہ حق چار یار

(مع روئداد مناظرہ ڈھکواں چاوہ اور نبی شاہ بالا وغیرھا۔ بالخصوص)

روئداد مباحثہ چمرانوالی ضلع جھنگ

از۔ افادات عالیہ

رئیس المناظرین ملک العلماء

علامہ ملک فیض محمد خان مکھیالوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: جناب منشی غلام رسول صاحب کربلائی تلمیذ حضرت ملک العلماءؒ

تحقیق وتخریج و حواشی:

صدر المحققین علامہ آفتاب حسین جوادی

ناشر: دارالتبلیغ الشیعہ مکھیال ضلع چکوال

یارت گاہِ اہل عزم وہمت ہے لحد میری

اسم کتاب: الحق مع الحیدر الکرارؑ و روئداد مباحثہ چھراتوالی

افادات عالیہ: ملک العلماء علامہ ملک فیض محمد خان کھیالویؒ

مرتب: منشی غلام رسول کربلائی مرحوم

تحقیق وتخریج و حواشی۔

صدر المحققین علامہ آفتاب حسین جوادی

ناشر: دار التبلیغ الشیعہ کھیال ضلع چکوال

طبع دوم: جون ۲۰۱۲ء بمطابق رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

تعداد: ایک ہزار

قیمت:

اظہار تشکر

ہر دور میں محققین اور اہل قلم کے لیے ابتلا اور پریشانی کا دور رہا ہے۔ بالخصوص مکتب تشیع سے وابستہ اہل قلم، مناظرین اور محققین اپنے اہل مکتب کے عدم تعاون، سرد مہری، بے مروتی، عدم توجہ اور طنز و تشنیع کا شکار رہے ہیں۔ صاحبان مال اور مخیرین کی توجہ بھی عمومی اور سطحی معاملات کی طرف رہی ہے جس کی وجہ سے صاحبان تحقیق و حاملان قلم و قرطاس اُن کے تعاون سے محروم رہے ہیں اور اس لئے تصنیف و تالیف کا سلسلہ کم ہونے کے سبب دشمنان اسلام اور دشمنان تشیع کے تحریری اشکالات اور چیلنجز کا جواب کاملاً نہیں دیا جاسکا۔ عصر حاضر بھی اسی قحط الرجالی کا شکار ہے اور شیعہ صاحبان مال و منال کی توجہ علماء بالخصوص محققین اور اہل قلم کی طرف نہ ہونے کے برابر ہے۔ ابتلاء و مشکلات کے اس پر آشوب دور میں سید السادات جناب علامہ **سید قلب عباس کاظمی** آف گاہی سیداں راولپنڈی کیلئے اس تالیف کے حوالے سے سب سے زیادہ تشکر کا استحقاق رکھتے ہیں کیونکہ اُن کی زحمات کے سبب یہ علمی و تحقیقی تالیف منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے۔ اگر کوئی دردِ دل اور قوتِ احساس رکھنے والا ہو تو محترم شاہ صاحب کا اُسوہ دیگر مخیرین کیلئے رہنمائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ شاہ صاحب نے خدمتِ انسانیت اور خدمتِ دین کا عزم مصمم کر رکھا ہے اور اس سلسلے میں متعدد مساجد و مدارس اور علمی مراکز کا قیام عمل میں لا چکے ہیں۔ دعا ہے کہ خالق کائنات جناب کاظمی صاحب کی توانائیوں اور توفیقات میں ترقی عطا فرمائے اور انہیں ہمہ قسم آفات و مشکلات سے محفوظ رکھے۔ آمین

احقر العباد

سید اظہار حسین بخاری

گفتار اوّلین

احقاق حق اور ابطال باطل کا سفر صدیوں سے چلا آرہا ہے اس سفر میں خدا کے برگزیدہ یعنی انبیاء کرام، مرسلین برحق اور پیغمبران ہدایت قافلہ سالار کی حیثیت رکھتے ہیں جنہوں نے قرب خدا کے سبب اور وحی خدا کے توسط سے مخلوق تک حق کی نعمت پہنچائی اور باطل کی چیرہ دستیوں سے آگاہ کیا۔ یہ قافلہ بالآخر خاتم المرسلین، رسول رحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچا اور آپ نے حق کو اپنے نکتۂ کمال تک پہنچا کر اور باطل کو کھول کھول کر قیامت تک کے انسانوں کی رہنمائی کا سامان پیدا فرما دیا۔ لیکن کیا کیجئے کہ وصال نبی مکرم ﷺ کے فوراً بعد ہی حق کو دبانے، حق کو چھپانے، حق کو غصب کرنے اور اہل حق پر ستم ڈھانے کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا اس کے باوجود اہل حق نے ستم سہہ کر، مظالم برداشت کر کے، پابند سلاسل ہو کر، ہتھکڑیاں پہن کر، خود کو دیواروں میں چنوا کر، خون بہا کر اور شہادت کے درجے پر فائز ہو کر بھی حق کو دبانے کی سازشیں ناکام بنائیں۔ جہاں گیارہ ہجری کے سقیفے سے لے کر دور حاضر کی سازشوں کا جال پھیلا ہوا ہے وہاں منبر سلونی اور کربلائے حسینؑ کا دفاعی حصار بھی اپنی پوری قوت سے ایستادہ نظر آتا ہے۔

دفاع حق کا فریضہ ادا کرنے اور باطل کو شکست و ذلت سے دوچار کرنے کا فریضہ اگرچہ دنیا بھر کے اہل علم علمائے اعلام، مراجع عظام، فقیہان ملت اور مبارزین ومجاہدین نے انجام دیا لیکن اہل عرب کے بعد برصغیر پاک و ہند اس فریضے کی ادائیگی میں ممتاز و منفرد مقام کا حامل ہے۔ شہید ثالث قاضی القضاۃ علامہ قاضی سید نور اللہ شوستریؒ و شہید رابع مجاہد کبیر حضرت علامہ مرزا محمد الدہلویؒ نے اپنے خون سے جس شجر حق کو ارض تاریخ پر مستقیم کیا اس کی آبیاری برصغیر کے ابطال جلیل علامہ سید دلدار علی غفران مآب نصیرآبادیؒ، سلطان العلماء سید محمدؒ، علامہ مفتی سید محمد قلی خان لکھنویؒ، مولانا سید میر حامد حسین لکھنویؒ، علامہ مفتی محمد عباس شوستریؒ، مولانا شیخ سبحان علی خان رئیس بانس بریلی لکھنویؒ، مولانا سید سجاد حسین بارہویؒ، ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالویؒ، حکیم مولانا سید احمد شاہ کاظمیؒ، ادیب الہند استاد العلماء علامہ سید محمد باقر نقوی چکڑالویؒ، رئیس المتکلمین مولانا حافظ علی محمدؒ صاحب فلک النجاۃ، مولانا حکیم امیر الدینؒ مترجم و شارح فلک النجاۃ، مولانا سید غلام علی

شاہ جلالپور جٹاں مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل وغیرہ جیسے جلیل القدر اور صاحبان علم و فضل نے کی۔

عصر حاضر میں بھی تصنیف و تالیف اور مناظرے و مباحثے کے ذریعے حق کو منوانے اور باطل کو پچھاڑنے کا سلسلہ جاری ہے۔ کتاب کی صورت ملت جعفریہ کے دفاع کے ایک بڑے ذخیرے "الحق مع حیدر الکرار" کے مصنف کا تعلق بھی خطہ پاک سے ہے۔ اس کے علاوہ متعدد مناظرے و مباحثے کر کے ناصبی فتنوں نیز یزیدی منصوبوں اور شیطانی وسوسوں کا مکمل سدباب کر دیا ہے۔ پیش نظر تالیف "الحق مع الحیدر کرار" اور "روئیداد مباحثہ چھراں والی" دونوں کتابیں تشیع کی تاریخ میں ملک العلماءؒ کے افادات کے طور پر محفوظ ہیں۔ یہ دونوں کتابیں چونکہ قدیم زمانے میں شائع ہوئی تھیں جن سے دور حاضر کے بعض علماء و طلباء اور اہل علم ابھی تک ناآشنا تھے۔ الحمدللہ احقر کے کتب خانے میں یہ دونوں کتابیں اپنی اصل حالت اور طبع اول میں ہی موجود ہیں۔ متعدد اہل علم اور متلاشیان حق کی فرمائش پر ان کو نئے انداز سے شائع کر کے تاریخ میں محفوظ کیا جا رہا ہے ان دونوں کتابوں میں سے اول الذکر لکھنو اور ثانی الذکر جھنگ سے شائع ہوئی تھیں اور متلاشیان راہ حق کیلئے وسیلہ ہدایت کا کام دیتی رہیں گی۔ ان کی اشاعت میں ہمارے ساتھ ملک العلماءؒ کے پوتے جناب ملک آفتاب حسین، جناب ملک ضیغم عباس اور ملک زوار حسین نے دیدہ و دل بچھا کرتے ہوئے وسعت قلبی کیساتھ ملک العلماءؒ کے مخفی گوشوں کے سلسلہ میں تعاون کیا۔ ان کے علاوہ اہل محلیاں میں سے ملک غلام عباس اور ملک ریاقت حسین بھی ہمارے ممد و معاون رہے۔ ناسپاسی ہوگی اگر ہم محترم و مکرم جناب سید سبط حیدر زیدی زید مجدہٗ کے شکر گزار نہ ہوں جنہوں نے ہمیں سفری سہولیات مہیا کیں۔ خداوند کریم تمام معاونین کی توفیقات عالیہ میں اضافہ و منافع فرمائے اور انہیں دفاع حق کے مشن میں زیادہ سے زیادہ شوق و ذوق کے ساتھ شمولیت کی استعداد عطا فرمائے۔ آمین

والسلام مع الاکرام

نیاز آگیں: **آفتاب حسین جوادی**

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت اور رشد کے لیے انبیاء و مرسلین بھیجے اور ان کے بعد اوصیاء کرام کا انتخاب کیا، بعد از آں ان کے وارث علماء شاگردین کو بنایا، جو ان کے وارث ہوئے اور انہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں بھی امت اسلامیہ کو گمراہی اور ضلالت سے بچانے کے لیے مسلسل کوششیں کیں۔ تحریر و تقریر کے ذریعے لوگوں کو ہدایت کی اور لوگوں کو گمراہی سے نجات دی۔ برصغیر پاک و ہند کے علماء کہ جنہوں نے حقیقی اسلام سے روشناس کرانے کے لیے دن رات انتھک محنت کی جن میں سے یہاں ہم خاص طور پر پنجاب کے چند ایک اکابر علماء کرام کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۱۔ ملک العلماء علامہ ملک فیض محمد خان بھکیالوی

۲۔ استاذ العلماء علامہ سید محمد باقر چکڑالوی

۳۔ حضرت علامہ حکیم سید احمد شاہ کاظمی رتوی

۴۔ حضرت مولانا مرزا احمد علیؒ امرتسری

۵۔ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیلؒ

صحن عالم میں ان گنت چہرے نمودار ہوئے اور آنکھوں سے اوجھل ہوتے رہے بعض ایسی ہستیاں بھی ہیں جو بلندی کردار اور اپنی لازوال خصوصیات کی وجہ سے دلوں میں گھر کر جاتی ہیں۔ انہی میں سے مندرجہ بالا علماء اعلام بھی ہیں کہ جن کی عظیم خدمات ناقابل فراموش ہیں جنہوں نے اپنی جان کو مشکلات میں ڈال کر مذہب اہل البیتؑ کا تحفظ اور

وقائع کرتے ہوئے دشمنان اہل البیتؑ سے برسرپیکار رہے اور ہر میدان میں مخالفین کو شکست فاش دی۔

چنانچہ ۷ اپریل ۱۹۱۸ء کو مناظرہ چکوال میں موجود تھے جیسا کہ صاحب میزان الاعتدال نے مناظرین فریقین کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"شیعوں کی طرف سے بھی احتیاطاً علماء و مناظرین منجانب جناب مولانا سید محمد باقر صاحبؒ مولوی فاضل ساکن چکڑال، مولانا فیض محمد خان صاحبؒ کھیالوی، مولانا سید شرف حسین صاحب بکھروی، مولانا سید محسن علی صاحبؒ سبزواری، حافظ احمد الدین صاحبؒ حافظ قرآن مجید، مولانا سید احمد شاہ صاحبؒ ساکن راولپنڈی (رتوی)، ڈاکٹر سید اکبر شاہ صاحبؒ گجراتی تشریف لائے تھے۔ اور خوش قسمتی سے جناب مولانا مرزا احمد علی صاحبؒ امرتسری بھی تاریخ مقررہ سے پہلے ہی چکوال میں موجود تھے۔" (کتاب میزان الاعتدال در مناظرہ چکوال صفحہ ۳ مطبوعہ جارج سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۹ء)

آج ہماری موجودہ نسل ان محسنین ملت بزرگ علماء کی خدمات سے ناآشنا ہے لہٰذا ہم نے ضروری سمجھا کہ ان شخصیات یہاں مختصر تذکرہ کر دیا جائے تاکہ مکتب اہل البیتؑ کا ہر فرد ان کی تقلید و تاسی میں اس سنگین دور میں حقیقی دین اسلام کی ترویج کر سکیں۔

رئیس المناظرین ملک العلماء مولانا فیض محمد خان مکھیالوی رحمۃ اللہ علیہ، رئیس مکھیال

آپ نے ضلع چکوال کے مشہور گاؤں "مکھیال" اعوان خاندان میں ۱۲۹۷ھ بمطابق ۱۸۸۰ء کو آنکھ کھولی۔ آپؒ کے والد ماجد کا نام حافظ کلیم اللہ ہے۔ جو نہایت سادہ اور نیک صفت انسان تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عباس علمدار بن علی بن ابی طالبؑ سے ملتا ہے۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد اور پنجاب کے مختلف مدارس میں حاصل کی بعد ازاں آپ مزید تعلیم کے لیے مدرسہ اسلامیہ دیوبند تشریف لے گئے اور ۱۹۰۳ء تک مدرسہ کی نصابی کتب پڑھیں لیکن دورانِ تعلیم اساتذہ سے بعض مسائل میں اختلاف ہونے کی وجہ سے آپؒ نے مدرسہ چھوڑ دیا۔ ۱۹۰۴ء سے ۱۹۱۲ء تک آپؒ سعودی عرب اور عراق کے مختلف علوم وفنون کے اساتذہ سے کسب فیض کرتے رہے۔ اس کے بعد آپؒ ۱۹۱۲ء میں مدرسۃ الواعظین لکھنو میں تشریف لے گئے، کچھ مدت آپ نے وہاں تعلیم حاصل کی پھر مدرسہ ہذا کی طرف سے آپؒ کو پنجاب میں بحیثیت مبلغ بھیجا گیا، آپؒ نہایت بہادر، نڈر، بے باک، نامور متکلم، بہترین خطیب اور بے پناہ حافظے کے مالک تھے۔ چنانچہ علامہ سید صفدر حسین نجفی آپؒ کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتے ہیں: "آپؒ اپنے وقت کے بہترین اور لاجواب مناظر تھے اس وقت کے مخالف مناظرین آپؒ سے مناظرہ کرنے سے کتراتے تھے، چونکہ آپؒ کے مناظرے فیصلہ کن ہوا کرتے تھے، خدمت

دین کا جذبہ اتنا تھا کہ جب معلوم ہو جاتا کہ فلاں مقام پر مناظرہ ہے تو اپنے ہی خرچ پر فوراً وہاں پہنچ جاتے۔ مجالس و محافل کا ہدیہ اگر کوئی دے دیتا تو ٹھیک ورنہ کبھی تقاضا نہ فرماتے۔ چند ایک مقامات پر لوگوں نے آپؒ کی آزمائش بھی کی جس میں آپؒ پورے اترے۔ تبلیغ کے لیے آپؒ مختلف دیہاتوں میں کئی کئی دن قیام کرتے۔ میں (صفدر حسین) نے اپنی طالب علمی کے دوران آپؒ کی عمر کی آخری تین مجالس بمقام "حسین شاہ، جلال پور، اور تنکیانہ ضلع سرگودھا" میں سنیں۔ ہم (طالب علم) جب آپؒ سے جا کر ملے تو بہت شفقت و محبت سے پیش آئے اور ہمارے سامنے عوام کو مخاطب کر کے ہمارے استاد مولانا سید محمد یار شاہ صاحبؒ قبلہ کی ان الفاظ میں تعریف فرمائی کہ یہ وہ شخص ہے جو اپنے جیسے افراد پیدا کر رہا ہے، یہ قوم کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ گرمی کا موسم تھا مولانا تقریر کر رہے تھے بڑے بڑے روسا مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے (آپؒ) پیاس سے بے خود ہو رہے تھے بانیان مجلس میں سے کسی نے اپنے ملازم سے کہا کہ انہیں پانی پلاؤ۔ جب اس ملازم نے پانی پلانے کی کوشش کی تو ملک صاحبؒ کی نظر اس پر پڑ گئی، تو آپؒ نے فرمایا کہ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ وہ شخص مجلس پڑھ رہا ہے جس نے میدان مناظرہ میں آٹھ آٹھ گھنٹے پانی نہیں پیا۔ اسی دوران قیام آپؒ مدرسہ میں تشریف لے آئے۔ اور مولانا محمد یار شاہ صاحبؒ قبلہ کے کہنے پر طلباء کا امتحان لیا اور تدریسی خدمات پر خوش ہو کر مدرسہ کے رجسٹر پر ایک طویل تحریر ثبت فرمائی جو غالباً اب بھی وہاں موجود ہوگی۔ (ماہنامہ معارف اسلام لاہور مولانا مرزا احمد علی امرتسری نمبر جلد ۱۶، ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ بمطابق جون ۱۹۷۱ء صفحہ ۲۰،۲۱)

مذہب شیعہ کے فروغ اور عقائد باطلہ کے رد میں آپ کا کردار قابل ستائش ہے

یہی وجہ ہے کہ اختلافی مسائل کے حل کے لیے تمام لوگ آپؒ ہی کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ آپؒ واقعی اس شعر کے مصداق تھے

کان اعلیٰ مناظراً و متقیاً بارعاً

مستدلا عالما ما احسن برھانہ

''وہ ایک بڑے مناظر اور اعلیٰ پرہیزگار تھے، استدلال والے عالم اور دلیل و برھان میں عجیب کمال رکھتے تھے۔''

ایک طرف آپؒ ملت اسلامیہ کی اصلاح اور علمی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر رہے تھے تو دوسری طرف آپؒ غربا و یتامیٰ کی کفالت فرماتے۔ نیز آپؒ کی بیاض سے پتہ چلتا ہے کہ علاقہ کے بہت سے لوگ آپؒ سے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بطور قرض رقم لیتے تھے۔ آپؒ نہایت خوش اخلاق اور ملنسار انسان تھے یہی وجہ ہے کہ نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو، سکھ اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی آپ کا احترام کرتے اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔

آپؒ اپنے گاؤں کی جامع مسجد میں باقاعدہ درس و تدریس کیا کرتے تھے، جس میں بلا تفریق مذہب قرآن و تفسیر، حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تعلیمات آل محمد علیہم السلام اور دیگر فنون منطق، مناظرہ، اور تقابل ادیان وغیرہ کی تعلیم دیا کرتے تھے، آپؒ نے دور دراز سے آنے والے طلباء کے لیے نہ صرف رہائش کا انتظام کر رکھا تھا بلکہ ان کی ضرورت زندگی کا بھی مکمل خیال رکھتے۔ وقت ضرورت ملک کے گوشے گوشے میں جا کر تبلیغ دین اور دفاع مذہب محمد و آل محمد علیہم السلام کا فریضہ انجام دیتے تا کہ مسلمان ذلت اور گمراہی سے نجات پا سکیں۔ آپؒ اعلیٰ

یادداشت و حافظے کے حامل، اور نہایت حاضر جواب تھے۔

مناظرے

آپؒ نے مخالفین مکتب اہل البیتؑ کے ساتھ کئی معرکۃ الآراء مناظرے اور مباحثے کیے اور فتح حاصل کی جن میں چند ایک یہ ہیں:

۱۔ مناظرہ میرپور: ریاست جموں و کشمیر اہل سنت کی طرف سے اس میں مولوی محمد یوسف مناظر تھے نتیجتاً پندرہ افراد فوری طور پر شیعہ ہو گئے۔

۲۔ مناظرہ بھون ضلع جہلم: اس میں اہل سنت کی طرف سے مفتی عطا محمد اور مولوی کرم دین بھیں مناظر تھے، اس مناظرے میں کئی سو افراد نے شیعیت اختیار کی۔

۳۔ مناظرہ نور پور سیٹھی ضلع جہلم: اس میں اہل سنت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم مناظر تھے، کئی افراد شیعہ ہو گئے۔

۴۔ مناظرہ کرساں ضلع جہلم: اس میں اہل سنت کی طرف سے مولوی شاہ نواز مناظر تھے، مناظرے کے اختتام پر دس افراد نے اپنے شیعہ ہونے کا اعلان کیا۔

۵۔ مناظرہ نارووال ضلع سیالکوٹ (موجودہ ضلع نارووال): اس میں قادیانیوں کے مولوی غلام رسول نے شرکت کی اور شکست فاش کا منہ دیکھنا پڑا۔

۶۔ مناظرہ چک عبدالخالق ضلع جہلم: اس میں اہل سنت کی طرف سے پیر سید جماعت علی شاہ مناظر تھے، چھ آدمی پیر صاحب کی موجودگی ہی شیعہ ہو گئے۔

۷۔ مناظرہ رہال ضلع جہلم: میں مولانا مرحوم کا مولوی لال شاہ اور مولوی کرم دین بھیں

سے مناظرہ ہوا جس میں سنی مناظر بھاگ نکلے اور کئی آدمی شیعہ ہو گئے۔

قابل وثوق عالم دین علامہ حسین بخش جاڑا کا بیان ہے کہ۔

"ملک العلماء ملک فیض محمد تکیالوی اعلی اللہ مقامہ جو اپنے زمانہ میں بہترین مناظر تھے، انہوں نے مجھے اپنی زبانی سنایا کہ مقام یارو والا ضلع ملتان میں جب شیعہ و سنی مناظرہ ہوا، یہ تقریباً ۳۵۔۱۹۳۴ء کا واقعہ ہے وہاں علماء شیعہ میں استاد العلماء مولانا سید محمد باقر مرحوم اعلی اللہ مقامہ بھی بنفس نفیس موجود تھے، مناظرہ کی شرط لکھی جا چکی تھی کہ طرفین کی جانب سے قرآن مجید کے علاوہ کسی کتاب کا کوئی حوالہ قابل قبول نہ ہوگا۔ لیکن فریق مخالف کا مناظر آیۂ استخلاف پڑھنے کے بعد اپنے مثبت دعویٰ کو مدلل کرنے کے لیے لازمی طور پر کسی روایت یا تاریخی دستاویز کو پیش کرنے پر مجبور تھا اور میں نے بحیثیت شیعہ مناظر اس کو شرط کی خلاف ورزی سے پوری طرح روک رکھا تھا، میں نے اس کے دعویٰ .... کے جواب میں سورہ احزاب کی آیت نمبر ۶۱ و ۶۲ پڑھ دی جس کا جواب فریق مخالف کے مناظر کے ذہن میں کوئی نہ تھا پس مناظرہ میں شیعوں کی فتح ہو گئی اور اسی مقام پر مناظرہ ختم ہو گیا اور بانیان مناظرہ جو سنی تھے وہ شیعہ ہو گئے اور پولیس نے اپنا کنٹرول مضبوط کر کے متوقع فساد کو روک کر لوگوں کو منتشر کر دیا۔" (تفسیر انوار النجف جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷ سورہ مبارکہ احزاب مطبوعہ شاہی پریس سرگودھا دوسرا ایڈیشن اپریل ۱۹۸۱ء)

مناظرہ تھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی: ۳ فروری ۱۹۳۴ء کو محمودہ تھانہ چونترہ مناظرے کا مقام قرار پایا، لیکن پولیس نے بجائے محمودہ کے خاص چونترہ مناظرہ کا مقام مقرر کیا، وہاں

لوگوں کا بہت بڑا اجتماع ہوا شیعہ کی طرف سے ملک العلماء مولانا فیض محمد خان کھیالوی۔ مولانا مرزا احمد علی امرتسری، اور مولانا سید احمد شاہ کاظمی رتوی شریک مناظرہ ہوئے، جب کہ اہل سنت کی طرف سے مولوی غلام الدین ملتانی ثم وزیر آبادی، مولوی ابو محمود محمد مسعود سیالکوٹی، اور مولوی کرم دین بھیں تھے۔ لیکن شرائط مناظرہ طے ہونے سے پہلے ہی اہل سنت کے مولوی صاحبان نے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا۔

مناظرہ بگلہ شاہ جمال ضلع گوجرانوالہ: ۲۳ مارچ ۱۹۲۳ء کو مناظرہ ہوا جس میں شیعہ کی طرف سے مولانا فیض محمد خان کھیالوی، مولانا سید احمد شاہ صاحب رتوی، مولانا سید غلام علی شاہ جلالپوری، مولانا سید عنایت علی شاہ بخاری اور مولانا مرزا احمد علی امرتسری مناظر تھے جب کہ دیوبندیوں کی طرف سے مولوی عبدالشکور اڈیٹر النجم لکھنو، اور مولوی محمد مسعود سیالکوٹی وغیرہ تھے۔ یہاں شیرازی سادات کی بستیاں ہیں اور اکثریت سنی مسلک کی تھی۔ آپس ہی میں مناظرہ تھا شیعہ اور سنی دونوں سید تھے۔

الحمد للہ شیعہ علماء اعلام کو فتح یابی نصیب ہوئی اور بہت سے لوگ شیعہ ہو گئے۔

(ہفت روزہ درنجف سیالکوٹ یکم تا ۸/۱ اپریل ۱۹۲۳ء بمطابق ۱۲ تا ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۳۱ھ، ایضاً یکم تا ۸ مئی ۱۹۲۳ء زیر عنوان "مناظرہ بگلہ شاہ جمال")

اس مناظرے کے نتیجے میں آج بگلہ شاہ جمال میں تمام سادات شیعہ ہیں اور ان کے علاوہ غیر سادات کی اکثریت بھی شیعہ پائی جاتی ہے۔

مولانا سید غلام عباس نقوی مرحوم ضلع بھکر جو مناظرہ کندیاں اور مناظرہ یارو والا کے چشم دید گواہ ہیں آیئے ان کا بیان سنتے ہیں کہ وہ کیا فرماتے ہیں:-

"مولانا مرزا احمد علیؒ مرحوم و مغفور اور مولانا فیض محمدؒ صاحب کھیالوی مرحوم و مغفور میدان مناظرہ کے شہسوار تھے کندیاں کے قبلہ مرزا احمد علیؒ صاحب اور یارو والا (نزد کچا کھوہ ضلع ملتان) کے قبلہ کھیالویؒ صاحب، کے مناظرہ میں یہ گنہگار موجود تھا۔ ان دونوں مناظروں میں مولانا محمد باقر چکڑالویؒ کا کام حوالے تلاش کرنا اور مذکورۃ الصدر حضرات کا کام حوالے پیش کرنا اور تقاریر کرنا تھا ان دونوں مناظروں سے پہلے کندیاں اور یارو والا میں شیعہ حضرات پر عرصہ حیات تنگ تھا لیکن ان مناظروں کے بعد شیعہ کثرت سے نظر آنے لگے، کہ محرم میں آزادی کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور امام بارگاہیں تعمیر ہوئیں اور مسجدیں بنائی گئیں۔ اقامہ صلوٰۃ کا انتظام بہم ہوا۔" (ماہنامہ معارف اسلام، مولانا مرزا احمد علی نمبر، شمارہ ۱۵، جلد ۱۶، ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ بمطابق جون ۱۹۷۱ء، صفحہ ۲۶، ۲۷)

ان کے علاوہ آپ کے بہت سے مناظرے ہیں جو آپ نے مخالفین مکتب اہل بیتؑ کے ساتھ کیے۔ آپؒ نے ملک کے کونے کونے میں اور خاص کر پنجاب میں سرکار دو عالم محمد و آل محمد علیہم السلام کی حقانیت و صداقت کے پرچم لہرائے اور آل محمد علیہم السلام کے مذہب حق کی نشر و اشاعت کی۔ یہ اوراق اس کے متحمل نہیں کہ ان تمام مناظروں کو تفصیل کے ساتھ یہاں سپرد قرطاس کیا جائے۔ بلکہ ان کیلئے ایک مستقل کتاب درکار ہے۔ اس پر کام جاری ہے جلد منظر عام پر آجائیگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

آپ کی شادی خانہ آبادی: ملک العلماءؒ نے دو شادیاں کی تھیں پہلی شادی محترمہ طالعہ بی بی سے ہوئی۔ جن سے دو بیٹے عبدالمجید خان، عبدالعلی خان اور ایک بیٹی غلام صغریٰ ہوئی۔

۱) عبدالمجید خان جو آپ کے بڑے بیٹے تھے۔ ۱۹۲۱ء میں پیدا ہوئے اور ۱۳ رجب المرجب۔ بمطابق ۲۷ جنوری ۱۹۹۰ء بروز سوموار دارفنا سے عالم بقا کو سدھار گئے۔ ان کے سات بیٹے (ملک آفتاب حسین، ملک لیاقت حسین، ملک محبت حسین، ملک مطلوب حسین، ملک کرامت حسین، ملک سرور حسین، ملک زوار حسین) اور دو بیٹیاں (کنیز زہراء، اور توصیف زہراء) ہیں۔

۲) دوسرے بیٹے عبدالعلی خان جو عین عالم شباب ہی میں داغ مفارقت دے گئے۔ جوان بیٹے کی موت نے آپ کے دل پر گہرا زخم لگایا۔

حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

آپ کی دوسری شادی غلام بی خاتون سے ہوئی۔ جن سے صرف ایک بیٹا ممتاز علی خان پیدا ہوئے۔ جو بقید حیات ہیں اور محکمہ جنگلات میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ انہوں نے دو شادیاں کیں، پہلی بیوی سے تین بیٹے (ملک ضیغم عباس، ملک قیصر عباس، ملک فاضل عباس) اور چار بیٹیاں ہیں۔

وفات حسرت آیات: ملک العلماءؒ ۱۵ جولائی ۱۹۴۹ء بمطابق ۱۳۶۸ھ کو اس جہانِ آب و گل سے راہی خلدِ بریں ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہزاروں سسکیوں، آبدیدہ آنکھوں کے ساتھ آپ کو اپنے آبائی گاؤں کھیال میں سپرد خاک کیا گیا، آپؒ کی ساری زندگی مذہب شیعہ کی تبلیغ میں بسر ہوئی۔

دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی   پھیلا کے پاؤں سو گئے کنجِ مزار میں

آپ اپنی گرانقدر خدمات کی بدولت آج بھی زندہ ہیں اور آپ کی معطر یادیں

ہوئے پھول کی طرح گوشے گوشے میں پھیلی رہیں گی۔ آپ بجا طور پر اس شعر کے مصداق تھے۔

مات فیض محمد ولا کن لم یمت فیضانه

لم یمت فیضانه والله ابقی شانه

"فیض محمد خان تو فوت ہو گئے لیکن ان کے کمالات فنا نہیں ہوئے ان کے فیض فنا نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی عظمت شان باقی رکھی۔"

ان نابغہ روزگار شخصیات کے باہمی گہرے تعلقات و روابط تھے اور ایک دوسرے کے ہاں آمد و رفت رہتی تھی۔ مولانا سید احمد شاہ کاظمیؒ کے کتب خانہ کی اکثر کتابوں پر حضرت مولانا حافظ علی محمد ککوریؒ متوفی ۱۹۵۲ء صاحب "فلک النجات" کے قلم سے انتہائی خوش خط حواشی اور نقوش پائے جاتے ہیں۔ حافظ صاحبؒ عالم متبحر اور مختلف علوم و فنون پر پوری طرح عبور رکھتے تھے۔ انہوں نے شیعہ و سنی اختلافی مسائل پر ایک جامع کتاب (فلک النجات) عربی میں لکھی جس کا اردو ترجمہ ان کے لائق شاگرد مولانا حکیم امیر الدینؒ متوفی ۱۹۶۳ء نے کیا۔ اور ساتھ ساتھ بلند پایہ حواشی سے مزین کر کے کتاب کو حرف محقق بنا دیا۔ جو ان کے وسعت مطالعہ و وسعت نظر کے بھی غماز ہیں۔ علاوہ بریں حکیم امیر الدینؒ نے "فلک النجات فی الامامة و الصلوٰة" کا تکملہ "تشیید فلک النجاة بتعلیق سلک النکات" اور "تہذیب التعلیقات علی فلک النجاة" کے نام سے دو جلدوں میں مرتب کیا جو لاہور سے شائع ہو گئیں۔ آج اس گئے گزرے دور میں ایسی ہمہ جہت شخصیت کی حامل ہستیاں کہاں ملتی ہیں۔

استاد الاساتذہ علامہ ملک اعجاز حسین النجفی دامت فیوضھم العالیہ

اسی علاقے کی سرفہرست نمایاں ترین اور مقتدر شخصیت علامہ موصوف کی ہے۔ جن کی عظیم الشان اور روشن و تابناک خدمات سے بہت سے لوگ حقیقی تشیع سے روشناس ہوئے۔ آپ اعوان خاندان کے چشم و چراغ اور بطل جلیل ہیں۔ آپ مارچ ۱۹۳۸ء بمطابق ۱۳۵۷ھ کو ضلع چکوال کے ایک معروف گاؤں بوچھال خورد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی ملک غلام حیدر ہے۔ آپ کے عظیم خاندان کی علمی بنیاد آپ کے دادا کے چچا ملک امام بخش نے رکھی، چنانچہ کوٹلہ سیداں ضلع جہلم میں سنی و شیعہ کا فدک کے موضوع پر مناظرہ طے پایا، شیعہ کی طرف سے مولانا سید غلام حسین شیرازیؒ مناظر تھے۔ ملک امام بخش صاحب کو بعض شر پسند عناصر نے اس کام پر آمادہ کیا کہ جب مناظرہ ہو جائے تو شیعہ مناظر کو قتل کر دیں۔ جب مناظرہ ختم ہوا تو ان لوگوں نے ملک صاحب کی طرف اشارہ کیا کہ اپنا کام کر دو، لیکن ملک صاحب مناظرے سے اس قدر متاثر ہو چکے تھے کہ انہوں نے خنجر نکال کر لہرایا اور اپنے شیعہ ہونے کا برملا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی زندگی مکتب شیعہ کے لیے وقف کر دی۔ ان ہی کی بدولت رفتہ رفتہ پورا خاندان شیعہ ہو گیا۔ ملک امام بخش انتہائی نیک اور پرہیزگار انسان تھے، ان کی نیک صفات کی وجہ سے پیر سید فضل شاہ اعلی اللہ مقامہ (متوفی ۱۹۶۶ء) اکثر اوقات ان کے ہاں قیام فرماتے۔ ان کے انتقال کے بعد پیر صاحبؒ مرحوم کی علامہ موصوف کے دادا ملک خدا بخش کے پاس آمد و رفت رہی۔ آپ کے خانوادہ علم و فضل نے مذہب شیعہ کے تحفظ و بقا کے لیے جو نمایاں اور

گراں قدر خدمات انجام دی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ پر خطر حالات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس روشن چراغ کو بلند کیے رکھا۔ آپ کے دادا ملک خدا بخشؒ بن سلطان بخشؒ کا اپنے علاقے میں مذہب شیعہ کو عام کرنے میں بہت بڑا کردار ہے، چنانچہ اس سلسلے میں آپ کے دادا مرحومؒ قریہ قریہ جا کر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہے اور مذہب شیعہ کو متعارف کراتے رہے۔ الحمدللہ آج اس علاقے میں شیعہ کی بہت بڑی تعداد موجود ہے جو ان ہی کے مرہون منت ہے۔ ذٰلک فضل اللہ...... آپ کے دادا مرحومؒ، ملک العلماء فیض محمد خان ڈھکیالوی کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہتے اور ان ہی کی سرپرستی میں کار تبلیغ دین انجام دیتے رہے۔

علامہ صاحب کے اساتذہ میں علامہ سید محمد یار شاہؒ، علامہ اختر عباس نجفی اور علامہ حسین بخش جاڑا جیسی باکمال شخصیات ہیں۔ آپ ۱۹۶۲ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے نجف اشرف تشریف لے گئے، وہاں آپ نے آیت اللہ شیخ محمد جواد تبریزیؒ، آیت اللہ سید ابو القاسم کوکبیؒ، آیت اللہ العظمیٰ ابوالقاسم خوئیؒ، آیت اللہ شیخ محمد باقر زنجانیؒ، جیسے بلند پایا اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ اور ۱۹۶۸ء میں وطن واپس تشریف لے آئے۔

آپ پیکر زہد و تقویٰ، میدان خطابت و فصاحت کے شہسوار، حق بات کہنے سے کبھی پہلو تہی نہیں کرتے، انتہا درجہ قناعت پسند، غیور اور خوددار ہیں۔

آپ نے دینی خدمات کے لیے ایک طرف درس و تدریس کی راہ اپنائی تو دوسری طرف اپنی بے مثال خطابت کو مذہب اہل البیتؑ کی ترویج کا ذریعہ بنایا۔ آپ نے ملک کے کونے کونے میں جا کر تعلیمات محمد و آل محمد علیہم السلام کا پرچار کیا۔ آپ کے خطبات میں

صحیح عقائد، وعظ و نصیحت اور عبرت و بصیرت کا پہلو نمایاں ہے۔ درس و تدریس کے لیے آپ نے "دارالعلوم جعفریہ کربلا خوشاب" کو اپنا مرکز بنایا۔ آپ تدریس کے ساتھ ساتھ مدرسے کی انتظامت و سرپرستی کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے شاگرد دنیا بھر میں مکتب اہل البیتؑ کی تعلیمات کو پھیلا رہے ہیں جبکہ آپ کے شاگردوں کی کثیر تعداد حوزات علمیہ نجف، قم، مشہد مقدس اور زینبیہ (دمشق) میں اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مصروف ہے۔

آپ آج بھی رشد و ہدایت اور تبلیغ دین کا مشن پوری قوت و ہمت سے جاری کیے ہوئے ہیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو طویل زندگی عطا فرمائے تاکہ ملت تشیع آپ کے فیوض و برکات سے مستفید ہوتی رہے۔ آمین یارب العالمین۔

استاذ العلماء سید محمد باقر چکڑالوی رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ یکم رمضان المبارک ۱۲۹۳ھ بمطابق ۱۸۸۱ء کو چکڑالہ ضلع میانوالی کے ایک علمی خانوادہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی مولانا سید طالب حسینؒ سے حاصل کی۔ بعد ازاں جگراؤں ضلع لدھیانہ میں مولانا سید شریف حسینؒ سے کچھ اسباق پڑھے۔ مزید تعلیم کے لیے آپؒ لکھنؤ تشریف لے گئے۔ بلا کا حافظہ رکھتے تھے۔ جس کتاب کو ایک مرتبہ پڑھ لیتے تھے وہ ان کو یاد ہو جاتی۔ کافیہ، حمد اللہ، سلم العلوم، عقود الجمان، دیوان حماسی اور سبع معلقہ جیسی فنی کتب آپؒ کو زبانی یاد تھیں۔

باقاعدہ طور پر آپؒ نے ۱۹۱۶ء سے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپؒ مختلف مدارس میں خدمات انجام دیتے رہے۔ فن مناظرہ میں بھی آپؒ کو مکمل دسترس حاصل تھی، چنانچہ چکڑالہ کے ایک سنی عالم مولانا احمد خان متوفی ۱۳۵۰ھ نے آپؒ سے تحریری مناظرہ شروع کیا اور دس اشعار پر مشتمل ایک عربی نظم آپ کی طرف ارسال کر دی تو آپؒ نے اس کے جواب میں سو عربی اشعار لکھ کر بھیج دیے، اس نے اپنی شکست کا برملا اعتراف کر لیا۔ علاوہ ازاین آپؒ نے متعدد مناظرے کیے اور مدمقابل کو انتہائی عبرتناک شکست سے دوچار کیا۔ ۱۳۲۹ھ بمطابق یکم اگست ۱۹۱۱ء کو مناظرہ تلہ گنگ میں آپؒ اپنے والد بزرگوار علامہ سید گل محمد شاہ صاحبؒ کے ساتھ موجود تھے، جیسا کہ فریق مخالف کے مدمقابل مولوی کرم دین بھیں اپنی خود نوشت روداد بنام "تازیانہ سنت" میں یوں تحریر کرتے ہیں

"چکڑالہ ضلع میانوالی کے دو شیعہ مولوی صاحبان یعنی مولوی سید گل محمد شاہ صاحبؒ اور ان کے فرزند رشید مولوی محمد باقر صاحبؒ بھی آپہنچے۔" (تازیانہ سنت، صفحہ ۱۳ مطبع سراج المطابع جہلم ۱۳۳۰ھ)

اس مناظرہ میں آپؒ نے مدمقابل مولوی محمود گجوی کو عربی عبارت لکھ کر بھیجی کہ اس کا اردو ترجمہ کر دیجیے، لیکن مولوی صاحب عبارت نہ سمجھ سکے اور اپنی شکست تسلیم کر لی۔ اسی طرح آپؒ کے بہت سے دیگر مناظرے بھی ملتے ہیں جن میں آپؒ کے مدمقابل آپؒ کی علمی گفتگو سے گھبرا کر خاموشی کر لیتے۔

بالآخر آپؒ نے ۱۹ صفر المظفر ۱۳۸۶/ھ ہمیشہ کے لیے دار فانی سے دار جاودانی

کی طرف انتقال فرمایا۔

حضرت مولانا مرزا احمد علی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ مارچ ۱۸۸۳ء امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد کا نام مرزا محمد صدی تھا آپؒ میٹرک میں تھے کہ آپؒ کے والد بزرگوار انتقال فرما گئے۔ لیکن آپؒ نے ہمت نہ ہاری۔ اپنی تعلیم جاری رکھی عصری تعلیم کے بعد آپؒ نے مولانا خلیفہ عبدالرحمٰنؒ پرنسپل مدرسہ تائید الاسلام، مولانا عبدالباقیؒ، مولانا نجم الدینؒ، مولانا فیض اللہؒ، اور مولانا عبدالصمدؒ سے مختلف فنون کی کتب درساً پڑھیں۔ ان کے علاوہ آپؒ نے مفسر قرآن حضرت علامہ سید ابوالقاسم رضویؒ صاحب تفسیر لوامع التنزیل (۳۰ جلدیں) اور ان کے لائق بیٹے علامہ سید علی حائریؒ سے آپؒ نے مزید علوم حاصل کیے آپؒ دیگر زبانوں کے علاوہ عربی، فارسی، انگریزی، ہندی اور سنسکرت میں دسترس رکھتے تھے۔ مذہب شیعہ کے تحفظ کی خاطر آپؒ نے متعدد مقامات پر مخالفین کے ساتھ مناظرے کیے۔ جن میں سے مناظرہ کندیاں قابل ذکر ہے جس میں آپؒ نے مولوی کرم دین بھیں کو عبرت ناک شکست دی۔ اس مناظرہ کی مکمل روداد دیکھنے کے لیے کتاب: "فتح المبین بجواب مولوی کرم دین" ملاحظہ کیجیے۔

آپؒ نے اہل السنت کے علاوہ مرزیوں، عیسائیوں، ہندوں، سکھوں اور بہائیوں سے بے شمار مناظرے کیے۔ اپنے زمانہ کے مخالف مناظرین کا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔

آپؒ کی تصنیفات میں مشہور:

(۱)۔ لوامع القرآن ترجمہ و تفسیر، (۲)۔ شیعہ پاکٹ بک، (۳)۔ دلیل العرفان، (۴)۔ مرآۃ القادیانیہ۔ تیسری اور چوتھی کتاب قادیانیوں کی رد میں ہیں۔ (۵) فتح حیدری در مناظرہ جھکری، (۶) ظفر المبین در مناظرہ مبین الدین، (۷) فتح المبین بجواب مولوی کرم دین، (۸) مفاتیح البرکات بجواب شوائط البرکات، (۹)۔ الانصاف فی الاختلاف (مرزا غلام احمد قادیانی کی رد میں)۔

اس مجاہد ملت نے ۶ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ بمطابق ۱۱ جون ۱۹۷۰ء کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جوار آئمہؑ میں جگہ پائی۔ آپؒ کی وفات حسرت آیات پر ابو ظفر نازش رضوی مرحوم نے یہ مصرعہ کہا:

بولا ہاتف دیکھ، وہ ہے ساکن باغ ارم

حضرت مولانا حکیم سید احمد شاہ کاظمی رتوی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے وقت کے ایک جید عالم سید گلاب شاہؒ جن کا وسیع حلقہ اثر تھا، کے ہاں آپ شعبان المعظم ۱۲۹۰ ہجری بمطابق ۱۸۷۳ء کو موضع برہان ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ وہیں نشو نما پائی اور والد گرامی نے آپ کا نام سید احمد شاہ رکھا۔ آپ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی نسل سے نجیب الطرفین سید ہیں امام عالی مقام کی تیسویں نسل ہیں۔ آپ والدین کے اکلوتے فرزند تھے اس لئے فطری طور پر بے حد لاڈ و پیار ملا۔ آپ کی ایک ہی ہمشیرہ تھی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ حصول تعلیم کی بے حد تڑپ دیکھ کر والد گرامی نے

''یائی'' نامی گاؤں میں قائم دینی مدرسہ میں بھیجنے کا فیصلہ کرلیا۔ اس وقت ذرائع اور وسائل نہایت معدوم تھے۔ کئی میل کا پہاڑی سفر آپ پا پیادہ کرتے تھے۔ چنانچہ جب کبھی تعطیلات میں گھر آتے تو پاؤں سوجے ہوئے ہوتے۔ والدہ دیکھ کر تڑپ اٹھتیں مگر اگلے ہی روز پھر رخت سفر باندھ لیتے۔ یہ سلسلہ کچھ عرصہ رہا۔ یہاں سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد والد صاحب نے سوچ وبچار اور مشورے کے بعد آپ کو مدرسہ دیوبند بھیجنے کا فیصلہ کیا اور آپ دیوبند روانہ ہوگئے اور خود ریلوے کی لوکوشیڈ مسجد کی امامت قبول کرلی۔ الغرض آپ کی دیوبند آمد کے بعد مولانا نے ابتدائی برسوں میں ہی عربی، فارسی اور اردو پر مکمل عبور حاصل کرکے اساتذہ کو اپنی جانب متوجہ کرلیا اور صف اوّل کے طلباء میں شمار ہونے لگے۔ شاہ صاحب نے اختلافی مسائل کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ کتب میں موجود تضادات میں آپ کے ذہن میں تجسس کو ابھارا۔ تجسس وتجس نے دل میں ہلچل پیدا کی اور یہ ہلچل تڑپ بن کر زبان پر آگئی۔ آپ نے بقلم خود اس وقت کے جید علماء سے سوالات کیے جو مسئلہ فدک وخلافت کے متعلق تھے۔ اس سلسلہ میں اساتذہ سے بحث وتمحیص ہوئی لیکن جب اساتذہ زچ ہوگئے تو آئیں بائیں شائیں۔ ایک مجاہد کی للکار حق نے مدرسہ میں زلزلہ برپا کردیا۔ بہت سارے ذہنوں میں ہلچل پیدا ہوئی۔ اس ضرب حق سے متعصب معلمین تلملا اٹھے تو جان چھڑانے کیلئے رافضی اور مشرک جیسے فتوؤں پر غور ہونے لگا لہٰذا وہاں رہنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ قوت غیبی نے مولانا کی انگلی تھامی اور انہیں مدرسۃ الواعظین لکھنؤ پہنچادیا۔ مدرسہ کے مہتمم حضرت نجم العلماء علامہ سید نجم الحسن لکھنوی تھے۔ انہوں نے روئداد سنی اور مولانا کو سینے سے لگالیا۔ وہیں آپ نے مختلف اساتذہ سے علوم متداولہ کی مزید

تحصیل کی یہاں تک کہ تمام علوم مروجہ میں کامل دسترس حاصل کر لی۔

حصول علم سے فارغ ہو کر جب آپؒ دوبارہ راولپنڈی تشریف لائے تو آپؒ نے تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا جس سے خاندان کے لوگ شیعہ ہو گئے۔ آپؒ فن مناظرہ اور اس کے متعلقات میں عمیق نگاہ اور ید طولیٰ رکھتے تھے۔ مخالفین سے بہت سے مناظرے کیے۔ آپ کی وحشت کا یہ عالم تھا کہ اکثر مخالف مناظرے کے اعلان کے باوجود مناظرے میں آتے ہی نہ تھے یا مناظرے کے دوران بھاگ کھڑے ہوتے۔ جو بھی آپ کے مقابلے میں آیا اُسے ذلت آمیز شکست اٹھانی پڑی۔ آپؒ کا سب سے مشہور مناظرہ ''مناظرہ میکریاں ضلع ہوشیارپور'' کا ہے یہ مناظرہ آپؒ نے مولوی ثناء اللہ امرتسری سے کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح سے ہم کنار کیا اور سینکڑوں افراد نے مذہب شیعہ قبول کیا، نیز آپؒ نے مذہب اہل البیتؑ کو پھیلانے میں مختلف علاقوں کا سفر کیا بالخصوص راولپنڈی، ہزارہ، اٹک، چکوال، جہلم، گجرات اور آزاد کشمیر وغیرہ میں مخالفین سے متعدد مناظرے کیے اور اپنی بصیرت افروز خطبات کے ذریعے لوگوں کو مذہب شیعہ سے روشناس کرایا۔

مناظرہ قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات: ۲۸ اپریل ۱۹۱۴ء میں مولانا سید احمد شاہ کاظمی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں مولوی امرتسری کو شکست ہوئی اور اس علاقے میں مذہب شیعہ تیزی کے ساتھ پھیلنا شروع ہو گیا۔ اس مناظرہ کی پوری روئداد کتاب ''شمشیر ولایت'' مؤلف مولانا سید عنایت علی شاہ بخاریؒ جلد دوم مطبع پنجاب نیشنل سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔

۱۱ فروری ۱۹۱۷ء کو بلکسر تحصیل چکوال ضلع جہلم (موجودہ ضلع چکوال) میں اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو فتح عظیم عطا فرمائی جس سے بلکسر کی اکثریت نے شیعہ مذہب قبول کیا چنانچہ موضوع مناظرہ بنات ادریہ تھا یعنی نبی اکرم ﷺ کی ایک بیٹی ہے یا چار۔ اہل سنت کی طرف سے مولوی حسن شاہ ساکن مرید اور مولوی غلام حسن امام مسجد بلکسر، مولوی فیض علی ساکن مرید، مولوی دوست محمد ساکن ہتورہ بہادر مناظر تھے اور شیعہ کی جانب سے صرف حضرت مولانا سید احمد شاہ کاظمیؒ تھے۔ آپؒ نے قرآن و سنت اور تاریخ کی روشنی میں یہ ثابت کر دیا کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک ہی بیٹی خاتون جنت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔ آپؒ کے دلائل سے متاثر ہو کر حاضرین جلسہ کی اکثریت نے مذہب اہل سنت ترک کر کے مذہب شیعہ قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس مناظرہ کے غیر مسلم ججی شاہدین کے نام یہ ہیں کہ جنہوں نے آپؒ کی کامیابی کی گواہی دی۔

گواہ شد

۱۔ ہرنام سنگھ ۲۔ مہتاب سنگھ ۳۔ نانک سنگھ

۴۔ سادھو سنگھ حوالدار پنڈت کنتی شام سکنہ بلکسر بقلم خود (ماہنامہ اصلاح شمارہ نمبر ۳ جلد ۲۰ ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ صفحہ ۲۵ کجھوہ ضلع ساران)

اراکین ماہنامہ اصلاح کی طرف سے مبارکبادی: "ہم جناب مولانا سید احمد شاہ صاحبؒ کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔"

مناظرہ مدرسہ تحصیل وزیرآباد ضلع گجرانوالہ کے بھی یہی فاتح ہیں ملاحظہ ہو ماہنامہ اصلاح شمارہ نمبر ۶ جلد ۱۷ صفحہ ۲۵۔ پھر مناظرہ میرپور سندھ کے بھی یہی فاتح ہیں دیکھو

اصلاح شمارہ نمبر ۲ جلد ۲۸ صفحہ ۲۰ ۔ اگر قصبہ بھویلی ضلع مرزاپور میں مناظرہ ہوا تو اس میں بھی تشریف لائیں گے کیونکہ آپؒ اس معرکہ کے شہسوار ہیں۔" (ماہنامہ اصلاح شمارہ نمبر ۲ جلد ۳۰ ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ صفحہ ۲۰۹ کھجوہ ضلع سارن)

مناظرہ موضع پنڈ داعیہ ضلع راولپنڈی: اگست ۱۹۰۷ء میں آپؒ کا مناظرہ مولوی محمد بخش کمرانی کے ساتھ ہوا۔ مناظرے کا موضوع حضرت علی مرتضیٰؑ کا وجہ باقی صحابہ سے افضل ہے۔ آپؒ نے مولا علیؑ کا افضلیت تمام صحابہ پر ثابت کر کے مولوی صاحب کا ناطقہ بند کر دیا۔ اس مناظرہ کی مکمل روداد راولپنڈی سے شائع ہوئی۔

ان مناظروں کے علاوہ ۲۳ مارچ ۱۹۲۳ء مناظرہ بنگہ شاہ جمال ضلع گجرانوالہ اور مناظرہ چکوال ۲۵ جنوری ۱۹۱۸ء جس میں آپؒ نے مولوی کرم دین کو شرمناک اور انتہائی ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔ اس کے بعد ہمیشہ مولوی کرم دین آپؒ کا سامنا کرنے سے گھبراتا رہا۔

بالخصوص پنڈی ڈویژن اور ہزارہ میں مذہب شیعہ پھیلانے میں آپؒ نے اہم کردار ادا کیا۔

آپؒ ایک بلند پایہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بڑے طبیب بھی تھے۔ خاص کر تپ دق کے علاج میں اللہ تعالیٰ نے آپؒ کے ہاتھ میں شفا عطا فرمائی۔

آپؒ کی تصانیف: بیشمار مقالہ جات کے علاوہ آپؒ نے تقریباً ایک درجن کتب تصنیف فرمائیں جن میں مذہب اہل البیتؑ کے دفاع کا حق ادا کر دیا اور اہل باطل کو ایسی ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا کہ جس کا احباب و اغیار نے برملا اعتراف کیا ہے۔

آپ کی مشہور تصانیف حسب ذیل ہیں:

۱۔ فضیلت السادات فی رد عبدۃ الطاغات: مولوی نور حسن بن قاضی غلام حیدر ساکن کوٹ سعد اللہ خان نزد حسن ابدال ضلع اٹک نے ایک رسالہ بنام "تحریج لفظ سید" لکھ کر اسلامی پریس لاہور سے شائع کیا تھا جس میں یہ بات تحریر کی گئی تھی کہ لفظ سید کسی قوم کا لقب نہیں بلکہ یہ اہل علم کے لیے استعمال ہوتا ہے تو قبلہ شاہ صاحبؒ نے اس رسالہ کا ایسا علمی و تحقیقی جواب لکھا کہ اس کے بعد انہیں جواب دینے کی ہمت نہ ہو سکی۔ طبع پبلک پرنٹنگ پریس لاہور۔

۲۔ شواہد الصادقین لرغم انوف الکاذبین: انتہائی محققانہ اور مدلل کتاب ہے استنباط و استخراج نتیجۂ قابل تحسین ہے مسلک اہل البیتؑ کی پوری ترجمانی کی گئی ہے۔ طبع لاہور پرنٹنگ پریس لاہور۔

۳۔ نصیحت المنحرفین عن ولاء امیر المومنینؑ: یہ کتاب مولوی کرم دین ساکن بھیں ضلع چکوال کی کتاب "آفتاب ہدایت" کا محققانہ رد ہے۔ جیسا کہ شاہ صاحبؒ مرحوم اس کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"فی الجملہ اب ہمارے علاقہ میں ایک کتاب موسوم بہ "آفتاب ہدایت" مولوی کرم الدین صاحب موصوف نے چھپوائی کر شائع کی ہے.......... پس بایں مجبوری و معذوری حقیر جمیع اہل اسلام کی خدمت میں خواہ وہ کسی فرقہ اسلامیہ کے معتقد ہوں نہایت ادب سے عرض گزار ہے کہ محض بغرض صیانت و حفاظت عقائد عوام شیعہ و اظہار و انتشار حقیقت فتوی

کفر مرجیہ بمقابلہ شیعہ چند صفحات از کلمات و ملفوظات قوم شان خدمت عقلا میں پیش کرتا ہوں پس بمصداق "نقل کفر کفر نہ باشد" مجھے بغرض اشد ضرورت ان اقوال کو نقل کرنے میں معذور سمجھیں اور دل آزاری و توہین مذہب کی نسبت نہ دیں اور مقولہ مشہورہ البادی اظلم (ابتداء کرنے والا سخت ظالم ہوتا ہے) پر محمول فرماویں۔" (صفحہ ۱،۲ کتاب ہذا)

شاہ صاحبؒ مرحوم کے بڑے بیٹے جناب سید شہنشاہ حسینؒ مرحوم کے اہتمام سے حسن سٹیم پریس لاہور سے شائع ہوئی۔

۴۔ تطہیر الجنان عن وسواس الشیطان: یہ کتاب قاضی نور حسن ساکن کوٹ سعد اللہ خان ضلع اٹک کے ایک رسالے کا رد بلیغ ہے۔ طبع جارج سٹیم پریس لاہور۔

۵۔ تبصرۃ المتقین فی تخطیۃ المبتدعین: یہ کتاب مولوی عبدالاحد خانپوری ساکن راولپنڈی کے اس چار ورقہ رسالہ کا جواب ہے جو انہوں نے اہل تشیع کی تردید میں لکھ کر ۱۹۰۶ء راولپنڈی سے شائع کیا تھا۔ یہ کتاب راولپنڈی پریس راجہ بازار راولپنڈی سے شائع ہوئی۔

۶۔ انتصار الشرائعہ فی رد ابن تیمیہ: یہ اس رسالے کا رد ہے جو قاضی عبدالاحد خانپوری نے شیعہ کے خلاف تحریر کیا تھا چنانچہ اس سلسلہ میں خود شاہ صاحبؒ قبلہ مرحوم اس کتاب کے ٹائٹل پر لکھتے ہیں "معلوم ہوا کہ ہمارے مخاطب قاضی عبدالاحد صاحبؒ اپنے رسالے کی لاجوابی پر اتراتے اور بغلیں بجاتے ہیں یہ قاضی صاحب کا خیال ہی خیال ہے ورنہ ہم نے اڑتالیس گھنٹوں میں ان کی لغویات و ہفوات کا جواب لکھ دیا تھا لیکن افسوس کہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۳ء بمطابق ۱۱ ذی الحجہ کو میرا ہونہار فرزند ارجمند مسمی اعجاز حسین انتقال کر گیا

جس کی ماتم داری کی وجہ سے طباعت رسالہ ہذا میں توقف ہوا۔ مطبع کاشمی ارٹ سٹیم پریس راولپنڈی منیجر لالہ فتح چند بی اے سے چھپ کر شائع ہوئی۔

۷۔ تقویۃ المومنین فی حالات المعصومین علیہم السلام: صرف جلد اول شائع ہوئی ہے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے حالات درج ہیں تاہم حضرت ابوطالب علیہ السلام اور حضرت عبداللہ علیہ السلام والد بزرگوار حضرت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہایت بسط کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ راولپنڈی پریس راجہ بازار راولپنڈی سے چھپ چکی ہے۔

۸۔ بلوغ المرام فی رد الاتعام: یہ کتاب قبلہ شاہ صاحبؒ مرحوم نے بری پوری کے جید علماء اہل سنت کے لیے تصنیف فرمائی۔ اس کتاب میں سات سوالات کے دندان شکن جوابات بڑی تفصیل سے دیئے گئے ہیں۔ گلشن پنجاب پریس راولپنڈی سے شائع کی گئی۔

۹۔ لباب المنقول: کتب صحاح ستہ میں فضائل اہل البیت علیہم السلام میں جو احادیث موجود ہیں ان کو یکجا کر کے ترجمہ کے ساتھ ان کی تشریح بھی کی گئی ہے۔ مطبع اثنا عشری دہلی سے شائع ہوئی ہے۔

۱۰۔ قرۃ الیقین: شیعان حیدر کرار علیہ السلام پر لگائے جانے والے بے بنیاد اعتراضات کا ناقابل تردید دلائل سے جواب دیا گیا ہے یہ کتاب ادارہ تبلیغ و اشاعت درگاہ حضرت عباس روڈ لکھنؤ سے ۱۳۸۶ھ میں شائع ہوئی۔

۱۱۔ جناب امیر علیہ السلام: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے علمی کمالات بحوالہ کتب

معتبرہ درج کیے گئے ہیں جنہیں پڑھ کر حضرت نجم الملت علامہ سید نجم الحسن لکھنوی اور علامہ سید سبط حسنؒ صدر الافاضل نے مؤلف کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپؒ کے فرزند جناب سید شہنشاہ حسینؒ مرحوم نے ۱۹۲۲ء کو جارج سٹیم پریس لاہور سے شائع کروائی۔

۱۲۔ مناقب فاخرہ للعترۃ الطاہرۃ: یہ کتاب آپؒ کی بہت بڑی علمی خدمت ہے جو اہل علم کے لیے کتب اہل البیتؑ کی ایک مکمل دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے اور انقلاب سٹیم پریس لاہور سے چھپ کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی۔

۱۳۔ سیف الصدیق علی عنق قطاع الطریق المعروف یا دلائل پنج تکبیرات نماز جنازہ: اس رسالہ کے لکھنے کا سبب مولوی کرم دین بھیں کا وہ مضمون ہے جو انہوں نے سراج الاخبار جہلم میں شائع کیا تھا چنانچہ شاہ صاحبؒ مرحوم اپنے اسی رسالہ کے ابتدائیہ میں فرماتے ہیں:

''سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۲۹ مارچ ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۸ پر مولوی کرم دین ساکن بھیں ضلع جہلم نے بعنوان ''تکبیرات جنازہ کے متعلق ایک شیعہ کے استفسار کا جواب'' ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا ہر ایک فقرہ حماقت و وقاحت سے مملو ہونے کے علاوہ حقیقت سے کوسوں دور ہے (صفحہ ۱ تا ۲ مطبوعہ راولپنڈی پریس شہر راولپنڈی)۔

کتب خانہ اور مطالعہ:

آپؒ کو شروع ہی سے کتب بینی اور مطالعہ کا بڑا شوق تھا۔ آپؒ ایک عظیم کتب خانہ رکھتے تھے جس میں انتہائی نادر و کمیاب مختلف علوم و فنون کی کتب کا وافر ذخیرہ موجود تھا۔ الحمد للہ وہ کتب خانہ احقر کے پاس محفوظ ہے۔ کچھ کتب حوادث زمانہ کی نظر ہو گئیں اور بعض دیمک چاٹ گئیں۔ آپؒ کثیر المطالعہ تھے، ہر کتاب کا

پورے انہماک سے مطالعہ کیا کرتے، اوڑھنا بچھونا کتابیں تھا۔ آپ کا کتب خانہ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ مخالفین کی کتب کا مطالعہ بڑی عرق ریزی سے کرتے تھے، ہر صفحے پر اختلافی و وضاحتی حواشی جا بجا بکھرے نظر آتے ہیں جو آپ کی وسعت معلومات کا پتہ دیتے ہیں، اگر ان کو یکجا کیا جائے تو کئی جلدیں بن جائیں گی۔

آپ تقریباً ۷۸ برس کی مجاہدانہ زندگی گزار کر بروز جمعہ دس ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ بمطابق ۱۹ جنوری ۱۹۵۱ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ مولانا محمد بشیر انصاری ٹیکسلا سے پڑھائی، تدفین ڈھوک رتہ امرال کے بڑے قبرستان میں ہوئی۔ علماء و عوام اور دیگر مسالک کے سنجیدہ طبقہ نے ان کی وفات کو ایک بہت بڑا سانحہ قرار دیا۔ مزید تفصیلات ان کے حالات زندگی پر مشتمل کتاب "فاضل اجل، حکیم مولانا سید احمد شاہ کاظمی" (مؤلف احقر) میں ملاحظہ فرمائیں۔

مبلغ اعظم حضرت مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۹۰۱ء کو سلطان پور لودھیاں ضلع جالندھر کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کے والد مولانا سلطان علی اہل حدیث کے ایک جید عالم تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی بعد ازاں حکیم محمد حسن میثم پوری اور مولانا مفتی فقیر اللہ رائے پوری سے تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ خیر المدارس جالندھر میں داخل ہو گئے جہاں مولانا خیر محمد اور مولانا محمد علی جالندھری سے مختلف فنون کی کتب پڑھیں، یہاں سے فارغ

ہو کر آپؒ نے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا وہاں سے مولانا انور شاہ کاشمیری، مولانا اعزاز علی امروہوی سے درس لیا، اور اس کے بعد آپ ڈابھیل گجرات (انڈیا) چلے گئے جہاں مولانا شبیر احمد عثمانی سے قرآن پاک کی تفسیر پڑھی۔ یہاں سے فراغت کے بعد آپؒ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک دیوبندی مسجد بنام مسجد اکبری میں خطیب مقرر ہوگئے۔ اسی دوران آپؒ نے تحقیق اور جستجو کرنا شروع کی۔ قرآن، حدیث اور تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ بڑے انہماک اور غیر جانب داری سے کیا بالآخر آپؒ نے مذہب شیعہ کو حق پا کر قبول کر لیا اور اپنے شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ دراصل آپؒ کے شیعہ ہونے کا محرک مسئلہ فدک ہے جس کے متعلق آپؒ نے اپنے اساتذہ سے کچھ سوالات کیے جن کے جوابات سے آپ مطمئن نہ ہوئے فارغ التحصیل ہونے پر آپ نے تحقیق شروع کر دی تھی۔ شیعہ ہونے کے بعد آپؒ نے مختلف مقامات پر مکتب اہل البیتؑ کی تائید میں مدلل تقاریر فرمائیں جن کا عوام پر کافی گہرا اثر ہوا، اس عرصے میں آپؒ نے دیوبندیوں، بریلویوں، اہل حدیث اور مرزائیوں سے بیسیوں مناظرے کیے، اور لوگوں کی اکثریت نے مذہب شیعہ قبول کیا۔

آپؒ تبلیغ دین میں اس قدر مصروف رہتے کہ کئی کئی دن گھر کی طرف واپسی نہ ہوتی / شاید آپؒ جیسے لوگوں کے لیے ہی علامہ اقبالؒ نے کہا ہے۔

گزر اوقات کر لیتا ہے یہ کوہ و بیابان میں
کہ شاہین کے لیے ذلت ہے کار آشیاں بندی

مناظرہ کے فن میں آپ ایک سورج کی طرح تھے اور آپ کی علمی دہشت اتنی تھی کہ کوئی بھی آپؒ کے سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ جیسا کہ مخالفین کے مشہور مناظر

مولوی اللہ یار خان جو آپؒ سے کئی مرتبہ عبرت ناک شکست کھا چکے تھے باین الفاظ اعتراف کرتے ہیں۔

"۱۹۵۰ء تک شیعہ مناظر مولوی اسماعیل گوجروی (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) بہت شہرت حاصل کر چکا تھا یہ شخص کچھ عرصہ دیوبند میں پڑھتا رہا بلا کا شاطر اور حاظر جواب تھا جس کی وجہ سے اکثر علماء اس کے مقابل آنے سے کتراتے تھے۔" (حیات طیبہ سوانح مولوی اللہ یار چکڑالوی صفحہ ۱۲۳ ناشر ادارہ نقشبندیہ اویسیہ دار العرفان ضلع چکوال)

آپؒ کا طریقہ یہ رہا کہ دیوبندیوں، بریلویوں، اہل حدیثوں، اور مرزائیوں کی اہم بنیادی کتابیں ہر وقت سفر و حضر میں آپؒ کے پاس ہوتی تھیں، کتابوں سے بھرے بکس آپؒ کے شاگرد اٹھاتے تھے، کتابوں کے حوالہ جات و صفحات مع سطور پوری طرح ازبر تھے۔

این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آپؒ مناظرہ کرتے وقت مخالفین کی اہم کتب سامنے رکھ لیتے تھے پھر دوران گفتگو بوقت ضرورت کتاب اٹھا کر صفحہ کھول کر سامعین کو دکھاتے اور پوری عبارت پڑھ کر سنا دیتے۔

مولاناؒ کے مشہور مناظرے

۱۔ مناظرہ بلکسر تحصیل چکوال ضلع جہلم (موجودہ ضلع چکوال): ۱۹۵۲ء میں آپؒ نے مولوی اللہ یار چکڑالوی دیوبندی کو ذلت آمیز شکست دی، موضوع مناظرہ تحریف

قرآن تھا، مگر مولوی صاحب عند المناظرہ بسم اللہ پر بھی اپنا ایمان ثابت نہ کر سکے اور معوذتین کے عدم قرآن ہونے کے شبہ کا جواب نہ دے سکے اور اپنا دعویٰ معرض نظر میں ڈال کرنا کام ہو گئے۔ آپؒ نے عدم تحریف قرآن کو ایسا ثابت کیا کہ چکڑالوی صاحب کو چکر آنے شروع ہو گئے مذہب شیعہ کو فتح عظیم حاصل ہوئی بلکسر چکوال ڈھڈیال کی عوام نے آپ کی فتح پر خوشی منائی اور جلوس نکالا۔

۲۔ مناظرہ لتری شمالی تونسہ: ۱۹۳۹ء کے اواخر میں بمقام لتری شمالی علاقہ تونسہ میں خلافت بلافصل کے موضوع پر مولوی عبدالستار تونسوی کو ذلت آمیز شکست دی۔

۳۔ مناظرہ اسلام پور رحیم یار خان: ۱۹۵۰ء کے اوائل میں بمقام اسلام پور ضلع رحیم یار خان میں مبلغ اعظم نے مولوی عبدالستار تونسوی دیوبندی سے مناظرہ کیا جس کے نتیجہ میں لوگوں کی اکثریت نے مذہب حق شیعہ قبول کیا۔

۴۔ مناظرہ ضلع داود: ضلع داود میں مولانا عبدالعزیز ملتانی اہل حدیث سے ہوا مناظرہ سن کر ثالث مناظرہ حاجی پیارے خان مع خاندان کے شیعہ ہو گئے اس مناظرے کی روئیداد "معیار حق" نامی رسالے میں سندھی میں شائع ہوئی۔

۵۔ مناظرہ میراں ملتبہ ملتان: یہ مناظرہ بتاریخ ۲۴، ۲۵ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ہوا شیعہ کی طرف سے مناظر حضرت مبلغ اعظمؒ اور اہلسنت کی طرف سے مولوی دوست محمد قریشی دیوبندی (م ۱۹۷۴) تھے مناظرہ کا موضوع تعدد بنات الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلافت اصحاب ثلاثہ تھا۔

۶۔ مناظرہ وجھہ متصل میانی تحصیل بھلوال: یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظمؒ اور مولوی عبدالستار تونسوی دیوبندی کے درمیان ہوا اس مناظرے میں مولوی تونسوی کے علاوہ مولوی محمد عمر اچھروی، مفتی محمد رفیق میانوی، مولوی افتخار نکوی شامل تھے۔

۷۔ مناظرہ کوٹ سماپہ: یہ مناظرہ ۳ جولائی ۱۹۵۵ء کو اہل سنت کے متحدہ محاذ سے ہوا جس میں مولوی دوست محمد قریشی دیوبندی، مولوی اللہ وسایا دیوبندی، مولوی عبدالستار جھنگوی دیوبندی، مولوی محمد حسین دیوبندی، مولوی محمد شریف، مولوی محمد علی، مولوی لال حسین اختر دیوبندی، مولوی نیاز احمد دیوبندی مبلغین مجلس احرار، مولوی عبدالعزیز ملتانی اہل حدیث، مولوی احمد دین گکھڑوی اہل حدیث اور مولوی محمد صدیق اہل حدیث شامل تھے۔

شیعہ کی طرف سے مناظر حضرت مبلغ اعظمؒ اور اہل سنت کی طرف سے مولوی محمد صدیق اہل حدیث تھے۔

مناظرے کے دو موضوع تھے:

۱۔ خلافت اصحاب ثلاثہ　　　۲۔ اسلام اور ایمان شیعہ

مناظرہ کے فوراً بعد بیسیوں افراد نے شیعہ ہونے کا اعلان کیا۔

۸۔ مناظرہ لاجڑے متصل منڈی مرید کے تحصیل شیخوپورہ: یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور مولوی حافظ عبدالقادر روپڑی اہل حدیث کے درمیان ہوا اس میں چار موضوعات تھے۔

۱۔ حضرت عائشہؓ اور اعتراضات شیعہ۔　　　۲۔ خلافت اصحاب ثلاثہ

۳۔ مسئلہ نکاح متعہ ۴۔ مسئلہ قیام امام حسینؑ

۹۔ مناظرہ کوٹ تاہدار: یہ مناظرہ ۲۹، ۳۰/۱۳ اپریل ۱۹۷۰ء بمقام کوٹ تاہدار ضلع شیخوپورہ متصل شرق پور شریف ہوا۔ شیعہ کی طرف سے حضرت مبلغ اعظم اور سنیوں کی طرف سے مولوی محمد عمر اچھروی تھے۔

۱۰۔ مناظرہ جھوک دایہ ضلع جھنگ: جہانیاں شاہ اور کوٹ عیسیٰ شاہ کے نزدیک ایک بستی جھوک دایہ کے نام سے مشہور ہے ۲۹ محرم الحرام، یکم صفر المظفر ۱۳۷۵ھ بمطابق ۱۷، ۱۸ ستمبر ۱۹۵۵ء بروز ہفتہ و اتوار کو مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ میں شیعہ کی طرف سے حضرت مبلغ اعظمؒ اور دیوبندیوں کی طرف سے مولوی دوست محمد قریشی دیوبندی تھے، مولوی قریشی کو علمائے اہل حدیث، علمائے احرار، علمائے دیوبند اور سجادہ نشینوں کی کمک حاصل تھی اس مناظرہ میں حسب ذیل موضوعات تھے۔

۱۔ تحریف القرآن ۲۔ اثبات خلافت بلا فصل حضرت علیؑ

۳۔ خلافتِ خلفائے ثلاثہ بمذہب اہل سنت ۴۔ مسئلہ فدک حق خاتون جنتؑ

دوران مناظرہ غلام رسول خان بلوچ، نمبردار محمد خان بلوچ نے مع اپنے خاندان کے مذہب شیعہ اختیار کر لیا

۱۱۔ مناظرہ منڈراں والہ: یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظمؒ اور مرزائی مبلغ احمد علی کے درمیان ہوا، بنات الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ختم نبوت زیر بحث تھے۔

۱۲۔ مناظرہ باگڑ سرکانہ (عبد الحکیم ضلع خانیوال): یہ مناظرہ ۹، ۱۰ ربیع الاول

۱۳۷۶ھ بمطابق ۱۵،۱۴/۱۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار سوموار کو مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیلؒ اور مولوی عبدالستار تونسوی دیوبندی کے درمیان ہوا۔ استاذ العلماء علامہ سید گلاب علی شاہؒ، علامہ حافظ سیف اللہؒ، علامہ امیر محمد تونسویؒ، دیوبندی مولوی اللہ یار چکڑالوی اور دیگر دیوبندی علماء کثیر تعداد میں موجود تھے۔ اس مناظرہ میں تین موضوعات زیر بحث تھے تحریف قرآن، خلافت بلافصل علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور خلافت اصحاب ثلاثہ۔ اس کی مکمل روداد الگ کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیعیان حیدر کرار علیہ السلام کو عظیم فتح عطا فرمائی لوگوں کی اکثریت نے میدان مناظرہ ہی میں شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ مخالفین نے گھر جا کر چند ماہ کے بعد "مناظرہ باگڑ سرگانہ" کے نام سے ایک رسالہ لکھ دیا جس میں اپنی طرف سے بہت سی چیزیں شامل کر دیں جو ان کی خیانت علمی، اور اہل فریبی کی بین دلیل ہیں۔

۱۳۔ مناظرہ دو چک ڈ خیرہ: یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظمؒ اور مولوی عبدالستار تونسوی دیوبندی کے درمیان ہوا، شیعہ کی طرف سے صدر مناظرہ مولانا محمد حسین نجفی (ڈھکو) تھے، جب کہ دیوبندیوں کی طرف سے پروفیسر خالد محمود دیوبندی تھے۔

۱۴۔ مناظرہ گھسنگ شریف ضلع لاہور: یہ مناظرہ بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۷۵ء کو ہوا، اہل سنت کی طرف سے مولوی عبدالتواب اچھروی مناظر تھے، مولوی اچھروی کی طرف سے یہ مناظرہ میلاد خوانی کی طرز کا تھا متعدد افراد نے شیعہ ہونے کا برملا اعلان کر دیا۔ مبلغ اعظمؒ قرآن و حدیث اور ان کی معتبر کتابوں سے عبارت لحن کے ساتھ پڑھتے اور مولوی عبدالتواب اچھروی مرعوب ہو کر نعت خوانی اور شعر و شاعری شروع کر دیتے تھے جس کی وجہ

سے ان کی عوام کو ذلت کا سامنا کرنا پڑھا۔

۱۵۔ مناظرہ کار نج والا ضلع بہاولپور: یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظمؒ اور مولوی عبدالستار تونسوی دیوبندی کے درمیان ہوا۔

۱۶۔ مناظرہ بستی ستار شاہ ضلع مظفر گڑھ: یہ مناظرہ بھی حضرت مبلغ اعظمؒ اور مولوی عبدالستار تونسوی دیوبندی کے درمیان ہوا۔ (ان مناظروں کے بارے میں مبلغ اعظم کی خودنوشت کتاب "قرارات ملاں تونسوی" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں)۔

۱۷۔ مناظرہ سیت پور: یہ مناظرہ دیوبندیوں سے بمقام سیت پور ضلع مظفر گڑھ ۱۹۵۰ء میں ہونا تھا۔ دیوبندیوں کی طرف سے مولوی دوست محمد قریشی اور مولوی عبدالستار تونسوی تھے لیکن شرائط مناظرہ ہی طے نہ کر سکے اور راہ فرار اختیار کی۔

۱۸۔ مناظرہ بستی شیر ملتان: ۱۹۵۰ء میں مولوی دوست محمد قریشی اور مولوی عبدالستار تونسوی سے مناظرہ طے پایا لیکن یہ دونوں موضوع مناظرہ سے بھاگ گئے۔

۱۹۔ مناظرہ کالو وال ضلع سرگودھا: ۱۹۵۵ء میں شیعہ کی طرف سے مبلغ اعظم اور دیوبندیوں کی طرف سے مولوی اللہ یار چکڑالوی تھے۔ مناظرہ کا موضوع مسئلہ خلافت بلا فصل تھا مبلغ اعظم نے قرآن وحدیث اور عقل سلیم کی روشنی میں دلائل پیش کئے اور مولوی صاحب ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا جس سے دیوبندیوں کو شرمناک شکست اٹھانا پڑی۔

۲۰۔ مناظرہ احسان پور ضلع رحیم یار خان: یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظمؒ اور مولانا سید احمد سعید کاظمی مہتمم انوار العلوم ملتان سے ہوا۔ آپ کی عربی عبارات پر دسترس اور حوالہ جات کی

بیہتات سے گھبرا کر مولوی موصوف بوکھلا گئے۔ اور ایسے حواس باختہ ہوئے کہ زبان میں لکنت طاری ہوگئی۔ اور اپنا مدعا صحیح طور پر بیان نہ کرتے سے قاصر رہے۔ کیونکہ یہ باقاعدہ مناظرت تھے اس لئے انہیں شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

۲۱۔ مناظرہ چک نمبر ۴۳ چشتیاں: یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظمؒ اور مولوی عمر اچھروی کے درمیان ہوا۔

۲۲۔ مناظرہ جبہ ضلع گجرات: یہ مناظرہ مبلغ اعظمؒ اور مولوی عنایت اللہ سانگلوی بریلوی کے درمیان ہوا۔

۲۳۔ مناظرہ سنکھترہ ضلع سیالکوٹ: یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظمؒ اور دیوبندیوں کی طرف سے پروفیسر خالد محمود کے درمیان ہوا۔

۲۴۔ مناظرہ سیالکوٹ: یہ مناظرہ بتاریخ ۲۶ جنوری ۱۹۶۸ء شیعہ اور اہلحدیث کے درمیان ہوا۔

۲۵۔ مناظرہ دوکوٹہ ضلع ملتان: یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظمؒ اور مولوی دوست محمد قریشی دیوبندی کے درمیان ہوا۔

ان مناظروں کے علاوہ اور بھی بیسیوں مناظرے حضرت مبلغ اعظمؒ اور دیگر مخالفین کے درمیان ہوئے آپ کے سب سے زیادہ مناظرے مولوی عبد الستار تونسوی سے ہوئے۔ چند ایک کا تذکرہ کتاب "فتوحات شیعہ" اور پندرہ روزہ "صداقت" میں دیکھا جاسکتا ہے۔

اس سلسلے میں مبلغ اعظم کے کچھ مسودات حاصل ہوئے ہیں جن میں ان مناظروں کی تفصیلات موجود ہیں۔ برادر محترم حضرت مولانا محمد حیات انصاری سلمہ اللہ تعالیٰ ان مناظروں کی تحقیق و ترتیب اور تخریج میں مشغول ہیں، جلد ہی منظر عام پر آجائیں گے ان شاء اللہ

۱۹۵۶ء میں آپؒ نے پندرہ روزہ "صداقت" کا اجرا کیا جو کئی سال تک چلتا رہا، اس میں اکثر آپؒ کے علمی و تحقیقی مضامین ہوتے تھے اس کے علاوہ آپؒ کے مناظروں کی روداد بھی تفصیلاً شائع کی جاتی تھی اور بلا شبہ یہ رسالہ ایک علمی تھا، ۱۹۶۲ء میں آپؒ نے فیصل آباد میں "درسِ آلِ محمد علیہم السلام" کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا جہاں مختلف ادیان و مسالک کے معتقدات و نظریات سے متعارف کرایا جاتا۔

آپؒ کی تمام عمر مذہب حق کی ترویج و دفاع میں گزری، آپؒ نے نہ صرف مذہب اہل البیت علیہم السلام کی خدمت خطبات و مناظروں کے ذریعے کی بلکہ آپؒ نے اس میدان میں تصنیفات و تالیفات کے ذریعے قلمی جہاد بھی جاری رکھا جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

۱۔ قرارات تونسوی۔ ۲۔ اثباتِ پنجتن۔ ۳۔ براہین ماتم۔
۴۔ یادِ فاروق۔ ۵۔ تفسیرِ خلافت۔ ۶۔ جواب الاستفسارات۔
۷۔ اثباتِ شیعہ وغیرہ

آپؒ کا انتقال پرملال ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ بمطابق ۱۳ جون ۱۹۷۶ء کو خانقاہ ڈوگراں کے قریب ایک ایکسیڈنٹ میں ہوا۔

ناچیز آفتاب حسین جوادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ مذہب حقہ امامیہ مظلوم رافضیہ کی ترجمانی کا اظہار کرتا ہوا اس لئے کوہستان تمک کے ونہاری اعوان قاری علاقہ سے وجود پذیر ہوا ہے کہ ملاں قطبی وعبدالغفور صاحبان نے ایک رسالہ حق چار یار لکھ کر چانکسلی علاقہ بار میں ایک تہلکہ پیدا کر دیا تھا چونکہ اس میں اکاذیب باطلہ نعمانیہ وخرخرافات فرقہ حنفیہ کے غیر مروجہ عامہ مسائل کو مذہب حقہ کی کتب مقدسہ کی جانب منسوب کیا گیا تھا۔ لہذا ضرورت داعی ہوئی کہ سر پرستان اہل جماعت کی ابھی ہوئی گتھی کے اسرار مخفیہ کو کوہستان تمک کی چوٹیوں پر بھی نیلام کیا جائے جیسا کہ تحفہ اثنا عشریہ کے مصنف کے طفیل میدان ہند وکوہ ہمالیہ کی چوٹیوں پر نیلام ہو رہے ہیں ورنہ ایسے نازک زمانہ میں جبکہ اسلامی حقیقی فرقہ پر داخلی خارجی حملے ہر طرف سے نمودار ہو رہے ہیں ایسی تحریرات کی ضرورت نہ تھی لیکن حق چار یار جس کو کہ اکاذیب باطلہ وخرافات نعمانیہ کا مرجع قرار دیا گیا ہے اپنے اوراق میں ایسے جراثیم خبیثہ لیکر آیا کہ خانوادہ رسالت سادات بنی فاطمہ محبان حیدر کرار کو پھر حجاج بن یوسف ویزید بن معاویہ کے مظالم کا سامنا ہوا پس قرائن وشواہد موجود ہوئے کہ حقیقت کا انکشاف کر دیا جائے۔

فقط والسلام

غلام رسول کربلائی

شفعت لہ البتول بنت الرسول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس رسالہ کی اشاعت میں جناب سید ہادی حسین شاہ صاحب نے ہر ممکن کوشش فرما کر مربی القوم ہونے کا خطاب حاصل کیا اور ملاں بے علم المعروف کتے مکھی (کتے مکھی) نے مع اپنے اراکین کے حزب الشیطان کا خطاب حاصل کیا۔

کیونکہ کتے مکھی صاحب نے اس کا یکصد روپیہ چندہ برباد کیا اور مع حزب الشیطانی اس کے انسداد میں کافی حصہ لیا۔

وجہ تاخیر اشاعت رسالہ ھذا

چونکہ سرکار ملک العلماء صاحب قبلہ سلطان المناظرین رئیس الواعظین امسال ملاں قطبی صاحب کی تلاش میں تقریباً بعد مناظرہ عرصہ تین ماہ تک خاص ملتان میں رونق افروز رہے کہ کہیں ملتان شریف سے ملاں مذکور کا پتہ چلے۔ چنانچہ آپ کے پچاس وعظ خاص ملتان میں ہوئے لیکن قطبی صاحب کو وہاں جہلاء میں شمار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسی گاؤں کا بے علم شرارتی ملاں ہے۔ اہل ملتان قطبی صاحب کا نام لینا بھی مکروہ جانتے ہیں چونکہ کل آپ ملتان سے واپس تشریف لائے ہیں اور مسودہ پیش کیا گیا ہے۔

الراقم غلام رسول کربلائی

یہ وہ امور و مسائل ہیں جن کو مناظرہ و مواعظ حسنہ میں حضرت ملک العلماء قبلہ نے پیش کیا ہے جہاں تک مناظرہ کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے گا وہ احقر نے میدان مناظرہ میں برضا خوشی فریقین قلم بندی کی تھی جس کے بعض اجزاء حضرت مولانا محمد رفیق صاحب کے تصدیق شدہ ہیں اور جو مضامین رسالہ حق چار یار کی تردید سے تعلق رکھتے ہیں ان کو میں نے ملک العلماء صاحب کے مواعظ حسنہ موضع نبی شاہ بالا سے ضبط کیا ہے اور اپنی جانب سے میں نے ایک لفظ بھی زیادہ نہیں کیا جناب ملک العلماء رسالہ حق چار یار میں سے جب کہ عقائد شیعہ پیش کردہ مصنف پر روشنی ڈالتے تھے تو ہر ایک بشر کو معلوم ہو جاتا تھا کہ ملاں عبدالغفور صاحب کی جہالت کا نتیجہ ہے ورنہ مذہب حق اثناء عشریہ کے محققین کا یہ اعتقاد ہرگز نہیں اور پھر وہی اعتقاد بعینہ اہل جماعت کے کتب سے پیش کر دیتے تھے اور فرماتے تھے یہ فسادات عقائد اہل جماعت ہیں علی ہذا القیاس مسائل پیش کردہ ملاں مذکور جب کتب شیعہ سے نکالتے تھے تو ہر ایک تسلیم کر لیتا تھا کہ موقف رسالہ حق چار یار نے ایمان فروشی سے کام لیا ہے اور مذہب اہل بیت علیہم السلام پر سفید جھوٹ باندھا ہے پھر وہی مسئلہ کتب فقہ اہل جماعت سے پیش کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دستور العمل پیران طریقت و رہبران امامکت حضرات اہل جماعت ہے۔ چونکہ یہ سلسلہ متفرق حیثیات سے ایک ہی علاقہ میں رہا جس کا صدر مرکزی نبی شاہ بالا تھا لہذا تقریباً چار سو آدمیوں نے مذہب حقہ کے موافق نماز پڑھی اور مذہب نعمانی کو وہ طلاق دی کہ بلا حلالہ ان کی مراجعت مذہب سابق کی جانب ناممکن معلوم ہوتی ہے۔

بنام علیہ میں نے بھی ان مضامین کو مقامات تردید رسالہ حق چار یار میں عقیدہ دستور العمل اہل جماعت سے بسبب اتحاد و مواسات حضرت ملک العلماء پیش کیا ہے البتہ میری تقریر تحریر شدہ اور ملک العلماء کی تقریر بیانیہ میں اتنا فرق ضرور ہے کہ آپ کا ایک پہلو سابقاً یہ اکثر احادیث پیش کردہ رسالہ مذکور پر رہا کہ اس حدیث کو بوجہ ضعف اعتقاد رواۃ یا بعلل من الوجوہ کتب رجال شیعہ ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اور دوسرا پہلو یہ رہا کہ جس کو میں نے اختیار کیا ہے چونکہ پہلے کا تعلق حضرات فضلاء کملاء فن تفسیر و علم احادیث سے ہے اس لیے عوام کو متنبہ کیا گیا ہے کہ بر تقدیر تسلیم صحت احادیث بھی ہمارے پاس کافی اجوبہ موجود ہیں اور حقیقتاً ان احادیث کے اکثر اجزاء علماء امامیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک موضوعات پر محمول ہیں۔ ان حضرات کے اسمائے گرامی جنہوں نے ایسے وقت میں مذہب حقہ کی امداد فرمائی جبکہ ملاں قطبی نے مذہب حقہ اثناء عشریہ پر وہ مظالم شروع کر دیئے تھے جو کہ اس کے آباء امویہ و عباسیہ کے بھی خیال میں نہیں آئے تھے۔ حالانکہ ان کے ہم مذہب حضرات اسی علاقہ میں مالی و ذاتی امداد سے ہر طرح قاصر رہے مگر ان حضرات نے بوجہ غیرت ایمان اپنے اموال و نفوس کو مذہب حقہ پر قربان کرنے کے علاوہ انسداد و فساد میں بے حد حصہ لیا ممکن تھا کہ قطبی صاحب کی شرارتوں کی وجہ سے ہزار ہا قتل ہو جاتے مگر آنحضرت کو دیکھ کر عوام کے قلوب پر ایسا اثر ہوا کہ شرارتیں کافور ہو گئیں اگر یہ حضرات بھی غیرت مذہبی سے کام نہ لیتے تو عوام کے نقصانات کا یقین تھا۔ رؤسا ئے نبی شاہ بالا بالعموم و سید ہادی حسین شاہ صاحب و سید جوایا شاہ صاحب نمبردار و سید بہادر شاہ صاحب و سید شہامل شاہ صاحب بالخصوص۔ رؤسا ئے نبی شاہ

حقی بالعموم۔ روساے طرطی پور میں سے سید ستار علی شاہ صاحب بالخصوص۔ و جناب معلی القاب رئیس المذہب والدین سید عالم شاہ صاحب خان بہادر علاقہ دار چک نمبر ۳ سید ہاشم علی شاہ صاحب موضع ڈھکوان مع انصار و احباب ہر طرح آنحضرات کے محسن المذہب ہونے کے خطابات حاصل کئے۔

ان مناظروں کی فہرست جو ملک العلماءؒ کے مختلف علماے اہل سنت سے ہوئے:

مقام مناظرہ	مناظر شیعہ	مناظر سنی	نتیجہ مناظرہ
میرپور ریاست جموں	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالویؒ	مولوی محمد یوسف	سنی مناظر کی شکست فاش اور پندرہ آدمی شیعہ ہوئے
چک نمبر ۱۰ ضلع شاہ پور	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالویؒ	تاریخ مقررہ پر ملاں قطبی صاحب بھاگ نکلے	قطبی اور ملاں رحمتی (شاید ملتانی ہے) کی شکست فاش اور دس آدمی شیعہ ہوئے۔
بھون دمرید ضلع جہلم	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالویؒ	مفتی عطا محمد صاحب کا فرار	ملاں مذکورہ تین دفعہ بھاگ گیا اور ایک سو آدمی شیعہ ہوئے
موضع جوڑا کلاں ضلع شاہ پور	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالویؒ	ملاں ملتانی و قطبی مظفر آبادی ضلع ملتان و میاں چراغ دین موچی	ہر سہ حضرات بھاگ گئے اور اہل جماعت نے بھی ان کو برا بھلا کہا
نور پور سیٹھی ضلع جہلم	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالویؒ	مولوی محمد ابراہیم	مناظر سنی کی شکست

چک عبدالخالق	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	پیر جماعت علی شاہ	مناظر سنی کی شکست
چونترا ضلع کیمبل پور	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	محبوب عالم دیوبندی	مناظر سنی کی شکست
کرسیاں ضلع جہلم	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	مولوی شاہ نواز	مناظر سنی کی شکست
راماں دسرید ضلع جہلم	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	مولوی نظام الدین یک چشم	مناظر سنی کی شکست
پنڈی گھیب ضلع کیمبل پور	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	مولوی نظام الدین یک چشم و شاہ نواز	مناظر سنی کی شکست
نارووال ضلع سیالکوٹ	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	غلام رسول قادیانی	مناظر قادیانی کی شکست
ریاست پونچھ کشمیر	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	مولوی غلام حیدر	سنی مناظر کی شکست فاش
چرانوالی ضلع جھنگ	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	مولوی قطب الدین جھنگوی	سنی مناظر شکست خوردہ ہوا
ٹھٹی ضلع کیمبل پور	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	مولوی غزالی حنفی و ملاں جیالی	قبل مناظرہ ہر دو ملاں بھاگ گئے
کھنڈوے ضلع جہلم	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	مولوی لال شاہ	مناظر سنی کی شکست

ربال	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	مولوی لال شاہ	مناظر سنی کی شکست
دھکواں ضلع شاہ پور	ملک العلماء ملک فیض محمد خان کھیالوی	مولوی محمد رفیق	مناظر سنی کی شکست فاش

شجرہ نسب حضرت ملک العلماءؒ

ملک فیض محمد بن کلیم بن محمد شریف بن محمد حسین بن عبدالرحمن بن عصمت اللہ بن محمد اسماعیل بن فتح محمد بن قائم الدین بن تاج الدین بن شیخ وڈو بن میران شاہ اللہ الدین بن اللہ داد بن غلام حسن بن غلام عباس بن غلام حیدر بن قائم الدین بن وصف بن عبد اللہ بن تکمین علی بن بہاء الدین بن حنیف بن بدر الدین بن مظہر علی بن عبد اللہ بن عون بن قاسم علی بن حمزہ ثانی بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزہ اول بن حسن بن عبید اللہ مدنی بن عباس علمدارؓ بن علیؓ بن عمران بن مطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن فہر بن مالک بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن الابن ادو بن سلامان بن ہمیسع بن ثابت بن حمل بن قیدار بن حضرت اسماعیلؑ بن حضرت ابراہیمؑ بن تارخ بن ناحور بن شارخ بن ارغو بن فالغ بن عابر یعنی حضرت ہود شالخ بن ارفخشد بن سام بن حضرت نوحؑ بن لامک بن متوشلخ بن حضرت

ادریس بن یادر بن میلائیل بن قنیان بن انوش بن حضرت شیث بن حضرت آدمؑ واللہ اعلم بحقیقت الحال وما توفیقی الا باللہ ھو نعم المولیٰ ونعم الوکیل۔

ان کتابوں میں سے بعض کا تذکرہ جن سے یہ شجرہ ماخوذ کیا گیا ہے

۱۔ میزان القطبی عربی چھاپہ بیروت ۔

۲۔ میزان ہاشمی عربی چھاپہ مصر۔

۳۔ خلاصۃ الانساب عربی مطبوعہ مصر، عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالبؑ وغیرہا بحوالہ کتاب باب الاعوان، کتاب زاد الاعوان مطبوعہ لاہور

استفتاء از علمائے تشیع

ادام اللہ مراتبہم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حامیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ از روئے قرآن و احادیث شریفہ و کتب اہل سنت برادران اہل جماعت کو کیا عقیدہ رکھنا اور کیا طرز اختیار کرنا چاہیے۔

۱۔ از روئے قرآن و احادیث شریفہ و کتب اہل جماعت و عقائد اہل سنت، شیعہ مسلمان ہیں یا کافر؟

۲۔ سبّ کرنے اور گالیاں دینے کی نسبت شیعوں کی طرف درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو یہ کس کی سنت ہے اور آیا سبّ کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے یا نہیں؟

۳۔ جو اشخاص ظالم و فاسق اور غاصب ہیں ان کو ظالم و فاسق خیال کرنا، کہنا اور ان پر لعنت کرنا از روئے قرآن شریف و کتب اہل سنت درست ہے یا نہیں اگر درست ہے تو کیونکر؟

۴۔ حضرت ابوبکر و عمر وغیرہما کو خلیفہ تسلیم نہ کرنے والا مسلمان ہے یا کافر؟ اگر مسلمان ہے تو کیونکر؟

۵۔ کتب مندرجہ اشتہار اہل جماعت مثل فتاوی عالمگیری وغیرہ کے جن میں شیعیان علی علیہ السلام کو کافر قرار دیا گیا ہے از روئے مذہب اہل جماعت قابل اعتبار و لائق وثوق ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیونکر؟

۶۔ شیعہ اثنا عشریہ کس بنا پر خلفائے ثلاثہ کو مستحق خلافت نہیں سمجھتے اور ان سے بیزاری کیوں کرتے ہیں؟

۷۔ آیا کسی زمانہ میں کسی موقع پر اہل جماعت کے علماء نے حضرات ثلاثہ کا ایمان ثابت کیا ہے یا نہیں؟

۸۔ کیا حضرات اہل جماعت میں حقہ نوشی جائز ہے؟

الجواب

جواب نمبر ۱: قرآن واحادیث اور کتب اہل سنت کی رو سے شیعہ نہ صرف مسلمان بلکہ سچے مسلمان اور مومن ہیں۔

خداوند عالم سورۃ آل عمران آیہ ۶۷ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

مَا كَانَ إِبْرٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

ترجمہ: حضرت ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ یکسوئی کے ساتھ مسلم تھے اور وہ مشرکین میں سے ہرگز نہ تھے۔

پھر سورۃ الصٰفٰت آیہ ۸۳ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرٰهِيمَ ۞ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ

ترجمہ: اور بیشک حضرت ابراہیم محمد الرسول ﷺ کے شیعوں میں سے تھے جب کہ آپ

رب کے پاس قلب سلیم کے ساتھ آئے۔(تفسیر حسینی جلد ۲ ص ۲۸۵)
پس معلوم ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام مسلمان اور شیعہ تھے۔
پھر سورۃ القصص آیہ ۱۵ میں ارشاد فرماتا ہے

وَ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فاستغاثه الذی من شیعة علی الذی من عدوه

ترجمہ: اور موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب شہر والے بے خبر تھے پس وہاں دو آدمیوں کو لڑتے پایا۔ ایک ان کا شیعہ تھا اور دوسرا ان کا دشمن۔ شیعہ نے اپنے دشمن کے مقابلے میں موسیٰ علیہ السلام کو پکارا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شیعہ کی نصرت فرمائی اور شیعہ کے دشمن کو جہنم رسید کیا۔

اب کتب اہل سنت کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

انما قیل لها الشیعة لا نها لشیعت علیا رضی الله عنه

(ترجمہ غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۹۷ سطر ۶)
انہیں شیعہ اس لیے کہا گیا کہ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کی پیروی کی۔

والرافضی من فضل علیاً علیٰ عثمان (ترجمہ غنیۃ الطالبین)
رافضی وہ ہے جو علی علیہ السلام کو عثمانؓ پر فضیلت دے۔

یاعلیؑ و شیعته هم الفائزون یوم القیامه

(جامع الصغیر جلد ۲ ص ۲۰۶ حاشیہ)

علیؑ اور ان کے شیعہ روز قیامت کامیاب ہوں گے۔

شیعة علیٍّ هم الفائزون

(جامع الصغیر جلد ۲ حاشیہ جلال الدین سیوطی ص ۹۳)

علیؑ کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے۔

یاعلیٌّ انت وشیعتك یردون علی الحوض رواه

(جامع الصغیر جلد ۲ ص ۲۰۶ حاشیہ)

یا علیؑ آپ اور آپ کے شیعہ حوض کوثر پر میرے پاس دار ہوں گے۔

ایسا ہی صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مصر ص ۱۴۰ میں مذکور ہے جس سے ثابت ہو اکہ شیعہ ہی جنت میں جائیں گے اور یہی فرقہ ناجیہ ہے اور شاہ عبدالعزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ مہاجرین وانصار جنتی مرتبت ﷺ کے زمانہ میں اپنے آپ کو شیعہ کہتے تھے (دیکھو تحفہ اثنا عشریہ ص ۶ و ۷)۔ لہذا قرآن واحادیث سے ثابت ہوا کہ جو شیعہ کا مخالف ہے وہ انبیاءؑ اور مہاجرین وانصار کا دشمن ہے۔

جواب نمبر ۲ : سب کرنے کی نسبت شیعوں کی طرف بالکل غلط اور بہتان ہے۔ شیعہ حکم خدا وسنت رسول ﷺ اور طریقہ انبیاءؑ سابقین کے مطابق محض ظالموں پر لعنت وتبرا کرتے ہیں جیسا کہ سورۃ التوبہ آیۃ ۶۸ میں ارشاد فرمایا

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ

اس آیت میں اللہ نے منافقوں اور مشرکوں پر لعنت کی ہے۔

پھر سورۃ التوبہ آیہ ۱۱۴ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ

ترجمہ: اور ابراہیم کا اپنے چچا کے لیے مغفرت طلب کرنا اس وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس کے ساتھ کر رکھا تھا لیکن جب ان پر یہ بات کھل گئی کہ وہ دشمن خدا ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے۔

پھر سورہ الانعام آیہ ۱۹ میں ارشاد ہے کہ

قُلْ لَّا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ

ترجمہ: اے رسول ﷺ کہہ دو کہ وہ خدا ایک ہے اور جو شرک تم کرتے ہو میں اس چیز سے بیزار ہوں۔

پھر سورۃ الاحزاب آیہ ۶۹ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا

ترجمہ: اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے حضرت موسیٰ کو اذیت دی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے الزام سے انہیں بری ثابت کیا اور وہ خدا کے نزدیک شان والے تھے۔

پھر سورہ ہود آیت ۵۴ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

انی اشہد اللہ و اشہدوا انی بری مما تشرکون

ترجمہ: ہود علیہ السلام نے کہا میں خدا کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو میں اس سے بری ہوں جو تم شرک کرتے ہو۔

پھر سورۃ النساء آیت ۱۴۸ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا

ترجمہ: خدا برا کہنے والوں کو دوست نہیں رکھتا لیکن مظلوم اپنے ظالم کو اگر برا کہے تو اس کیلئے جائز ہے۔

پھر سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۹ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ

ترجمہ: جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم کتاب میں انہیں لوگوں کے لئے کھول کر بیان کر چکے ہیں، تو ایسے لوگوں پر اللہ اور دیگر لعنت کرنے والے سب لعنت کرتے ہیں۔

پھر سورۃ المائدہ آیت ۷۸ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَاءِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ

ترجمہ: بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا، ان پر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی زبانی لعنت کی گئی ہے، یہ لعنت اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے رہے۔

پھر سورۃ النساء آیۃ ۵۲ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس پر خدا لعنت کرے اس کے لیے آپ کوئی مددگار نہیں پائیں گے

پھر سورۃ الاحزاب آیۃ ۵۷ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا

ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (اذیت پہنچانے والوں) کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ان آیات بینات سے ظاہر ہوا کہ ظالموں پر لعنت اور تبرا کرنا خدا کا فرمان اور انبیاء علیہم السلام سابقین کی سنت ہے اور ہر مومن بالقرآن کا فرض ہے اللہ تعالیٰ کے حکم اور انبیاء

کرامؓ کی پیروی میں ظالمین وکاذبین پر لعنت کریں اور ان سے بیزاری اختیار کریں کہ جو شیعوں کا معمول ہے۔ البتہ اہل البیت رسولﷺ کو سب وشتم کرنا اور منبروں پر گالیاں دینا معاویہ اور اسکے بیٹے یزید اور ان کے پیروکاروں کی سنت ہے۔

(صحیح مسلم جلد اول ص ۷۷، سنن ابن ماجہ جلد اول ص ۲۷، ۲۱۸، فتاوی عبدالحی جلد اول ص ۲۲۰، ۳۰۳، ۳۰۴ مطبع یوسفی لکھنؤ)

امام غزالی صاحب فرماتے ہیں:

واجماع الجماہیر بشتم علیؑ علی المنابر الف شہر (سر العالمین ص ۱۱)

”جمہور اہل اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ ایک ہزار مہینے تک علیؑ پر برسرِ منبر سب وشتم کیا جاتا رہا۔“

اس کے باوجود اہل جماعت ان کو اسلام سے خارج نہیں کرتے بلکہ معاویہ کو پانچواں اور یزید کو چھٹا امام تسلیم کرتے ہیں۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۲، صواعق محرقہ ص ۱۳۲ مطبوعہ مصر)

ملا علی قاری حنفی کا یہ بیان ہے کہ

سب الشیخین لیس بکفر کما صححہ ابو شکور السالمی فی تمہیدہ..... الخ (۱)

حضرت ابوبکر وعمر کو گالیاں دینا کفر نہیں ہے جیسا کہ ابو شکور سالمی نے ”تمہید“ میں اس کی تصحیح کی ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۸۶)

۱۔ تمہید ابی شکور السالمی صفحہ ۱۹۷ مطبع فاروقی دہلی ۱۳۰۹ھ (جوادی)

جب ہم شیعوں کا اسلام ثابت کر چکے تو یہ ماننا پڑے گا جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ دیکھو (صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۷۰۱، ۳۰۱۷) اس سے یہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ جس قدر ملاؤں نے شیعوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے وہ سب کافر ہو گئے ہیں۔ اب ان کو خود اپنا ایمان بھی ثابت کرنا پڑے گا، جبکہ خود اہل جماعت کے اکابر کہتے ہیں کہ کلمہ گو پر کفر کا فتویٰ نہ دیا جائے۔ دیکھو (مظاہر حق جلد اول صفحہ ۳۹، بخاری پ ۱۸ ص ۱۰۶، شرح مواقف صفحہ ۷۲۶ تا ۷۲۸، شرح مقاصد وغیرہم۔

جواب نمبر ۳: قرآن وحدیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ ظالم، منافق، غاصب اور فاسق پر لعنت کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے اور کتب اہل سنت سے واضح ہے کہ اکثر برسر اقتدار ظالم اور فاسق تھے اس لئے ان پر لعنت کرنا لازم ہوا۔ جس کا تفصیلی جواب نمبر ۶ میں دیا جائے گا۔

جواب نمبر ۴: حضرت ابوبکر وعمر وغیرہ کی خلافت تسلیم نہ کرنے والا کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے اس لئے کہ اصول کا منکر کافر ہوتا ہے اور اہلسنت کے نزدیک اصول اسلام صرف تین ہیں: توحید، نبوت اور قیامت۔ اہل جماعت کے نزدیک امامت وخلافت کا اصول دین سے کوئی تعلق نہیں۔ دیکھو (شرح مواقف، شرح مقاصد ص ۷۳۰ تا ۷۳۱) نیز اصحاب رسول ﷺ جو بقول اہل سنت اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کے مستحق ہیں میں سے صحابہ کرام کی کثیر تعداد حضرت ابوبکر وعمر کی خلافت سے انکار کرتی رہی مگر وہ اہل سنت کے نزدیک کافر نہیں جیسے حضرت مالک بن نویرہ، حضرت سعد بن عبادہ، حضرت طلحہ وزبیر، ابوسفیان اور تمام بنی ہاشم بالخصوص حضرت علی علیہ السلام وفاطمہ زہرا علیہا السلام

حضرات حسنین کریمین علیہ السلام نے ابوبکر کی خلافت سے صاف انکار کیا مگر معاذ اللہ یہ حضرات کافر نہیں ہوئے۔

(الامامۃ والسیاسۃ جلد اول ص ۶ تا ۲۹ مصر و صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص ۶ مطبوعہ مصر)

علاوہ ازیں اکثر مسلمانوں نے بالخصوص اہل شام نے حضرت عمر کی خلافت سے انکار کیا مگر اہل جماعت انہیں کافر نہیں کہتے۔ (الامامۃ والسیاسۃ جلد اول ص ۳۳ تا ۳۸)

جناب محمدؓ بن ابوبکر وغیرہ نے حضرت عثمان کی خلافت کا انکار کیا اور دیگر جلیل القدر صحابہ حضرت عمروؓ بن حمق خزاعی، حضرت عبدالرحمنؓ بن عدیس بلوی جو بیعت رضوان میں شامل تھے کے ساتھ مل کر انہیں قتل کر دیا مگر وہ کافر نہیں ہوئے۔

(الامامۃ والسیاسۃ جلد اول ص ۳۶ تا ۳۸ مصر، صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص ۲۹ تا ۱۷)

حضرت عائشہ حضرت عثمان کو نعثل یہودی سے مثال دے کر لوگوں کو ان کے قتل پر آمادہ کرتی تھیں مگر اہل سنت انہیں کافر نہیں کہتے۔ (روضۃ الاحباب جلد سوئم ص ۱۲)

حضرت عائشہ، طلحہ، زبیر، معاویہ، عمرو بن العاص اور ان کے پیروکار حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت سے انکار کر گئے مگر کافر نہیں کہے جاتے

(صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص ۷۱)

اب معلوم ہوا کہ اہل جماعت کے نزدیک امامت و خلافت ضروریات دین میں سے نہیں، چاہے تسلیم کرو یا نہ کرو بہرحال اگر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا تو بس مسلمان ہو گئے۔

جواب نمبر ۵: آپ کی کتب میں ایسے ایسے فحش اور کفریات تحریر ہیں کہ کوئی بھی غیرت

مند انسان ان کو پڑھنا تو درکنار سوچنا بھی گوارا نہ کریگا۔ آپکی مایہ ناز کتابوں کے چند مسائل اور فتوے درج کئے جاتے ہیں جن سے آپ کے اسلام کی حقانیت کی قلعی کھل جائیگی۔

۱۔ اگر حنفی کا آلہ تناسل کھڑا ہو جائے تو پہلے عورت کو تلاش کرے اگر نہ میسر ہو تو اپنی لڑکی کی رانوں میں رکھ کر شہوت نکال سکتا ہے

(فتاوی عالم گیری جلد دوئم ص ۶ سطر ۳۳ چھاپہ نولکشور)

۲۔ حنفی اپنی عورت اور بیٹی کو پانی کی سطح پر کھڑا کر کے ان کی فروج کا فوٹو لے سکتا ہے۔

(فتاوی عالم گیری جلد دوئم ص ۶ چھاپہ نولکشور)

۳۔ حنفی اگر عورت کی دبر سے حرج اڑائے تو اس کی ماں سے نکاح کر سکتا ہے اور بالعکس بھی اس کے لیے جائز ہے۔ (فتاوی عالم گیری جلد دوئم ص ۷)

۴۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ باکرہ ہے لیکن جب اس سے ہم بستری کا ارادہ کرے تو بعد دخول معلوم ہو کہ اس کی بکارت ضائع ہو چکی ہے اور عورت سے دریافت پر معلوم ہو کہ ناکح کے والد صاحب نے یہ کام کیا ہے اگر تسلیم نہ کرے تو وہ اس کی زوجہ ہے لیکن اگر عورت کا کہنا مان لے تو محض طلاق ہو جائیگی مہر معاف ہے۔ (فتاوی عالم گیری جلد دوئم ص ۷ سطر ۲۵۲)

جن کتابوں میں اس طرح کے فحش لغویات موجود ہوں کیا کسی غیرت مند مسلمان کے نزدیک قابل اعتبار ہو سکتی ہیں؟ ہر گز نہیں!!

جواب نمبر ۶ : شیعہ اثنا عشریہ مذکورہ اشخاص کو اس لئے عالم ایمان سے خارج سمجھتے ہیں اور خلافت کا حقدار نہیں سمجھتے کہ یہ حضرات شرائط خلافت اور شرائط ایمان پر

پورے نہیں اترتے جیسا کہ خداوند عالم نے سورۃ النور آیہ ۶۲ میں یہ فرمایا ہے کہ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ

ترجمہ: مومن تو بس وہ لوگ ہیں جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اور جب وہ کسی اجتماعی معاملے میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں تو انکی اجازت کے بغیر نہیں چلتے۔

ذرا بتایئے!! کہ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان کس سے اجازت لے کر جنگ احد، حنین اور خیبر کے میدان سے فرار ہو گئے۔ انہوں نے احد سے فرار کیا دیکھو (بخاری مطبوعہ مصر جلد دوئم ص ۸۹، وجلد پنجم ص ۹۸، تفسیر کبیر امام رازی، تاریخ خمیس جلد اول ص ۳۸، تفسیر در منثور جلد دوئم ص ۸۷، ۸۸، ربیع الابرار زمخشری باب ۵۲، طبری جلد ۵ شرح مقاصد، شرح مواقف ص ۳۶۰، ۳۶۱، وغیرھم)۔

جس کی اللہ تعالی بھی سورۃ آل عمران آیۃ ۱۵۳ میں ان الفاظ میں گواہی دیتا ہے کہ

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْۤ اُخْرٰٮكُمْ

ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب تم پہاڑ کی طرف بھاگ جا رہے تھے اور کسی کی طرف پیچھے پھر کر نہیں دیکھتے تھے حالانکہ ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو آواز دے کر بلا رہا تھا۔ (واہ کیا ایمانداریں جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات نہیں سنتے) اس لئے فراریوں کا عدم ایمان ظاہر کر کے ان کے دائمی عذاب کا نقشہ کھینچا ہے اور سورۃ الانفال آیۃ ۱۵ اور ۱۶ میں ارشاد فرمایا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَٮِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ

مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم میدان جنگ میں کفار کے سامنے آکر کھڑے ہو جاؤ تو پھر ان کی طرف سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو اور جو شخص پیٹھ پھیر کر بھاگے گا سوائے اس شخص کے جو قتال کی تدبیر یا اپنے گروہ کی حفاظت کی غرض سے رخ بدلے پس تحقیق وہ خدا کے غضب کے نیچے آگیا اور اسکی قیام گاہ جہنم ہے اور بری بازگشت ہے۔

حالانکہ ایماندار جہنم میں نہ جائے گا اگر یہ جواب دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ احد سے بھاگنے والوں کو معاف کر دیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جنگ حنین وخیبر میں راہ فرار اختیار کرنے کو تو معاف نہیں کیا اور جن لوگوں نے جنگ حنین سے فرار کیا ان کو قرآن شریف ان الفاظ سے سورۃ التوبہ آیہ ۲۵ میں یاد دلاتا ہے

وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ

ترجمہ: حنین کے اس دن بھی، جب تمہاری کثرت نے تم کو مغرور کر دیا تھا مگر اس کثرت نے تمہیں کچھ فائدہ نہ دیا اور زمین باوجود وسعت تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

اور مفسرین اہل سنت اصحاب ثلاثہ کے فرار کی گواہی دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو (تفسیر حسینی جلد اول ص ۳۸۵ طبع نولکشور، صحیح بخاری جلد سوم ص ۳۶ سطر ۱۵ مصر)

جنگ خیبر سے علاشہ نے فرار کیا۔ (ازالۃ الخفاء جلد دوئم ص ۳۹ مطبوعہ بریلی، خصائص نسائی ص ۱۲ طبع محمدی لاہور، بخاری جلد اول مطبوعہ میرٹھ ص ۵۲۵)

جب سرور کائنات ﷺ نے کاغذ و قلم طلب کیا تو وہ کون تھا جس نے یہ کہہ کر روک دیا کہ معاذ اللہ یہ ہذیان کہہ رہے ہیں ہمیں قرآن کافی ہے۔ (بخاری جلد اول مطبوعہ میرٹھ ص ۲۲ وسرالعالمین امام غزالی ص ۹ وشرح مواقف ص ۷۳۶ وصحیح بخاری جلد سوم ص ۶۲ مصر جلد دوئم ص ۱۳۰)

جیش اسامہ سے تخلف کرنے والے کون تھے؟؟؟۔ جو رسول مکرم ﷺ کے بقول لعنتی ہے (شرح مواقف ص ۶۴۳ طبع نولکشور)

کون لوگ سرور کائنات ﷺ کا جنازہ چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں پہنچ گئے اور تجہیز و تکفین میں بھی شامل نہ ہوئے؟۔ (کنز العمال جلد ۳ مطبوعہ حیدر آباد دکن، صحیح بخاری پ ۶، شرح مواقف ص ۷۲۹، شرح مقاصد)

نبی زادی جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کو ان کے پدر عالی کی میراث سے کس نے محروم کیا اور باغ فدک غصب کر لیا۔ (صحیح بخاری، الامامۃ والسیاسۃ جلد اول ص ۲۲ و ازالۃ الخفاء جلد دوئم ص ۳۹)

کس نے مال خمس غصب کیا بدعتیں جاری کیں اور ان کو دین کا جزو بنایا؟؟ (مدارج النبوۃ جلد اول ص ۲۱۷، ۲۱۸) وغیرہ وغیرہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔

آخر وہ کون سی عورتیں تھیں جن کی قرآن مجید میں لسان قدرت خود مذمت فرما رہی ہے ان الفاظ میں کہ انہوں نے رسول ﷺ کی طرف بوئے مغافیر کی نسبت دیکر انکو انتہا رنجیدہ کیا

کرنا راض ہو کر رسول اللہ ﷺ کو ان سے قطع تعلق کرنا پڑا اور لوگوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ رسول خدا ﷺ نے ان کو طلاق دے دی ہے۔ دیکھو (معالم التنزیل ص ۱۰۸۰۹۱ مطبوعہ بمبئی، صحیح بخاری، مصر جلد سوئم ص ۱۳۸ مطبوعہ مصر)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا

ترجمہ: اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرلو (تو بہتر) ہے کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں۔ (سورہ تحریم آیت ۴)

گناہ بشہادۃ قرآن سے ثابت ہے مگر توبہ آج تک ثابت نہیں ہوئی۔ مزید تحقیق کے لیے دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد اول ص ۳۳۳ مطبوعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۳ھ

اللہ تعالیٰ کا ازواج نبی ﷺ سے سورہ الاحزاب آیہ ۳۲ و ۳۳ میں یہ خطاب ہے کہ

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

ترجمہ: اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں بشرطیکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو کبھی نرم نرم باتیں نہ کرنا کہ جس کے دل میں مرض ہو وہ طمع کرنے لگے اچھی بات کرو اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور پہلی جاہلیت کی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرتی نہ پھرو۔

مگر ان دونوں بیٹیوں سے تقوی و پرہیز گاری نہ ہو سکی اور ان سے کچھ ایسی باتیں سرزد ہوئیں جو منافی شریعت تھیں اور یہ صبح وشام لڑا کرتی تھیں تا اینکہ حضرت سرور کائنات ﷺ نے حضرت حفصہ کو طلاق دے دی جس پر حضرت عمر نہایت غمناک ہوئے۔ دیکھو (تفسیر معالم التنزیل امام بغوی ص ۹۱۹، تفسیر کبیر امام رازی جلد ۸ ص ۱۶۳)

حضرت عائشہ سے گھر میں نہ رہا گیا آخرکار اونٹنی پر سوار ہو کر آپ بھی نکل کھڑی ہوئیں اور امام برحق حضرت علیؑ سے بغاوت کر کے دشمنی کے جوہر دکھاتے اور قتل کرنے پر تیار ہو گئیں ہزاروں مسلمانوں کا خون بہا کر زمین کو لالہ زار بنا دیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص ۷۱ مصر، الامامۃ والسیاسۃ جلد اول ص ۱۰۶ تا ۱۲۵)

حضرت طلحہ و زبیر بھی ان کے ہم خیال و ہم عنان بلکہ ان کے جنگی مشن کیلئے آگ اور کوئلہ کا کام دے رہے تھے۔ (کتب مذکورہ بالا ملاحظہ ہوں)

معاویہ ابوسفیان محارب رسول اللہ ﷺ کا بیٹا اور ہندہ آکلۃ الاکباد کا بیٹا خاندان بنی امیہ شجرہ ملعونہ کا فرد پوری زندگی خلیفہ وقت حضرت علیؑ سے بغاوت کرتا رہا اور عمرو بن عاص کو اپنے ساتھ ملا کر ہر ناجائز فریب اور مکاری سے کام لیتا رہا منبر پر اہل بیت رسول ﷺ پر سب و شتم کرتا اور کرواتا رہا سینکڑوں حلال مسائل کو حرام اور حرام کو حلال کیا انسانوں کو جانور بنا دیا حضرت عائشہ زوجہ رسول خدا ﷺ کو بڑی بے دردی سے مروا ڈالا اور یزید جیسے خبیث لڑکے کو زبردستی ناجائز طور پر مکاری سے حاکم بنا دیا جس نے خاندان رسالتؐ کی تباہی اور دین کی بربادی میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے، مہاجرین و انصار اور بدری صحابہؓ کے خون سے مدینہ کی گلیوں میں

خون کی ندیاں بہائیں، ایک ہزار باکرہ لڑکیوں سے زنا کیا، کعبہ کی پوشش میں آگ لگوائی اور کربلا میں جو کچھ ہوا اس کو دنیا جانتی ہے (الامامۃ والسیاسۃ جلد اول ص ۱۵۸ تا آخر، اعثم کوفی وغیرہا) الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

جواب نمبر ۷ : آج تک کسی ناصبی مناظر نے ظالم و فاسق حکمرانوں کا ایمان ثابت نہیں کیا ہزار ہا مناظرے ہوئے مگر ان کے مقابلہ میں عورتیں بھی کامیاب رہیں اور ان کو منبروں پر لاجواب کر دیا جسکی تفصیل بیان کرنے میں طول ہوگا اب بھی ہمارا یہ دعوی ہے کہ جس کو ان کے ایمان پر غرا ہو وہ میدان میں سامنے آئے اور ایمان ثابت کر دکھائے ہم ایک ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔

جواب نمبر ۸ : اکابر علمائے اہل سنت حقہ نوشی کو جائز کہتے ہیں اور تمام اکابر علمائے اہل سنت کا پسندیدہ عمل ہے۔ دیکھیے !! (فتاوی سراجیہ وغایۃ الاوطار وغیرہ)

المجیب

(مولانا) مرزا یوسف حسین عفی عنہ لکھنوی (صدر الافاضل) (مولانا) سید طالب حسین صاحب عفی عنہ چکڑالوی (مولانا) سید کرم حسین عفی عنہ کوٹلہ حاجی شاہ (مولانا) شیر علی شاہ صاحب عفی عنہ رر جبانہ (مولانا) درویش محمد صاحب عفی عنہ بولوی (مولانا) ملک فیض محمد خان صاحب عفی عنہ تکھیالوی (سیف المناظرین) (مولانا) محمد حسن صاحب زکی تانے پوری (مولانا) حکیم امیر الدین صاحب عفی عنہ مترجم فلک النجاۃ (مولانا) علی محمد صاحب عفی عنہ مصنف فلک النجاۃ (مولانا) خادم علی خان صاحب عفی عنہ بستی شادو خان (مولانا) ڈاکٹر نور حسین صاحب عفی عنہ جھنگ (مولانا) سید آفتاب حسین عفی عنہ سورج

میاں (مولانا) سید زین العابدین صاحب عفی عنہ ملتان (مولانا) سید کرم حسین صاحب عفی عنہ رضائی شاہ (مولانا) آغا سید شرف حسین صاحب عفی عنہ سیف المناظرین (مولانا) سید محبوب شاہ صاحب عفی عنہ سکھروی (مولانا) محمد علی شاہ صاحب عفی عنہ پہاڑ پوری (مولانا) تنذر حسین صاحب عفی عنہ بھکر (مولانا) سید محمد باقر صاحب عفی عنہ چکڑالوی ادیب ہند (مولانا) سید غلام مرتضیٰ صاحب عفی عنہ درگاہی شاہ (مولانا) سید محمد مرتضیٰ صاحب عفی عنہ ملتان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الصلاۃ و السلام علی سید المرسلین و الہ المطہرین المعصومین و اصحابہم اجمعین

حضرات ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ عرصہ دو سال سے سید ہاشم شاہ صاحب ساکن موضع ڈھکواں بہ تحریک عقلاء مذہب حق سلطان المناظرین رئیس الواعظین زبدۃ المتکلمین ملک العلماء ملک فیض محمد خان صاحب قبلہ ممتاز الافاضل ٹھمیالوی کی خدمت میں درخواست پیش کر رہے تھے کہ اہل جماعت روزمرہ مناظرے کا چیلنج دیتے رہتے ہیں مگر ملک العلماء بوجہ عدیم الفرصتی و مصلحت وقت یہی جواب دیتے رہے کہ فی زمانہ مناظرہ مفید نہیں اتحاد کی ضرورت ہے اہل جماعت کا سادات کو اذیت دینا کوئی نئی بات نہیں بلکہ ان کے بانیان مذہب کا یہی مستمری وظیفہ ہے آپ کو صبر کرنا چاہیے نفوس قدسیہ نے اسی کو شاہراہ ہدایت سے تعبیر فرمایا ہے۔ البتہ تبلیغ کا سلسلہ گاہ بہ گاہ شروع رکھو چنانچہ مذکورہ حسن طرز پر عمل ہوتا رہا خدا کی شان کہ موضع مذکورہ میں چند آدمی مذہب حق کے طریقہ کے مطابق صوم وصلوۃ کے بھی پابند ہو گئے جس کی وجہ سے جنازے بھی مومنین کے مذہب حق کے موافق اٹھنا شروع ہو گئے سلسلہ عزاداری ایام قدیم سے چلا آتا تھا لیکن افعال نعمانیہ بدستور قائم تھے مواعظ حسنہ کے اثر سے کایا پلٹ گئی اور ملک العلماء یہ کیفیت دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور آئندہ کے لئے آپ نے مورخہ ۱۹۲۸ء کا وعدہ فرمایا اور حسب عہد تاریخ مقررہ پر رونق افروز موضع ڈھکواں ہوئے اتحاد بین المسلمین پر نہایت پر اثر الفاظ میں آپ نے تقریر

فرمائی اور ایک سو آیات بینات تلاوت فرمائیں جن کا تعلق اتحاد و شہادت امام عالی مقام حسینؑ سے تھا اہل جماعت حضرات بے حد مسرور ہوئے اور چند اشخاص نے مجلس وعظ ونصیحت ہی میں مذہب حنفی سے دست بردار ہو کر مذہب حق شیعہ کا اعلان کر دیا آپ نے نماز باجماعت پڑھائی۔ احمد ولد محمد قوم تاتری نے باوجود مختلف المذہب ہونے کے ہاتھ کھول کر فطرت کے مطابق جماعت میں نماز پڑھی اور بعد از قراءت جماعت عرض کیا۔ اگر ائمہ اثنا عشر علیہم السلام نے اسی طرح نماز پڑھی ہے تو فتویٰ تحریر فرمایئے لہٰذا آپ نے باسناد احادیث صحیحہ فرقہ ناجیہ ترقیم فرما دیا کہ چہاردہ معصومینؑ نے ہمیشہ فطرت کے مطابق نماز پڑھی ہے ایک ساعت بھی نواہی اکبر الٰہیہ کی مخالفت نہیں فرمائی۔ اور اجمالاً آیات کی جانب بھی اشارہ فرمایا۔ اسی ذیل میں ایک وفد اہل جماعت کا حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ صحابہ کرام کے حق میں آپ کا فتویٰ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں بھی صحابہ کرام کو واجب الاحترام جانتا ہوں اور یہی ہمارا مذہب ہے پس یہ فرمانا ہی تھا کہ تمام لوگوں کے ذریعے مذہب حق کی حقانیت کا ڈنکہ ہر طرف بجنے لگا۔ یزیدی ایجنٹوں کو یہ بات بے حد ناگوار گزری اور بدعات یعنی تراویح، واسقاط اموات وغیرہ کے ابواب بھی مسدود نظر آئے۔ لہٰذا چند شر پسند ملاؤں کا ایک وفد فتویٰ مذکور لے کر مرجع شریعت اہل جماعت مولانا مفتی محمد رفیق کی خدمت میں حاضر ہوا چونکہ آپ اہل جماعت کے اعاظم و اکابر علماء میں سے ضلع شاہ پور کے پیشوا شمار کیے جاتے ہیں اس لیے آپ نے خیال کیا کہ اگر یہ فتویٰ بحال رہا تو تمام علاقہ شیعہ ہو جائے گا اور حکومت قرضیہ مجھ سے بھی سلب ہو جائے گی مگر مولوی صاحب موصوف ان ملاؤں کے کہنے میں آ گئے اور کہا موضع ڈھکواں کے روافض کو یہ حکم سنا دو کہ جلدی ہم سے

مناظرہ کریں ورنہ مساجد و چشموں پر ان کا داخلہ بند کر دو اگر برطانیہ عظمیٰ کی سلطنت نہ ہوتی تو فرعونی حکم بجمیع الشرائط جاری ہو جاتا جن حضرات نے قرآنی تواریخ کی ورق گردانی کی ہے وہ خوب واقف ہیں کہ جب فرعونی براہین موسومہ کے مقابل میں ذلیل ثابت ہوا تو اس نے جابرانہ حکم نافذ کیا تھا علیٰ ھذا القیاس جب صنادید قریش جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادلہ قاطعہ کے اجوبہ سے عاجز ہو گئے تو انھوں نے اسی قانون کی پابندی کی تھی۔ فافہم وتدبر فلاتکن من الممترین۔

القصہ حضرت صاحب کا حکم نافذ تصور کیا گیا بلکہ سید ہاشم شاہ صاحب کو بطرز آباو اجداد مظلومانہ حیثیت سے جناب چودھری لال خان نمبردار موضع ڈھکواں اسکے سامنے پیش آیا۔ نمبردار مذکور نے حکم دیا کہ شاہ صاحب آپ کو مناظرہ کا چیلنج ضرور قبول کرنا پڑے گا۔ شاہ صاحب نے ہر چند معذرت چاہی اور فرقہ ناجیہ کا افلاس بیان فرمایا مگر یہ استدعا قبول نہ کی گئی اور تر کی بہ تر کی یہ جواب دیا گیا کہ آپ کے تمام اخراجات کا میں کفیل ہوں گا آپ کو کوئی فکر نہ کرنی چاہیے اب بھی اگر مناظرہ نہ کرواؤ گے تو آپ کی سکونت ہمارے موضع میں بحد مشکل ہے پس طوعاً و کرہاً شاہ صاحب نے کھیال کا رستہ طے کرنے کا قصد کر لیا جس پر نمبردار صاحب نے کہا کہ ابھی اسی وقت چلے جاؤ اور میں خود ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی خدمت میں جا رہا ہوں وہاں درخواست دے کر پولیس ہمراہ لاتا ہوں شاہ صاحب نے عرض کی کہ اگر ملک العلماء قبلہ دولت سرا میں تشریف نہ رکھتے ہوں تو مجھے تاخیر ہو جائے گی۔ جس کا یہ جواب دیا کہ ہم اپنے علماء کو چھ ماہ تک آپ کی انتظار میں مراجعت کی اجازت نہ دیں گے چنانچہ شاہ صاحب روانہ ہو گئے اور ادھر اموی رویہ کے موافق تمام

علاقے میں مشہور کر دیا گیا کہ بروز جمعہ مناظرہ ہوگا حالانکہ یہ واقعہ حضرات کا تھا اور صبح جمعہ
مراد یہ تھی کہ ہماری (شیعہ) کی شکست پبلک میں مشہور کر دیں گے اور ہمارے علماء جمعہ کو
کھڑے ہو کر اپنی سنت سابقہ کے مطابق مجمع عام میں بیان کر دیں گے کہ آج مناظرہ ہونا
تھا لیکن شیعہ مناظر مع شاہ صاحب بھاگ گئے ہیں مگر خدا اپنے دین کا خود محافظ ہے ان کو
ملاں قطبی کی وہاں سے تار موصول ہوئی کہ میں مناظرہ پر حاضر نہیں ہو سکتا ادھر شاہ صاحب بروز
جمعہ کھیال میں بوقت شام وارد ہوئے لیکن علامہ ملک العلماء دولت خانے میں موجود نہ تھے
دوسرے دن شام کو آپ کی ملاقات ہوئی صبح ہی بروز اتوار مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۲۸ء کو آپ مع
شاہ صاحب روانہ ہوئے اور مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۸ء کو بوقت ظہرین موضع وکھوال رونق
افروز ہوئے۔ شیعہ حضرات نے بڑے زور و شور سے آپ کا استقبال کیا۔

اہل جماعت کی طرف سے کوئی سرکاری انتظام نہ تھا اور نہ کوئی مناظر موجود تھا۔
معلوم ہوا کہ ملاں قطبی (۱) کا موضع ختیں میں مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۲۸ء کو وعظ ہے لیکن جب
ملاں کو ملک العلماء کی تشریف آوری کا علم ہوا تو اس کا ناطقہ بند ہو گیا ایک ہی دن میں چار
ہی تاریں موصول ہوئیں کسی میں تحریر تھا کہ میری ہمشیرہ کی شادی ہے کسی میں والدہ صاحبہ کی

---

(۱) مولوی قطب الدین موضع پیر کوٹ سدانہ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہو سکی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی بعد ازاں حافظ جمال اللہ آف گھوٹہ ضلع ملتان اور مولانا غلام حسین قریشی ساکن تکیری ضلع مظفر گڑھ سے صرف و نحو کی کتب درسا پڑھیں۔ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ بمطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو وفات پائی۔ اور ان کا مدفن چک ۲۳۲ جوتیانوالہ ڈاکخانہ چک ۲۳۳ ضلع جھنگ ہے۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۳ مکتبہ قادریہ لاہور) (جوادی)

موت اور کسی میں والد صاحب کی جمعرات اور کسی میں اپنی بیماری ظاہر کی بشرطیکہ کوئی عذر اب نہ تھا جو قطبی صاحب کی شکست پر دلالت نہ کرے۔ لوگ قطبی صاحب کی شکست سے مایوس ہو گئے اور اہل جماعت کو بڑی شرمندگی وندامت اٹھانی پڑی۔

ملک العلماء صاحب نے فضل خان صاحب کو طلب کیا اس نے اس بارے میں یہ جواب دیا کہ بے شک میں نے شاہ صاحب سے وعدہ کیا تھا مگر اب قطبی کے نہ آنے سے کوئی ضرورت نہیں رہی مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۲۸ء کو ملک العلماء نے حقانیت مذہب حق پر موثر الفاظ میں تقریر فرمائی جس کا اثر یہ ہوا کہ دو آدمیوں نے ہاتھ کھول کر نماز پڑھی اب آپ کی مراجعت کا وقت آ گیا تھا کہ اچانک اہل جماعت کا ایک وفد حاضر ہوا اور کہا کہ ملاں قطبی ملاں نور دین کے ہمراہ سرگودھا میں پہنچ گیا ہے آپ کو خدا کا واسطہ آپ صبح تک قیام کریں ورنہ آپ کا جانا فرار پر محمول ہوگا اور اگر کل تک ہمارا مناظر نہ آیا تو ہماری شکست متصور ہو گی۔ اسی اثنا میں ملاں نتھوں مع چند دیگر آدمیوں کے تصفیہ شرائط کے لیے حاضر ہوا اور اس نے اعلان کیا کہ قطبی کل تشریف فرما ہو گے میں ابھی ملتان سے آ رہا ہوں جس پر سید ہاشم شاہ صاحب نے فرمایا کہ جب تک ملک العلماء کا یہاں پر قیام ہے وہ ہرگز حاضر نہ ہوگا بعد ہ میدان اسی کا ہے۔ اہل ڈھکواں بولے کہ بغیر وضو نماز کے کوئی مسئلہ زیر بحث نہ ہوگا اور قرآن کریم اور مرویات اہل بیتؑ کے بغیر کوئی کتاب بھی تسلیم نہ کی جائے گی ملاں نور دین بولا کہ قرآن کے ہمراہ جب تک ابو ہریرہ کی حدیث نہ ہو مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اہل جماعت ڈھکواں نے جواب دیا کہ گو ہم سنی المذہب ہیں مگر ہم ائمہ اثنا عشرہ و قرآن کریم کو بعض سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامل و اکمل جانتے ہیں لیکن ابو ہریرہ سے واقف نہیں ملاں نور دین نے کہا

کہ ہم اس آدمی سے بحث نہیں کرنا چاہتے جو حضرت ابو ہریرہ کے فضائل کا قائل نہیں یہی الفاظ کہتے ہوئے مع اپنی جماعت کے میدان شرائط سے نکل بھاگے تمام مجمع نے مضحکہ اڑایا اور تعجب کیا کہ یہ ملاں کس قدر جاہل ہے جو حضرات ثلاثہ کی خلافت کے منکر ہیں ان سے ابو ہریرہ کی افضلیت تسلیم کرانا چاہتا ہے اہل بیتؑ کے انکار کے علاوہ قرآن کریم کا بھی منکر ہو گیا شیعہ حضرات نے یا علیؑ کے نعرے لگائے علاقہ میں اہل جماعت کی شکست فاش مشہور ہو گئی کسی نواب نامی شخص مجمع میں بیٹھا رہا اور کہتا تھا کہ سنی جھوٹے ہیں جھوٹے ہیں جس پر ملاں مذکور کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا لیکن جوش میں کہتا تھا کہ قطبی نے مناظرے سے انکار کر دیا تھا جس واسطے میں نے یہ فریب کیا تھا مگر الناذلت ورسوائی ہوئی عوام الناس مذہب اہل جماعت سے بدظن ہو گئے ہر ایک کی زبان پر یہی کلمات جاری تھے کہ اہل جماعت قرآن واہل بیتؑ کے قطعاً منکر ہیں آج اس بات میں شک نہیں رہا اور کہتے تھے کہ واقعی اہل تحسین کو ملاں قطبی نے مناظرہ کرنے سے صاف جواب دیا ہے اس لیے وہ شرائط مناظرہ سے بھاگ گئے ہیں اس ندامت سے یزیدی ایجنٹوں کے چہرے سیاہ ہو گئے اور کہتے تھے کہ یزیدی مشن کا آج شیعہ نے استیصال کر دیا ہے۔ نواب صاحب شیعہ حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اہل تحسین کو چھوڑو ہم باشندگان ڈھکواں آپس میں مناظرہ کریں ہم اپنے مذہب کے سردار مولانا مفتی محمد رفیق کی خدمت میں جاتے ہیں وہ آ کر شرائط مناظرہ کا تصفیہ فرمائیں گے جن کے مقابلہ کا دہلی تک کوئی عالم نہیں، حضار جلسہ نے کہا کہ مناظر بھی حضرت صاحب ہی ہوں گے نواب بولا کہ ان کا مقابلہ کرنا کوئی خالہ جی کا گھر ہے وہ عالم ہونے کے علاوہ ولی اللہ بھی ہے سرکار ملک العلماء صاحب نے فرمایا کہ

اعوذ باللہ من ذالک الاعتقاد والفاسد انکو ضرور تکلیف مناظرہ گوارہ فرمانی ہوگی جس پر اہل جماعت بے حد خوش ہوئے اور کہتے تھے کہ حضرت صاحب کے آتے ہی شیعہ مناظر بھی مذہب سے تائب ہو جائیگا ساتھ ہی یہ بھی دعائیں مانگتے تھے کہ خدایا حضرت صاحب کو ہم غرباء پر شفیق کردے اور یہ بات بھی عام مشہور تھی کہ حضرت صاحب آج تک باوجود ہزارہا دعوت دینے کے ملک عمر حیات خان کی جگہ تک بھی تشریف نہیں لے گئے ہم جیسے غرباء کے پاس ان کا آنا بہت دشوار ہے۔

الغرض جب اہل ڈھکواں کا وفد حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور مذہب اہل بیتؑ کی ترقی کی نسبت تمام حالات حضرت کے ذہن نشین کئے اور عرض کی کہ اگر ہم لوگوں کو آپ نے بے نیل مرام واپس کیا تو تمام گاؤں مذہب اہل بیتؑ قبول کر لے گا۔ گو آپ نے آج تک ملک عمر حیات کی جگہ نہ دیکھی تھی مگر اہل بیتؑ کی دشمنی آپ کو موضع ڈھکواں میں لے آئی (یہی دشمنی آپ کو ایک دفعہ بعدہ راڑہ لے گئی تھی جب کہ آپ جناب حاجی الحرمین مولانا سید غلام حسین شاہ کنلوی اعلی اللہ مقامہ کے مقابلہ سے بچ کر نکل آئے تھے) اور صبح دم آپ کا پیغام وارد ہوا کہ میں حاضر ہوں یا ملک العلماء تصفیہ شرائط کے لیے تشریف لائیں جواباً عرض کیا گیا کہ بسم اللہ آپ کو قدم رنجہ فرمانا چاہیے پھر پیغام آیا کہ میں بزرگ ہوں اس طرف سے عرض کیا گیا کہ آپ نے اپنا حکم سابق کیوں منسوخ کیا یہ تنسیخ آپ کی شان کے خلاف ہے جس کے جواب میں آپکا یہ رقعہ موصول ہوا جس کو بعینہ نقل کیا جاتا ہے۔

شرائط مناظرہ بحث مسئلہ متنازعہ یعنی نماز ہاتھ باندھ کر یا کھول کر پڑھنے پر اسی وقت میں ہوگا چونکہ مدعیان کا دعویٰ آیات قرآنیہ کے ثبوت کا ہے لہذا ہم بھی قرآن کریم سے ہاتھ باندھنے کے ثبوت دینگے البتہ علوم صرف ونحو و بدیع کا ضرور لحاظ رکھا جائے گا اور اسی وقت نماز ہاتھ باندھ کر پڑھنے کا قرآن سے ثبوت دینے کو تیار ہوں شرائط وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں اگر کوئی دوسرا مسئلہ طے کرنا ہوا تو فریقین کی کتب معتبرہ ہر ایک الزام کے لیے کافی ہیں پھر تاریخ مقرر کرنا طرفین کی منظوری پر ہے۔

کتبہ مفتی محمد رفیق عفی عنہ

(اقتباسات رقعہ حضرت صاحب): چونکہ یہ رقعہ حضرت کے قلم کا ہے اس لیے عربی دان حضرات کو فیہ کا مرجع مونث یا اردو الفاظ کے بے محل استعمال کا حق استفسار حضرت صاحب سے ہے رانجہ حجام اور ملاں روالی (شاید آپ کو ملاں روالی کا حال معلوم نہ ہو یہ وہ صاحب ہیں جو اسی رمضان المبارک میں روزہ کی حالت میں زنا کر رہے تھے اہل روال نے گرفتار کر کے چھوڑ دیا کہ اگر عدالت میں لے گئے تو تراویح پڑھانے والا کوئی نہیں) یہ رقعہ لے کر آئے تھے۔ حضرت صاحب کے رقعہ سے امور ذیل ثابت ہوتے ہیں:

۱۔ مناظرہ اسی وقت ہوگا۔

۲۔ نماز باندھنے و کھولنے پر ہوگا۔

۳۔ آپ محض قرآن سے ہی ہاتھ باندھنے کا ثبوت اسی وقت دینگے۔

۴۔ آپ کی بحث میں ہر آیت پر صرف ونحو و بدیع کا استعمال ہوگا۔

۵۔ آپ کے نزدیک ہاتھ باندھنے کے لیے مطلق قرآن کافی ہے۔ کتب احادیث وغیرہ سے آپ کو مسئلہ متنازعہ فیہا میں استدلال کی کوئی ضرورت نہیں۔
۶۔ اس مناظرہ میں سرعت مطلوب ہے۔
۷۔ شرائط کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔
۸۔ اور مسئلے البتہ کتب معتبرہ کی جانب محتاج ہیں۔
۹۔ دوسرے مسئلہ پر آپ بحث بھی نہیں کرنا چاہتے۔
۱۰۔ اگر کوئی اور مسئلہ زیر بحث ہوگا تو تاریخ مقرر کرنا بھی آپ کا حق نہیں، فریقین خود تصفیہ کر لیں گے۔
۱۱۔ آپ کے رقعہ کی سرخی مضمون کے مخالف ہے کیونکہ سرخی میں آپ نے شرائط مناظرہ کو قلم بند کیا ہے اور مضمون میں شرائط کے عدم ذکر کے علاوہ شرائط کا انکار کر دیا ہے۔
۱۲۔ پبلک کو کہتے ہیں کہ میں شرائط طے کرتے آیا ہوں اور رقعہ میں مناظرہ کا چیلنج دے رہے ہیں یہ بھی آپکی ایک شاطرانہ چال ہے۔

اس رقعہ کا جواب جو ملک العلماء رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا تھا وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین۔ شرائط کا لفظ اپنے رقعہ کی سرخی پر تحریر فرمایا حالانکہ جوف رقعہ اسکی مخالفت پر مبنی ہے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اسی وقت قران سے ہاتھ باندھنے کا ثبوت دینے کو تیار ہوں۔ بسم اللہ ہم قرآنی اطاعت کے لئے ہی خلق

کئے گئے ہیں مگر یہ وہ دعویٰ ہے جس کے اثبات سے حضرات خلفاء ثلاثہ و آئمہ اربعہ و بھی قاصر رہے حضرت صاحب نے اپنے رقعہ میں علوم صرف و نحو و بدیع وغیرہا کا تذکرہ اس لئے کیا ہے کہ آپ کے خیال میں اہل تشیع حضرات کو ان علوم سے واسطہ نہیں ہوتا یہ آپ کا خیال سراسر غرور پر مبنی ہے جن حضرات نے تواریخ قدیم اور جدید کے اوراق گردانی کی ہے وہ خوب ماہر ہیں کہ ہر علم کا موجد اول عالم شیعہ ہی ہوا ہے بناء علیہ ہم حضرت صاحب کو اعلان تحدی (چیلنج) دیتے ہیں کہ ہر علم متعلقہ آیت کی نسبت آپ کو استفسار کا مجاز ہوگا بعد مقابلہ علوم تدریسہ کی حقیقت آپ پر منکشف ہو جائیگی اور آپ کا ہاتھ باندھنے کا قرآنی چیلنج بھی بسر و چشم منظور ہے اگر آپ بھی اپنے ہادیان طریقت کی طرح عاجز رہے تو ہاتھ کھولنے کا ثبوت تو خدا کی کتاب صامت و ناطق میں بالتصریح موجود ہے ہی خدا کی کتاب قولی و فعلی کا انطباق بھی آپکو معلوم ہو جائیگا۔

محمد فیض محمد غفرلہ الصمد

پس جب حضرت صاحب کو یہ صحیفہ عالیہ موصول ہوا تو آپ کی سب تیاریاں مسمار ہو گئیں اور تمام سابقہ میثاقات کالعدم ہو گئے۔ پس جان بچانے کیلئے رلیہ حجام کے گھر جا گھسے۔ اہل عقل خوب جانتے ہیں کہ جس نے جاسوں پر بھروسہ کیا وہ آخر حجامت بنوا کر ہی نکلا آپ کے خیال میں جاسوں کا گھر سقیفہ بنی ساعدہ کی کمیٹی کے قائم مقام تھا اور واقعہ بھی ایسا ہی ہے۔ کیونکہ اسی گھر میں اہل جماعت نے اجماع کیا تھا کہ شرائط کے دھوکہ میں آج ہی مناظرہ کرا لو مگر حضرت کا رقعہ اجماع کی پردہ دری کے لئے کافی ہے۔ خیر اہل جماعت کی اس بات کو اہل حق نے قبول کر لیا کہ اجتماع فریقین کا رلیہ حجام کے گھر ہوگا مگر محدود اشخاص

کی موجودگی میں شرائط مناظرہ طے ہونگے باقی آدمی باہر کھڑے رہیں اور چار چار آدمی ہر فریق کے اندر چلے جائیں بنا علیہ حسب وعدہ شیعہ حضرات چلے گئے اندر جا کر معلوم ہوا کہ اہل جماعت کی تعداد وعدہ کیخلاف ہے خیر جو حضرات تصفیہ شرائط کے وقت موجود تھے ان کے اسماء یہ ہیں۔

منجانب اہل تشیع : (۱) سرکار ملک العلماء صاحب قبلہ (۲) سید محمد محسن علی شاہ شرائط نویس (۳) حکیم سردار خان (۴) سید نواب شاہ

منجانب اہل جماعت: (۵) حضرت صاحب معہ تلامذہ پانچ نفر (۶) نواب منکر قرآن (۷) محمد یوسف خان (۸) عبدالرحمٰن خان (۹) محمد یعقوب خان (۱۰) علی تاڑی (۱۱) حیاتو (۱۲) بھائی خان (۱۳) ملاں موضع سدا (۱۴) راجہ حجام (۱۵) ملاں روالی

جن شرائط وضوابط کا تصفیہ کیا گیا وہ یہ ہیں

یہ وہ شرائط وضوابط ہیں جن کا تصفیہ جناب مولوی حضرت مفتی محمد رفیق صاحب اور ملک العلماء قبلہ ملک فیض محمد خان ممتاز الافاضل تکھیالوی کے مابین ہوا۔ جن سے انحراف کسی طرح نہیں ہوگا۔

۱۔ انتظام سرکاری کے بغیر بالکل مناظرہ نہ ہوگا ہر دو فریقین کے سرغنہ ومحرک مناظرہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی خدمت میں درخواست دینگے بعد صدور حکم مناظرہ شروع ہوگا۔

۲۔ ہر ایک فریق اپنے مذہب کے آوارہ اشخاص کا انتظام خود کریگا۔

۳۔ اگر مناظرین کے مابین تعین ''معنی باللفظ'' یا بالمراد میں اختلاف واقع ہوا تو ارتفاع تنازع کے لئے مدعی کو اپنی تائید میں مد مقابل کا ترجمہ یا تفسیر بالقرآن پیش کرنی ہو گی علی ھذا القیاس منکر پر بھی ان دونوں شقوں کی پابندی ضروری ہو گی جب مدعی یا منکر ہر دو تقدیر پر اپنا مدعا و مفہوم ثابت کر دے گا تو پھر منکر کو بلا عذر اس تعبیر کا اعتراف کرنا ہو گا۔

۴۔ مناظر مغلوب کو معہ افرادِ عنہ مناظر غالب کا مذہب بلا عذر قبول کرنا ہو گا۔

۵۔ تاریخ مقررہ پر جس فریق کا مناظر حاضر نہ ہوا اس فریق کی شکست متصور ہو گی اور علاوہ شکست کے فریقین کے اخراجات کے تاوان کا بھی وہی فرقہ کفیل ہو گا۔

۶۔ تاریخ مناظرہ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۲۸ء مقرر ہوئی ہے تاخیر و تقدیم کا کسی فرقہ کو اختیار نہ ہو گا۔

۷۔ اخراجات پولیس وغیرہ کے فریقین علی السویہ (برابر برابر) کفیل ہوں گے۔

۸۔ قرآن کریم کے بغیر بلا تعین معنی بالتفسیر جس کا تذکرہ شرط ۳ میں کیا گیا ہے کوئی کتاب پیش نہ ہو گی جو مناظر قرآن کریم کے بغیر کوئی کتاب پیش کریگا اس کو مغلوب تصور کیا جائے گا

۹۔ مقام مناظرہ اراضی میاں کمالی چاہ نگرانوالہ ہو گی۔

مسئلہ مبحوثہ عنہا

اولاً نماز کا پیش ہوگا مناظر قرآن کریم سے ہاتھ باندھنے کا ثبوت دے گا شیعہ علی حذا القیاس ارسال یدین کا ثبوت دے گا۔ اس مسئلہ کی فراغت کے بعد اگر وقت ہوا تو مناظرین کو اختیار ہوگا کہ بعد اتفاق فریقین کوئی مسئلہ معرض مناظرہ میں پیش کریں۔

جس وقت شرائط مناظرہ کی تکمیل ہو چکی تو حضار جلسہ میں سے اہل جماعت نے کہا کہ اسی وقت مناظرہ ہو جانا چاہیے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ان کا مشورہ تھا لیکن ملک العلماء نے فرمایا کہ اگر ایسا کرنا تھا تو شرائط میں مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۲۸ء کی کیا ضرورت تھی مولوی صاحب کے اشارے سے اہل جماعت بولے اگر ابھی مناظرہ نہ ہوا تو ہم کو یقین ہو جائے گا کہ شیعہ کی جانب حق نہیں جس کا جواب یہ دیا گیا کہ بعد درخواست اچھا ہو گا۔ مگر مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرا آنا پھر مشکل ہوگا جس پر بھائی خان تاٹری نے کہا کہ قرآن شریف لے آؤ۔ راجہ تجام دوڑ کر قرآن شریف لے آیا اور مولوی صاحب کے ہاتھ میں دیا پھر ہر دو صاحبان کے پاؤں پکڑتے اور خدا اور رسول ﷺ کا واسطہ دے کر کہا للہ آج ہی فیصلہ کر جاؤ۔ کیونکہ حضرت صاحب اہل جماعت کے علامہ ہیں اور ملک العلماء صاحب قبلہ اہل تشیع میں سلطان المناظرین ہیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف موجود ہے توقف کی کوئی ضرورت نہیں ہم ہر وقت تیار ہیں پھر ملک العلماء قبلہ نے فرمایا کہ شرائط مکتوبہ منسوخ ہیں حضرت نے فرمایا تم حضرات اہل تشیع بولے کہ انسداد فساد کی کیا صورت ہوگی حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم حویلی کے اندر تقریریں بخوبی سن سکتے ہیں اور یہ بات تسلی نہیں سکی شیعہ ہمیشہ بھاگ جایا کرتے ہیں جس کا جواب سرکار ملک العلماء

صاحب نے یہ دیا کہ جب اندیشہ فساد نہیں تو پھر ہمیں کیا خوف ہے ہنگوڑوں کا دامن آپ کے گلے کا زیور ہے۔ ہمارے ہاتھ تو بفضل احد و خیبر شکن کے قدموں کو پکڑے ہوئے ہیں یہ سچ ہے کہ حضرت علیؑ کے غلام اہل تسنن کے دھوکے کا الہامی علم رکھتے ہیں آپ نے سنا تھا کہ میری قوم راجہ حجام کے گھر شرائط کے تصفیہ پر راضی نہیں تھی چنانچہ آپ کا رقعہ تحریر بھی اسی جانب مشیر ہے آپ اسی وقت مناظرہ کریں گے لہذا ہم بھی تیار ہیں مگر پہلے آپ کو تنسیخ شرائط پر دستخط کر دینے چاہیں حضرت نے بڑے تپاک سے تحریر فرما دیا کہ شرائط منسوخ ہیں مناظرین نے تسلیم کیا حسب الایماء ملک العلماء قبلہ سید حاشم شاہ و محمد رمضان ناڑی بھی اندر آ گئے باقی تمام مخلوقات حویلی کے ارد گرد تقسیم ہو گئی۔

اولاً ملک العلماء قبلہ نے فرمایا کہ حضرت حسب تحریر رقعہ نعمانی جھگڑی کا ثبوت دیں لیکن حضرت صاحب نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ پہلا وقت آپ کا ہو گا ملک العلماء نے پھر فرمایا کہ قرآن شریف حاضر ہے۔ حضرت کو اپنے رقعہ کی مخالفت کرنی مناسب نہیں لیکن صاحب بار بار قرآن شریف سے بھاگتے تھے۔ جلسہ میں تمام لوگ ورطہ حیرت میں تھے اور بزبان حال کہہ رہے تھے کہ شیعہ حق بجانب ہیں حضرت عثمان نے قرآن یقیناً جلایا ہو گا اور نعمانی فتوی فتاوی قاضی خاں میں بھی ضرور ہو گا جب اس سفید ریش کی یہ حالت ہے کہ شیعہ مناظر قرآن کریم کو بڑھاتا ہے مولوی صاحب پیچھے ہٹ جاتے ہیں تقریباً دس منٹ یہی حالت رہی غرضیکہ اس کشمکش میں جناب ملک العلماء نے فرمایا کہ مولوی کی خلاصی تب ہو گی جب آپ اقرار کریں کہ ہاتھ باندھنے کی کوئی آیت قرآن میں موجود نہیں یا اپنے رقعہ کی لغزش کا اعتراف کریں جس کا جواب حضرت نے یہ دیا کہ شیعہ کا ایمان اس قرآن پر نہیں

بلکہ اس کو غیر مکمل جانتے ہیں۔ ملک العلماء رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ العجب منک جب ہم اسی قرآن شریف کو اپنے اعمال میں روزمرہ پڑھتے ہیں پھر آپ کا یہ کہنا بالکل بے محل ہے اور اسی قرآن شریف سے ہاتھ باندھنے کی دلیل طلب کررہے ہیں پھر آپ ہم کو قرآن کریم کا منکر کس دلیل سے کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے شرح اعتقاد یہ للشیخ صدوق المتوفی ۳۸۱ ہجری کی عبارت پڑھ کر سنادی۔ (۱)

مگر حضرت صاحب نے کہا کہ کسی عالم تشیع نے تقیہ کی حالت میں لکھی ہوگی جیسا کہ ملک العلماء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تقیہ عقلاً ونقلاً فرض ہے مثال کے طور پر فرض کیجئے

---

(۱)۔ مذکورہ عبارت یہ ہے "اعتقادنا فی القرآن انه کلام الله و وحیه و تنزیله و قوله و کتابه و انه لا یأتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه و اعتقادنا ان القرآن الذی انزله تعالیٰ علیٰ نبیه محمد (صلی الله علیه و آله وسلم) هو ما بین الدفتین و هو ما فی ایدی الناس لیس با کثر من ذالك (الیٰ ان قال) و من نسب الینا انا نقول انه اکثر من ذلك فهو کاذب."

قرآن مجید کے بارے میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کی وحی اسی کی طرف سے نازل شدہ اسی کا قول اور اسی کی کتاب مبین۔ باطل اس کے سامنے سے آسکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے یہ صاحب حکمت وعلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کے تمام قصے برحق ہیں یہ قول فیصل ہے بے کار افسانہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کا نازل کرنے والا ایجاد کرنے والا نگرانی کرنے والا حافظ کرنے والا اور وہی اس کے ساتھ کلام کرنے والا ہے۔ یہی ہے جو دو دفتوں (جلدوں) کے درمیان لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت موجود ہے اس سے زیادہ نہیں ہے اور جو اس (تحریف) کی نسبت ہماری طرف دیتا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ قرآن اس سے زیادہ ہے وہ جھوٹا ہے۔ (حواشی)

کہ جناب سرور کائنات ﷺ ہجرت کر کے غار میں پناہ گزین اور حضرت ابو بکر بھی کفار کا ایک گروہ کا حضرت سرور کونین ﷺ کی تلاش میں آرہا ہوا تھا حضرت ابو بکر سے ان کی ملاقات ہوئی تو کفار آنحضرت ﷺ کے بارے میں دریافت کریں تو آپ کیا جواب دیں گے اگر ابو بکر سچ کہیں تو پیغمبر ﷺ قتل ہوتے ہیں اور اگر آپکی ﷺ حفاظت کے پیش نظر کہا کہ نہیں ہیں تو کفار کے سامنے ابو بکر کا تقیہ ثابت ہو جائے گا آگے آپ کو اختیار ہے چاہے جناب ختمی مرتبت ﷺ کے قاتلوں میں شمار ہو جاؤ چاہے تقیہ اختیار کرو تمام پبلک مولوی صاحب کی اس مجبوری کو دیکھ کر حیران تھی اور حضار جلسہ جناب ملک العلماء کو مرحبا مرحبا کہہ رہے تھے ملک العلماء صاحب نے پھر ان کی جانب ملتفت ہو کر فرمایا کہ قرآن شریف کی زیادتی اور نقصان کا دھوکہ شاید آپ کو ان روایات سے ہوا ہے جن کو عبداللہ بن عمر و حضرت عائشہ اور ابن مسعود وغیرہم کے اسناد سے علمائے شیعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کتب صحاح ستہ وغیرہ سے نقل کیا ہے یہی حضرات قرآن شریف کی زیادتی ونقصان کے قائل ہیں چنانچہ حضرت عمر کہتے ہیں کہ

آیت رجم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہم قرآن میں آیت رجم پڑھتے تھے (۱) لیکن اب وہ آیت موجود نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ

کوئی یہ نہ کہے کہ ہم کو سارا قرآن دستیاب ہوا ہے بلکہ اکثر حصہ قرآن کا ضائع ہو

۱۔ صحیح بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۱۱ المطبعۃ المیمنیہ مصر ۱۳۲۰ھ۔

گیا ہے۔(۱)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ

آیت رجم اور آیت رضاعت کبیر نازل ہوئیں میرے سرہانے کے نیچے پڑی تھیں جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو ہم آپ کی وفات میں مشغول ہو گئے ایک گھریلو بکری داخل ہوئی وہ آیات کھا گئی۔(۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود کا خیال ہے کہ

"معوذتین قرآن میں سے نہیں ہیں۔" عثمان نے شامل کیے ہیں۔(۳)

تفصیل کے لیے الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی کا مطالعہ فرمایئے اگر قرآن کی زیادتی اور نقصان کے قائل منکر قران ہیں تو یہ جملہ ان حضرات کو مرحمت فرمایئے علماء شیعہ کو

۱۔فضائل القرآن لابی عبید قاسم بن سلام متوفی جلد ۲ صفحہ ۱۴۶ طبع مراکش۔

۲۔سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۴۱ مطبع فاروقی دہلی، مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۶۹ مطبوعہ میمنیہ مصر۔

۳۔عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں:"کان عبداللہ یحک المعوذتین من مصاحفہ و یقول انھما لیستا من کتاب اللہ تبارک و تعالی." ابن مسعود اپنے مصاحف میں سے معوذتین کو مٹاتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دونوں (سورتیں) اللہ کی کتاب میں سے نہیں ہیں۔مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۱۲۹، المعجم الکبیر للطبرانی رقم۔۹۱۱۵، المصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۸۔حضرت ابن مسعود کا یہی قول جناب علقمہ اور زر بن حبیش نے بھی نقل کیا ہے علامہ ہیثمی اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں رجال عبداللہ رجال الصحیح ورجال الطبرانی ثقات، عبداللہ ابن احمد کے راوی بخاری کے راوی ہیں اور طبرانی کے روات بھی ثقہ ہیں (مجمع الزوائد جلد ۷ صفحہ ۱۴۹ طبع قاہرہ)

ہم اللہ تمہاری کتب سے سارقین کی فہرست و مال مسروقہ برآمد کرتے ہیں کہ نہایت افسوس ہے کہ سارقین کو اپنا رہنما جانتے ہو اور سرقہ برآمد کرنے والوں کو مجرم قرار دیتے ہو۔ یہ الٹی منطق آپ کے برعکس نتیجہ دینے کو ہر وقت تیار ہے۔ اسی طرح تمہارا اعتقاد ہے کہ آدمیوں کے گناہوں کی نسبت حق تعالیٰ کی جانب کرتے ہو اور انبیا کرام علیہ السلام گناہ گار خیال کرتے ہو جس طرح حق تعالیٰ دنیا میں تم پر مستغیث ہے اسی طرح قیامت میں علماء شیعہ اور نفوس قدسیہ تم پر استغاثہ دربارا حدیت میں کریں گے آپ حضرات کے بہتانات کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ مجھے یہ الفاظ کہنے کا کوئی حق نہ تھا مگر آپ نے اولاً آداب مناظرہ کے خلاف بے تہذیبانہ الفاظ میں مجھے منکر قرآن کہہ دیا ہے جس سے مجھے بھی حقائق بیان کرنے پڑے اب مولوی صاحب کی یہ حالت ہے تو مجھے حق ظاہر کرنے میں کوئی مانع نہیں مولوی صاحب کا وقت تھا لیکن نہ ہی مولوی صاحب نے جواب دیا اور نہ ہی اثبات مدعا کے لیے کھڑے ہوئے اگر کہا بھی ہے تو صرف کہا کہ اگر کوئی ثبوت ہیں تو شیعہ کو پیش کرنا چاہیے ان کلمات کو بار بار فرما رہے تھے جس پر حضار جلسہ نے کہا کہ حضرت آپ کا وقت ہے لیکن آپ نے صاف الفاظ میں جواب دیا کہ مناظر کو کھڑا ہو جانا چاہیے حاضرین نے ملک العلماء کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت آپ ہی بیان فرمایئے ملک العلماء قبلہ نے جواب دیا کہ کیا اب میں آپ کے کہنے سے حاضر ہو گیا ہرگز نہیں آئندہ احتیاط کرنا ہو گا جی حضرت تو آپ یہ بیٹھے ہیں سیئے ہمارا سابقہ مذہب اور آپ کا موجودہ مذہب ہاتھ باندھنے کی ترغیب دیتا ہے کیا اس کے متعلق کوئی نص ہے۔ بر تقدیر عدم نص قرآنی آپ کا رفعہ باطل ہو گا اور بر تکمیل سکوت مذہب کا ابطال لازم آتا ہے مولوی صاحب کو علم ہے کہ ہمارا آبائی مذہب بھی یہی تھا

چنانچہ ان کے رئیس موضع سردار فتح خان صاحب آج تک ہمارے خاندان کے مرید ہیں جس دن سے حق تعالیٰ نے مذہب حق شیعہ کی ہدایت کی ہے سلسلہ پیری مریدی کو بدعت خیال کیا ورنہ نعمانی ہتھکڑی ہمارے ہاتھ میں بھی تقلیداً رہی ہے چونکہ اب نماز میں مولوی صاحب کی ناف مبارک کی زینت وہی زیور ہے پس بالضرور ۃ اس کا ثبوت دینا ہوگا حالانکہ آپ نے محض تسلی دی ہے جس کا انکار بزعم عقلا میں بے حد مذموم ہے۔

مولوی صاحب: ملک العلماءؒ کو ہاتھ کھولنے کا ثبوت دینا چاہیے۔

جناب ملک العلماءؒ: مولوی صاحب آپ کا وقت ہے میں آپ کے مدعا کے لیے حاضر ہوں بشرطیکہ آپ تین باتوں میں سے اولاً سب کو تسلیم کریں ورنہ کسی ایک یا دو کو ضرور تسلیم کرنا ہوگا۔ آج تک آپ نے لاتسلم کا مطالعہ کیا ہے۔

۱۔ اوّل اپنے رقعہ کا جزو نمبر ۳ و ۵ فضول قبول کرنا ہوگا۔

۲۔ اعلاناً کہنا ہوگا کہ قرآن شریف میں ہاتھ باندھنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

۳۔ تحریر دینی ہوگی کہ آپ کوئی آیت بھی مناظرہ میں ہاتھ باندھنے کی پیش نہ کریں گے بر تقدیر عدم تسلیم آپ کو قرآنی نص پیش کرنی ہوگی اور اپنا وقت پورا کرنا ہوگا۔

مولوی صاحب بہت دیر تک خاموش رہے ان کی مایوس کن صورت پکار پکار کر کہہ رہی تھی کہ جب ہمارے پاس نص قرآنی نہیں ہے تو لکھنے میں کیا حرج ہے مگر ضد کا یہ عالم تھا کہ سر جائے ضد نہ جائے اور صاحب کے معتقدین بھی عالم حیرت میں تھے کیا کیا جائے؟ اب آپ کی خلاصی اس بے رحم شیعہ سے بہت ہی مشکل نظر آرہی ہے الغرض مولوی صاحب نے دھیمی آواز میں کہا۔

حضرت صاحب: ہم ہاتھ باندھنے کی کوئی آیت پیش نہیں کر سکتے۔

ملک العلماءؒ: ہم آپ جیسے ذی وجاہت آدمی کا نام اب رقعہ پیش کرتے ہیں اور نہ ایسے ذی وقار آدمی سے اب اس اجلاس عام میں تحریر لکھواتے ہیں کیونکہ آپ کی شان کے خلاف یہ باتیں ہیں محض آپ زبانی اپنے مافی الضمیر کا اعلان اس اجلاس میں فرمادیجئے۔

مولوی صاحب: (کھڑے ہوکر) ہمارے پاس اس وقت ہاتھ باندھنے کی کوئی نص نہیں اور نہ ہی کوئی نص اس مناظرہ میں ہم پیش کر سکینگے۔

حضار جلسہ کی متفقہ آواز: اب ملک العلماء صاحب کو قرآن کریم سے اپنی تقریر کا افتتاح کرنا چاہیے کیونکہ حضرت صاحب کا انکار ہے۔

تقریر ملک العلماءؒ صاحب قبلہ

ا۔ یہ ایک فطرتی برہان ہے کہ ہمیشہ اس چیز کا حکم دیا جاتا ہے جس کا تحقق قبل حکم نوعیت محکوم علیہ پر نہ ہو جیسا کہ قبل حکم صلوٰۃ مصلی اس نوعیت پر نہیں تھا علی ھذا القیاس رکوع وسجود وغیرہما کے احکام صادر ہوئے ہاتھ باندھنا بھی ان کا مماثل تھا مگر اس کا حوالہ قدرت نے نہیں دیا جس سے ثابت ہوا کہ یہ فعل قیاسات تعمانیہ کا ثمر ہے یہ صریح حکم دیتا کہ ہاتھ کھول دو جہالت پر مبنی تھا کیونکہ قبل حکم بھی محکوم علیہ کی یہی حالت تھی اور بعد حکم بھی نوعیت میں تغیر وتبدل پیدا نہیں ہوا ایسے حکم کی توقع ذات واجب الوجود سے ناممکن ہے پس ہاتھوں کے انضمام کے حکم کی ضرورت تھی عدم حکم فطرۃً دال ہے کہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھو۔ یعنی جب

حکم نماز ہوا تو ہاتھ باندھنے کا حکم دینا چاہئے تھا مگر حکم نہ دینے کا مطلب وہی فطری حالت یعنی ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا لازم ہے۔

۲۔ واجبات رکنی نماز بعض کے نزدیک پانچ وعند البعض شش

۱۔ نیت ۲۔ تکبیرۃ الاحرام ۳۔ قیام ۴۔ قیام متصل برکوع

۵۔ رکوع ۶۔ سجدے

بعض حضرات نے نیت کو اور بعض نے قیام مطلق کو علی سبیل التردید ارکان میں شمار کیا ہے لیکن ہمارے کلام کا رخ جن لوگوں کی طرف ہے ان کے نزدیک قیام مطلق بھی رکن ہے اتعجب ہے کہ باقی تمام ارکان کو تو ہاتھ کھول کر ادا کیا جائے اور صرف اس رکن میں تباین کیوں ہے؟ جس طرح باقی ارکان میں ہاتھ کھولنے کو فطرت کے سپرد کیا گیا اسی طرح قیام بھی ہوگا ورنہ ارکان خمسہ میں آپ کو نص قرآنی پیش کرنی ہوگی حالانکہ ایسا نہیں پھر ہم سے نص طلب کرنا ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔

۳۔ رکن کا ہر جزو علی السویہ ہوتا ہے جس کا ترک عمداً وسہواً مبطل نماز ہے مگر ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس رکن کی قید متنازعہ فیہ کا کوئی مقدار معین ہو پس معلوم ہوا کہ فرقہ نعمانیہ کے نزدیک بھی قیام مطلق رکن ہے ورنہ تمام افراد نعمانیہ کی نمازیں باطل ہوں گی کیونکہ مقدار رکن میں بوجہ عدم علم اختلاف ہے یہ حکم انکے اپنے مذہب کی وجہ سے ان پر عائد ہوتا ہے ورنہ ہمارے نزدیک تو ان کی نماز ہر وقت باطل ہے اور یہ خرابی ہاتھ باندھنے کی وجہ سے عائد ہوئی لہٰذا ثابت ہو گیا کہ یہ قید صرف فضول نہیں بلکہ مبطل نماز بھی ہے۔

۴۔ فرائض وواجبات نماز کا آپ نے کتب نعمانیہ سے شمار کیا جو مندرجہ ذیل ہیں

(۱)۔ ہدایہ (۲)۔ درمختار (۳)۔ شرح وقایہ (۴)۔ کنزالدقائق
(۵)۔ فتح القدیر شرح ہدایہ وغیرہ

میں نے ثابت کیا ہے کہ ہاتھ باندھنا نہ فرائض میں ہے اور نہ واجبات میں ۔ غایۃ مافی الباب ایک امر مستحب ہے جس کا تارک ابوحنیفہ کے نزدیک بھی مجرم نہیں بخلاف ہمارے کہ ہاتھ باندھنا مبطلات نماز میں داخل ہونے کے علاوہ اس کا ترک واجبات میں شمار کیا گیا ہے۔ یعنی ہم اگر ہاتھ باندھ لیں تو ہماری نماز بلا تقیہ باطل ہے۔

۵۔ آئمہ اربعہ اہل جماعت نے ہاتھ باندھنے کے مقام میں اختلاف کیا ہے کسی نے فوق ناف کسی نے فوق صدر بتایا جس کی وجہ سے امام مالک نے اس قید کو فضول قرار دیا ہے بلکہ جہاں امام مذکور نے ان ادلہ کو بیان فرمایا اس امر کا بھی تذکرہ کیا کہ میں نے امام زین العابدین کو مع ان کے فرزند محمد باقر کے دیکھا ہے کہ وہ نفوس عالیہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے میں نے ان کی سوانح عمری کا مطالعہ کیا ہے آپ کے تقدس کی نسبت ایک واقعہ میری نظر سے گزرا جس کا ظاہر کرنا اس مقام پر ضروری ہے امام مالک کی عادت تھی کہ جب محلہ بنی ہاشم سے آپ کا گزر ہوتا تھا تو پاپوش اتار دیتے تھے کسی نے اس کا سبب دریافت کیا تو امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ بات آجاتی ہے کہ ان کوچوں میں جناب سرور کائنات اور آپ کی دختر سیدہ فاطمۃ الزاہرہ سلام علیہا کے اقدام مبارک ضرور وارد ہوئے ہیں کہیں ان کے نشانات مقدسہ پر میرے پاپوش نجس نہ آجائیں امام صاحب کے اس رویہ کا یہ اثر تھا کہ بنی ہاشم کے علاوہ اہل مدینہ آپ کی تقلید میں ہیں چونکہ مدینہ منورہ ہی میں درخت اسلام ثمردار ہوا اور اس جگہ نفوس قدسیہ کا اکثر قیام رہا یہی وجہ نعمانی عسکری کا اثر

جہاں مشکل تھا پس امام مالک نے موقع پا کر اہل مدینہ کو اپنی اجماع میں شامل کر لیا۔ فافہم وتدبر۔ اہل جماعت انصاف کریں۔

۶۔ اب ہم اپنے براہین خمسہ کو انکے ماخذ قرآنی سے منور کرنا چاہتے ہیں تا کہ ناظرین ومد مقابل کے اذہان عالیہ سے پیدا ہونے والا وہم رفع ہو جائے کہ شیعہ مناظر محل استدلالات میں الفاظ قرآنیہ کی جانب متوجہ نہیں ہوا۔ غائر نظر انسان کی جب اس چراغ کے ذریعہ قرآنی منازل کا سفر کرے جس نے خاک دان کو اشرف المخلوقات کے تاج سے ممتاز فرمایا ہے تو وہ ضرور اس شاہراہ ہدایت پر پہنچ کر شہادت اس امر کی دیتا ہے جہاں بھی قرآن کریم میں نماز کا بیان ہوا ہے وہ اقیموا کی صدارت میں پیش کیا گیا لہذا ہم صدر کی ماہیت سے حجاب دور کرنا چاہتے ہیں پارہ اول سورۃ البقرہ آیت ۴۳ میں وارد ہوا ہے کہ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور (اللہ کے سامنے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔

آیہ کریمہ میں تین حکم ہیں جن کی تفصیل کا میرے وقت میں ظرف نہیں ورنہ زکوۃ ورکوع کا ارتباط اقیموا کو ہاتھ باندھنے کی صورت میں اپنی بزم میں جگہ نہیں دیتے کیونکہ امساک ید میں ان کی مذمت سخت ہے ایسے مصاحب کی ضرورت نہیں جو ہر جگہ رفیق کی ذلت کا موجب ہو۔ ہاں رفیق خود ذلیل ہو تو اسکی مرضی فافہم۔ آمدم برسر مناظرہ

ملک العلماء: کیوں مولوی محمد رفیق صاحب فرمایئے اقیموا کا مادہ کیا ہے؟

مولوی رفیق: آپ تقریر فرمایئے۔

ملک العلماء: آپ کے رقعہ تجریہ کی تعمیل کے علاوہ ضرورت بھی داعی ہے کہ معنی

عروس اقیموا سے حجابات کو اٹھایا جائے آپ کو ضرور جواب دینا ہوگا۔

مولوی صاحب: (بہت دیر کے بعد) اقامت

ملک العلماء: غلط ہے۔

مولوی صاحب: قیام

ملک العلماء: نہیں۔

مولوی صاحب: قیم "

ملک العلماء: ہرگز نہیں۔

مولوی صاحب: قوم "

ملک العلماء: درست اجوف واوی ہے تین مقامات پر آپ کو لغزش ہوئی مقام چہارم موجب ورتی ہوا جس سے یہ امر منکشف ہوگیا کہ اجوبہ ثلاثہ اولی موجب ندامت ہیں اور جواب چہارم باعث فخر و وقار ہے کاش اگر مقام وقار آپ کے نزدیک اوّل ہوتا تو یہ رسوائی آپ کو نصیب نہ ہوتی۔ قوم لغت میں سیدھا ہوتے یا کھڑے ہونے کو کہتے ہیں جب اس کو مزید فیہ میں لائے تو بعد تعلیل باب افعال اقامت ہوا اور خواص افعال میں سے خاصہ تعدیہ نے اس کو متعدی کر دیا پھر معنی اقام سیدھا کیا یعنی جس طرح حروف میں زیادتی ہوئی اسی طرح معنی میں بھی زیادتی ہوئی ہے۔ بناءً علیہ اقیموا کا مشتق منہ اقامت ہے اور مشتق و مشتق منہ میں بغیر اثر نقلا ہیت صوری معنا اتحاد ضروری ہے ہاں ہیت صوری کا اثر مشتقات کو فعل مخصوص کی جانب منتقل کر دیتا ہے جیسا کہ اقامت کے افعال سے ظاہر ہے۔ الاقامۃ (کھڑا کرنا) اقام یقیم اقامۃً فھو مقیم اقم مثلاً اقام کی ہیت صوری نے

ماتقدہ کو فعل ماضی سے مخصوص کر دیا ہے علی: هذا النمط یقیم کو بھی خیال کرو کہ معنی مصدری کی نسبت فعل مضارع سے مخصوص کر دی ہے یہی نسبت اقم میں ملحوظ ہو گی کہ جس کی جمع اقیموا ہے کھڑے ہو جاؤ ہم حیران ہیں کہ ہاتھ باندھنا ان حضرات نے کس لفظ سے مستنبط کر لیا ہے حالانکہ آئمہ اربعہ مفروض اہل جماعت نے عوام کے دھوکہ دینے کے لیے علم اصول فقہ میں بالاتفاق بیان کیا ہے کہ قرآن پر زیادتی جائز نہیں لیکن افسوس ہے کہ بخالفت اہل بیت علیہ السلام کی ہجت سے واقیموا الصلوۃ پر وضعوا ایدیکم حکم عملاً زیادہ کیا گیا حالانکہ قرآن کریم میں کہیں بھی اس کا وجود نہیں ممکن ہے کہ عبداللہ بن عمر یا حضرت عائشہ کے اس قرآن میں ہو گا جس کو بکری کھا گئی تھی حیران کن بات یہ ہے جن کا دستور العمل پکار پکار کر کہہ رہا ہے یہ لوگ قرآن پر زیادتی کو جائز جانتے ہے وہ ان بے چاروں کو الٹا زیادتی کا الزام دیتے ہیں جن کا دستور العمل محض اقیموا پر ہے اپنے مریدوں پر بیان کرتے ہیں کہ شیعوں کا قرآن چالیس پاروں کا ہے خدا کے واسطے انصاف کیجئے کہ تم اگر ہاتھ کھول دو تب بھی ابوحنیفہ کے مطابق جیسا کہ ہم آپ کی کتب معتبرہ سے برہان رابعہ میں بیان کر چکے ہیں مجرم نہیں قرار دیئے جاتے اور قرآن کریم کی بھی اطاعت ہو جاتی ہے محض لغزش تمہارے مذہب میں اتنی آجاتی کہ اہل بیت علیہم السلام کے اعمال مقدسہ کے موافق تمہارا بھی عمل ہو جاتا۔

ملک العلماء کا وقت ختم ہو گیا اور مولوی رفیق صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔

مولوی صاحب: ایہا الناس! جس قدر قواعد علیہ و قواعد فقہی ملک العلماء نے بیان فرمائے وہ میں نے بخوبی سنے ہیں لیکن کوئی بھی کلمہ قرآن کریم سے صریح ہاتھ کھولنے کا

بیان نہیں فرمایا کو ہاتھ باندھنے کی صریح آیت کوئی نہیں مگر ہاتھ کھولنے کی بھی آپ نے ان الفاظ میں پیش نہیں کی کہ وارسلو سے متحد بالفظ ہوتی یا بامعنی متحد ہوتی اور نہ ہی کوئی شیعہ قیامت تک پیش کر سکتا ہے۔ بس یہی کلمات کہہ کر ساکت ہو گئے۔

ملک العلماء: ابھی آپ کا وقت باقی ہے۔

مولوی محمد رفیق: اب آپ کو ہی بیان کرنا چاہیے۔

ملک العلماء: نہایت افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے میرے پیش کردہ براہین میں سے کسی ایک کا بھی جواب نہیں دیا آپ کے آغاز کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے میرے تمام ادلہ کو تسلیم کر لیا ہے لیکن عدم جواب کے بعد "ارسلوا" کا مطالبہ بے محل انکار کی جانب اشارہ ہے لہٰذا ملتمس ہوں کہ پہلے میرے دلائل کا تسلی بخش فیصلہ مرحمت فرمائیں بعدہ "ارسلوا" کا مطالبہ کو بے محل ہے مگر آپ بوجہ بزرگی کر سکتے ہیں آپ کا یہ ارشاد کہ "ارسلوا" کا لفظ کوئی شیعہ قیامت تک پیش نہیں کر سکتا ایسا ہے جیسے ہم کہیں کہ مسئلہ متنازعہ فیھا میں فاغسلوا ایدیکم کا جملہ کوئی سنی مع حضرات ثلاثہ قیامت تک قرآن حمید سے پیش نہیں کر سکتا باوجود اس امر کے کہ غسلوا کی نسبت سوال کرنا جائز ہے اور "ارسلوا" کی نسبت سوال کرنا حرام۔ میں اس بات پر تاسف کرتا ہوں کہ آپ کو آج تک حلال وحرام کی تمیز کسی عالم نے نہیں بتائی۔ حقیقت کا چراغ کلام الٰہی اس امر کی ہدایت کرتا ہے کہ اہل اسلام اگر میرے نور سے منور ہو کر جمیع ملل قدیمہ اور جدیدہ کے مقابلہ کیلئے کھڑے ہو جاتے تو میں وہ معجزہ ہوں کہ مذاہب مذکورہ کا مکمل عالم سے استیصال ہو جاتا لیکن آپ جیسے بزرگ کا یہ مطالبہ اس امر کی جانب اشارہ ہے کہ آپ کا ایمان بھی اس کے معجزہ ہونے پر یقینی نہیں بلکہ تقلیدی ہے مشہور عام ہے

کر دیتی تک آپ کو کسی نے سبق نہیں دیا بندہ نواز اگر آپ کے زعم کے موافق "واقیموا الصلوۃ وارسلوا الیہ یکم ہوتا" تو فصحاء و بلغائے عرب اسکی فصاحت و بلاغت کا ہرگز اعتراف نہ کرتے علاوہ بریں احکام شناس حضرات کی بزم میں اس کا کلام خدا ہونا بھی مشکل تھا ہم نے اولا بدیا ان تمہیدی میں بیان کیا ہے کہ ہمیشہ حکم محکوم علیہ کی نوعیت سابقہ کے ہیئت کی خلاف ورزی صوری پر صادر ہوتا ہے مگر بر تقدیر تحقق ہیئت مذکورہ حاکم عادل حکم کو فطرت مجبولہ کے دامن میں سکون مرحمت فرماتا ہے جیسا کہ حکم ما نحن فیہ کی نسبت نفوس قدسیہ مطہرہ کا ارشاد ہے اگر تنزیل میں بزعم آپ "ارسلوا" کا ترجمہ ہوتا تو کلام خدا معاذ اللہ محل بلاغت سے گر جاتا یہ ایسا تھا کہ کھڑے آدمی کو حکم ہو کہ کھڑا ہو، ساکت کو حکم ہو کہ چپ کرو۔ متکلم کو کہا جائے کہ بول، علی ھذا الصراط بزم عقلاء میں اس کا نام تحصیل حاصل ہے جسکی حرمت و محالیت میں کسی کو شبہ نہیں جس طرح اس کلام کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے اگر آپ کے ضمیر کے مطابق خدا ان کو کھلے ہاتھوں حکم دیتا "ارسلوا" یعنی کھول دو تو تحصیل حاصل کے علاوہ بلغاء عرب اللہ تعالیٰ کا مضحکہ اڑاتے اور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت نعوذ باللہ چٹ ہو جاتی وہ اعلانات جو قرآن مجید میں موجود ہیں اور قیامت تک رہیں گے انشا اللہ سب تیا مفتیا ہو جاتے بلغائے زمانہ عرب نے دفاتر فصاحت کو مہر سکوت سے مسدود کر دیا تھا اپنے پہلے اعلان کو کتاب مقدس سے ان الفاظ میں ظاہر فرمایا ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا

"کہہ دیجیے اگر انسان اور جن سب ملکر اس قرآن مجید کے مانند لانے کی کوشش

کریں تو وہ اس کے مانند نہ لا سکیں گے گو وہ ایک دوسرے کے پشت پناہ بھی ہو جائیں"۔
(سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۸)

اس اعلان کے وقت قطعہ عرب کو ئے بلاغت کو اپنے قبضہ میں منحصر خیال کیے ہوئے تھے اس کے بعد فضاء عالم اس نعرے سے گونج اٹھا کہ یہ کلام طاقت بشری سے باہر ہے ممکن تھا کہ کوئی سرکش یہ اعتراض کر دیتا کہ عرب کی بلاغت کا یہ عالم تھا کہ اگر اپنے کسی جزو کا قرآن مطالبہ کرتا تو وہ اس پر قادر تھے کہ پورا کر دیتے مگر تنزیل کریم نے اپنی مماثلت کلیہ کے دعویٰ میں ان بے چاروں کو اس کا موقع ہی نہیں دیا جس کی وجہ سے دوسرا تحقیقی مطالبہ فرمایا کہ اگر تمام اجزاء قرآنیہ کے مقابلہ سے عاجز ہو تو ایسی ہی بنی ہوئی دس سورتیں ہی پیش کر دو۔

قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ (سورۃ ھود آیۃ ۱۳)

"کہہ دیجیے اگر تم سچے ہو اس جیسی دس سورتیں بنا لاؤ"

جب اس مقابلہ سے بھی قاصر رہے تو پھر تیسرا تخفیفی حکم دیا کہ چلو ایک ہی سورہ حاضر کر دو۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ
(سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۳)

"اور جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے اگر اسمیں شک ہو تو ایسی ہی ایک سورہ تم بھی لاؤ"

جب بلغائے عرب ہر مقابلہ میں قاصر رہے تو اس کا فوق طاقت بشر ہونا ثابت ہو

کیا اسی کو "معجزہ" کہا جاتا ہے مگر آپ کے مطالبہ کے مطابق نہ قرآن خدا کا کلام ثابت ہو سکا ہے نہ جناب ختمی مرتبت ﷺ کا رسول خدا ہونا ثابت ہوتا ہے خدا کی خدائی اور رسول پاک ﷺ کی رسالت پر الزام آجائے تو پرواہ نہیں مگر نعمانی ٹکنالوجی آپ کے ہاتھ سے مسلوب نہ ہو جس طرح بعض علماء کے جرائم کی وجہ سے آپ لوگ انبیاء کرام علیہم السلام میں ارتکاب معاصی کے قائل ہیں اسی طرح ابو حنیفہ کے اجتہادی اقوال درست کرنے کی خاطر کلام خدا کو بھی غیر فصیح جانتے ہیں۔

تعالی اللہ عن ذالک علوًا کبیرًا

امید ہے کہ اب "اقیموا" کا معنی بھی آپ کے ذہن میں قیام پذیر ہوا ہوگا ورنہ آپ بھائی خان تاتری سے پوچھ لیجئے۔

چنانچہ بھائی خان تاتری سے کہا گیا کہ کھڑے ہو جاؤ وہ فوراً ہاتھ کھلے ہی کھڑا ہو گیا حضرت صاحب "اقم" کا معنی یہ بے علم بھی جانتا ہے مگر آپ کے انوار علیہ اسکی تفہیم سے مانع ہیں بسم اللہ میرے دیئے گئے براہین ستہ اور اس تقریر کے اجوبہ آپ کے ذمہ ہیں ممکن ہے کہ قیامت تک آپ کے ذمہ رہیں میرا وقت ختم ہو گیا ہے اگر وقت ہوا تو انشاء اللہ مزید توضیح و تشریح کروں گا۔

مولوی محمد رفیق کا وقت تھا۔ جسم پر کپکپی طاری تھی یبوست (خشکی) کا اس قدر غلبہ تھا کہ زبان بند ہو جاتی تھی مریدوں نے یبوست زائل کرنے کیلئے دودھ سے کیلئے کرنے کی خاطر یا تقریر کرنے کی وجہ سے دودھ فوراً حاضر خدمت کیا مگر مولوی صاحب کے حلق میں ایک گھونٹ بھی نہ گیا کہنے لگے یہ دودھ گرم ہے غرض چند منٹ بعد مقتدیوں نے پھر دہی

دودھ پیش کیا اور عرض کی کہ اب ٹھنڈا ہے آپ نے محض ایک گھونٹ لیا مگر وہ بھی دہن سے نکل کر داڑھی کو تر کرتا ہوا نیچے گرتا رہا۔ یہ حالت دیکھ کر ان کے دو مرید مارے شرم کے میدان مناظرہ سے باہر نکلے اور اہل جماعت نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت صاحب کی تقریر کیوں بند ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ حضرت صاحب ہماری بے حد ذلت و رسوائی کا سبب بنے ہیں۔ جلدی سے کوئی اور مناظر پیش کرو ورنہ تمام علاقہ شیعہ ہو جائے گا سب نے بالاتفاق کہا کہ حضرت صاحب کو نکال لینا چاہیے مگر راجہ حجام بولا کہ احمد شاہ صاحب کو پیش کرو جس پر اہل جماعت کے سرغنے نے جواب دیا کہ قطبی واحمد شاہ صاحب جیسے تو پانچ شاگرد بھی حضرت صاحب کے ممد و معاون موجود ہیں اور شیعہ مناظر ایک اکیلا ہے پھر بھی حضرت صاحب کے اندر دودھ تک نہیں جاتا آج معلوم ہوا کہ شیعہ فرقہ میں بھی بڑے بڑے علماء موجود ہیں۔ القصہ بعد ازاں ملک العلماءؒ کو بھی اسی دودھ میں سے ایک گلاس پیش کیا گیا آپ نے گلاس کو رومال سے پکڑا مگر معلوم ہوا کہ دودھ گرم نہیں ہے مولوی صاحب محض حواس باختہ ہو چکے تھے جس کی وجہ سے گرم کا فتویٰ صادر ہوا تھا پھر شیعہ حضرات دودھ لائے اور مولوی صاحب کو پیش کیا مگر مولوی صاحب نے سر ہلا کر کہا کہ میں نہیں پیتا وہ دودھ بھی ملک العلماءؒ نے نوش فرمایا حالانکہ آپ نے آج دن سے قبل کسی مناظرہ میں پانی تک نہیں پیا۔ یہ محض مقابلۃً آپ نے خلاف عادت دودھ پی لیا۔

ملک العلماءؒ :(بعد فراغت مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر) جناب کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔

مولوی صاحب: (بلا پس و پیش) دونوں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے باندھ کر کھڑے

ہو گئے اور فرمایا اسکا نام بھی "اقیموا" میں ہے۔
(حضار جلسہ مناظرہ عالم حیرت میں تھے کہ اس سفید ریش سے ان ہدایات کا ظہور ہو رہا ہے جو بچوں سے نہیں ہوتا)

ملک العلماء : مولوی صاحب اس کا نام ہمزا ئے شدید ہے اور پنجابی میں اس کو مشکوڑ کی (پس پشت ہاتھ باندھنا) کہتے ہیں اور جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا لوگو! ناف پر ہاتھ باندھنا "اقیموا" میں نعمانی اجتہاد تھا مگر وبر پر ہاتھ باندھنا اجتہاد رفیق ہے۔ اب ایک تیسرے مجتہد کی ضرورت ہے جو تمہارے ہاتھ آلہ تناسل پر بندھائے گا۔

بس یہ کہنا ہی تھا کہ حضار مناظرہ قہقہہ مار کر ہنسنے لگے اور حضرت صاحب ذلیل ہو کر سکتے کے عالم میں بیٹھ گئے۔

مولوی صاحب: (گھبرا کر) ہاتھ کھولنے کی اگر کوئی آیت صریح ہے تو پیش کرو۔

ملک العلماء: میری ادلہ سابقہ کا جواب مرحمت فرمایئے۔

مولوی صاحب: (گھڑی دیکھتے ہوئے) میرا وقت بھی آپ کا مال ہے۔

ملک العلماء : (کھڑے ہو کر) حضرت صاحب جب میرے براہین قرآنیہ وعقلیہ کا کلیۃً قرض آپ کے ذمہ ہے تو پھر آیات بینات کا جواب کیا زبانی جمع خرچ ونص پیش نہ کرنے سے پورا ہو سکتا ہے ورنہ میں تو بفضلہ تعالیٰ احادیث قدسیہ اور نصوص متعددہ سے بھی ثابت کر دونگا کہ جناب ختمی مرتبت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے لیکن آپ کو اپنی شکست پر دستخط کر دینے ہو نگے اور اس امر کا اعلان برملا کر دینا آپکا فرض ہے کہ میں نے آپ کے پیش کردہ ادلہ سابقہ کا کوئی جواب نہیں دیا۔

مولوی صاحب: وعدہ کے مطابق آیت پیش کرو اور میں یہ کہتا ہوں کہ میں آپ کی پیش کردہ ادلہ سابقہ کا مصلحتاً کوئی جواب نہیں دیا۔

ملک العلماءؒ: یقیناً مصلحت یہی ہوگی کہ اگر آپ جواب کی جانب متوجہ ہوئے تو تمام اہل انصاف ہاتھ کھول دیں گے مگر یہ بات آپ کے عجز سے بھی مترشح ہو رہی ہے حق پر پردہ ڈالنا حکماء کے نزدیک مفسدہ ہے نہ کہ مصلحت۔ خیر میں تو ضیع مرام کیلئے جناب ختمی مرتبت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے دستور العمل کو نصوص قرآنیہ سے ثابت کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہوں لیکن آپ سے اول ایک لفظ کا معنی دریافت کرتا ہوں ممکن ہے مقام استدلال میں آپ کسی مصلحت کی وجہ سے گریز فرمائیں کاش آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید کا ایک مثقال بھر بھی خیال ہوتا تو اہل اسلام گمراہ کیوں ہوتے اور بے اعتباری کی نوبت اس حد تک کیوں موصول ہوتی۔ مولوی صاحب فرمایئے ''اخذ'' کا معنی حقیقی کیا ہے؟

مولوی صاحب: پکڑنا۔

ملک العلماءؒ: مجازی معنی کی ضرورت کیوں ہوتی ہے جب حقیقت متعذر ہو یا پہلے بھی۔

مولوی صاحب: جب حقیقت متعذر ہو۔

ملک العلماءؒ: یہ معنی اس قدر مشہور و معروف ہے کہ اردو خواں حضرات بھی جانتے ہیں مگر اس معرکہ میں فی صدی اردو خواں تین ہوں گے اس لیے مولوی صاحب کو تکلیف دی گئی پس آپ حضرات کو اخذ کا معنی یاد رکھنا ہوگا اب قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہوں۔

وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ

"اور اے رسول ﷺ جب آپ ﷺ ان میں ہو اور آپ ﷺ ان کو نماز کیلئے سیدھا کئے ہوں تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ سیدھا ہو کر نماز پڑھے اس حال میں کہ اپنے ہتھیار پکڑے ہوئے ہوں پس جب وہ سجدہ کر چکیں تو انہیں لازم ہے کہ وہ تمہارے پیچھے آجائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی انہیں چاہیے کہ وہ آگے آجائیں پھر وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھیں لیکن ان کو بھی لازم ہے کہ اپنی حفاظت کی چیزیں اور ہتھیار پکڑے رکھیں۔" (سورۃ النساء آیت ۱۰۲)

اس تنزیل مقدس میں حق تعالیٰ نے مجاہد اکبر جناب ختمی مرتبت ﷺ اور صحابہ کرام کا ہیئت صوری صلوٰۃ کا نقشہ دکھایا ہے کہ ہتھیار پکڑ کر نماز پڑھو۔ اب اگر ہاتھ باندھتے ہیں تو ہتھیار پکڑنے مشکل ہیں حالانکہ اخذ ہتھیار مقصود تنزیل ہے جناب مجاہد اکبر و صحابہؓ کرام کا ما بالتنزیل کے مخالف ہونا ناممکن ہے بس ثابت ہو گیا کہ ہاتھ باندھنے کی توقع ان ذوات مقدسہ سے ناممکن ہے اور محالات کا حکم حق تعالیٰ کی شان سے بمراحل بعید ہے۔

مولوی رفیق: درست ہے مگر ضرورت جنگ کی وجہ سے ہاتھ کھول کر نماز پڑھی گئی ہے۔

ملک العلماءؒ: کلام خدا کے انکار کی آپ کو ذاتی مشق ہے جب تک آپ قرآن کا جواب قرآن سے نہ دیںگے آپ کا قد یمانہ مشق اجابت پذیر نہ ہوگا۔ بہ تقریر تسلیم ضرورت جہاد یہ ارسال یدین سنت نبوی وعمل صحابہ ہے چاہے ایک وقت مخصوص ہی قرار دیا جائے جب تک آپ کی وائی جھکڑی کی کوئی نص قرآنی نہ ہو۔ یا اس کے مقابلے میں بدعت ہوگی جس کا موجد مخالف پیغمبر ﷺ وصحابہؓ ہے خیر اتنا ثابت ہوگیا کہ ایک وقت خاص میں ہاتھ کھول کر جناب ختمی مرتبت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ نے نماز پڑھی تھی تو حق تعالیٰ نے مفصل تذکرہ اپنی مکمل کتاب میں فرما دیا اور اس کتاب کی جامعیت کا یہ دعویٰ بھی ثابت ہو گیا کہ

لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (سورۃ انعام آیۃ ۵۹)

”کوئی خشک وتر ایسا نہیں جو کتاب مبین میں موجود نہ ہو۔“

تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ (سورۃ النحل آیۃ ۸۹)

”(یہ کتاب) ہر چیز کا مکمل بیان کرنے والی ہے۔“

لیکن اہل جماعت کی نہ خلافت کا ذکر ہے اور نہ نماز مستمری کا۔ اہل عقل حیرت میں ہیں کہ جب ان کے استنباط کی یہ حالت تھی تو حضرت عمر نے مطالبہ قلم و دوات کے وقت جناب ختمی مرتبت ﷺ کے ارشاد کی کیوں تردید کی تھی کہ ہمیں کتاب خدا کافی ہے؟ بہر کیف اس فرقہ کے اعتقادیات حضرت عمر کے قیاسات پر مبنی ہیں اور عملیات قیاسات نعمانیہ کا ثمر ہیں قرآن و احادیث سے یہ فرقہ بمراحل بعید ہے جس طرح میرے براہین سے

اور تقریرات بسیط کا مولوی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا اسی طرح اس آیت کریمہ کا بھی آپ کے پاس کوئی جواب نہیں۔

مولوی محمد رفیق: اگر کوئی اور آیت ہے تو شیعہ مناظر کو پیش کرنی چاہیے یہ باتیں کوئی جلالت نہیں رکھتیں میری تحقیق میں ہاتھ باندھنا ہی صحیح ہوتا ہے۔ جس بات پر امت کا اجماع ہو وہ بدعت نہیں ہو سکتی۔

ملک العلماءؒ: آیات قرآنیہ و دستور العمل نبویہ و اجماع صحابہ کرامؓ آپ کے نزدیک جلیل القدر امور میں داخل نہیں۔ اجماع امت اگرچہ خدا اور اس کے رسول اکرم ﷺ و اصحاب کرامؓ کے مخالف ہو وہ آپ کے اجتہاد میں حجت ہے کیوں حضرات آج اہل جماعت کی الجھی ہوئی گتھی کا عقدہ کھل گیا ہے یا ابھی کوئی دقیقہ باقی ہے۔ مولوی صاحب نے قرآن و حدیث و اجماع صحابہ کرام سے انکار کے علاوہ اس امر کو تسلیم بھی کر لیا ہے۔ کہ صحابہ کرامؓ امت میں داخل نہیں چنانچہ آپ کا اجماع امت اس مطلب پر نص قوی ہے۔

باہر سے اہل جماعت کی متفقہ آوازیں: مولوی صاحب کے ہوش و حواس باختہ ہو گئے ہیں ان کو جلدی نکال لو ان آوازوں کے ساتھ ہی مولوی صاحب کا ایک شاگرد دیوار کے اوپر سے اندر پھینک دیا گیا۔

ملک العلماءؒ: (حاضرین مناظرہ سے مخاطب ہو کر) یہ شخص کون ہے؟

حاضرین مناظرہ میں سے ایک: یہ بھی بھرتھوی گلگو ہے۔

ملک العلماءؒ: اس بدبخت کو باہر پھینکو اس سے خلاف قانون حرکت سرزد ہوئی ہے

بھرتھوی گلگوہ: (اپنی ملوانہ وضع سے اپنی ایک فٹ واڑھی کا واسطہ دے کر) میں

آپ سے دست بستہ معافی طلب کرتا ہوں کیونکہ مجھے حضرت صاحب سے ایک ضروری کام ہے۔

ملک العلماء : (رحم کھاتے ہوئے) خدا وحدہ لاشریک کی شان دیکھو جس طرح اس نے اپنے معاندین متکبرین کو پشہ وابابیل سے نیست و نابود کر دیا اسی کی مثل آپ نے دین کی محافظت میں تمہارے مولوی صاحب کو شاگردوں سے سبق دلوا رہا ہے حالانکہ تمہارا خیال تھا کہ دہلی تک ان کو کسی نے سبق نہیں دیا۔ بسم اللہ اگر مولوی صاحب کو کوئی آیت یاد آئے ہو تو شوق سے بتائیے۔

بھرتھوی گلگوہ :(مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر) خُذُوْا اَیْدِیَکُمْ (سورۃ النساء آیۃ ۷۷) کی آیت کیوں نہیں پیش کرتے؟

مولوی صاحب:(قرآن کو بند کرتے ہوئے) اے بیوقوف یہ آیت جنگ سے کف الید کا حکم دیتی ہے۔

ملک العلماء :(مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر) آپ کو میرا دیا ہوا سبق یاد کرنا چاہیے وقت واحد میں متکلم واحد و متضاد اساتذہ کے اسباق محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ اگر آپ کے پاس کوئی جواب ہے تو مرحمت فرمائیے کیونکہ آپ کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔

مولوی محمد رفیق :(گھبرا کر) آپ کے پاس کوئی اور آیت ہے تو پیش کریں ورنہ میری قوم مجھے حویلی سے باہر نکالنا چاہتی ہے اتنا تو میں نے تسلیم کر لیا کہ جنگ میں ہاتھ کھولے گئے ہیں اور اس پر ہمارا پیشتر سے اعتقاد ہے کوئی آج نہیں ہوا۔ میں اوقات کا

پابند نہیں ہوں اپنا وقت بھی تمام آپ کو دیتا ہوں۔

ملک العلماء: الحمد للہ۔ میں تضیع اوقات کو تو مہا حرام جانتا ہوں اور شناخت اوقات کی پابندی بعلت وجوب صلوٰۃ وصیام اور احکام متعلقہ مکلفین اسلام مالک حقیقی نے مجھ پر واجب کروانا ہے جب آپ نے میرے کسی سوال و برہان عقلیہ کا ابھی تک جواب نہ دیا اور نہ ہی دے سکتے ہیں تو پھر یہ وقت مجبوراً آپ سے رہ جاتا ہے جس کی نسبت میں ممنون احسان ہرگز نہیں ہو سکتا ہاں آپ کی مثال اس صوفی کی ہو سکتی ہے جس کی روٹی کتا لے گیا تھا اور وہ کتے کے پیچھے دوڑا جب کتا ہاتھ نہ آیا تو صوفی صاحب بولے کہ میرے والد بزرگ کی ارواح لے جا۔ یہ سب تیری اپنی کھیلیں ہیں ہر رنگ میں عالم کو تماشہ دکھا رہے ہو۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔

اسلام جمیع ادیان کے مقابل میں اس لیے حقانیت کا مدعی ہے کہ اس کے احکام فطرت عالم سے مطابقت کلی رکھتے ہیں اور ملل محاذیہ میں یہ بات مفقود ہے عقلائے دہر وحکماء عصر کا مستری اتفاق ہے کہ صراط مستقیم اسی دین کا نام ہے جس کے احکام فطرت کے موافق ہوں چنانچہ امور فطریہ کا جاعل بھی خلاق عالم ہے اور احکام مفروضہ بھی اسکے ارشادات ہیں تو ثابت ہوا کہ جو کچھ عالم میں ہے اسکا نام کتاب فطرتی وفعلی ہے اور ارشادات کا نام کتاب قولی ہے پس جب متکلم کے قول وفعل میں اختلاف ہو تو وہ حقانیت کا مدعی نہیں ہو سکتا اور امور فطریہ ہر فرد میں یکساں پائے جاتے ہیں جیسے ہر انسان کی چاہے کسی مذہب وملت سے تعلق رکھتا ہو اس بات کا معترف ہے کہ ظلم شر ہے اور عدل خیر۔ یہ امر خلاق عالم نے جب ہر ایک انسان کی فطرت میں مجبول فرمایا تو ناممکن ہے کہ وہ حکم اس کے خلاف

صادر فرمائے ورنہ اس کی کتاب قولی اور فعلی میں انطباق نہ پایا جائے گا اور جس کا قول و فعل ایک نہ ہو وہ ذات غیر معتبر ہے تعالیٰ اللہ عن ذالک علواً کبیراً۔

جس قدر کتابیں، کتب سماوی ہونے کی مدعی ہیں بجز قرآن، ان کے احکام فطرت عالم کے موافق نہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی تبلیغ ناقص اور قرآن کی اکمل کتاب فعلی کا مطالعہ تم کر چکے ہو ہر انسان کی فطرت میں ہے عدل اچھا ہے اب کتاب قولی کا حکم دیکھا جائے۔

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (سورۃ المائدہ آیہ ۸)

"عدل کرو یہی تقویٰ کے قریب ترین ہے۔"

بناءً علیہ ہم خدا کی کتاب فعلی میں انسان کے ہاتھ کھلے ہوئے دیکھتے ہیں تو یقین ہو جاتا ہے کہ انسان کی عبادت بھی خلاق عالم نے فطرت ہی کے موافق فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ مگر ہم ارشاد الٰہی سے قبل وضاحتاً قول و فعل کی چند جملوں میں تشریح کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ فطرتی امور علی السویہ ہوتے ہیں جیسے صدق و کذب وغیرھا ہر ملت و مذہب کا آدمی صدق کو اچھا اور کذب کو برا جانتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ خلاق عالم نے امور فطریہ کو مجبول فرمایا ہے اسی جگہ سے نعمان کو دھوکہ ہوا ہے کہ اس نے بندوں کے افعال کا خالق بھی خداوند عالم کو بالذات قرار دیا ہے جب مولوی صاحب کے امام اس مسئلے کو نہیں سمجھ سکتے تو خود مولوی صاحب کا سمجھنا انتہائی مشکل ہے مگر ہمارا فرض ہے کہ ہم احکام کی تطبیق کتاب قولی و فعلی سے پبلک پر ظاہر کر دیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

"پس تم دین (خدا) کی طرف اپنا رخ سیدھا کئے رہو خدا کی بنائی ہوئی سرشت وہ ہے جس پر اس نے مخلوقات کو پیدا کیا۔ خدا کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی محکم دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور سیدھے ہو کر نماز پڑھو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔" (سورۃ الروم آیہ ۳۰و۳۱)

اس آیہ مقدسہ میں حق تعالیٰ نے فطرت کے مطابق عبادت کرنے کے علاوہ مشرکین کی طرح ہاتھ باندھنے سے منع فرمایا ہے اور عبادت خدا کا تعلق قلب سے بتایا ہے اور اسی فطرت مجعولہ کے موافق عبادت کرنے کا نام صراط مستقیم سے تعبیر فرمایا ہے اور اس آیہ مجیدہ کی اتباع سے خدا کی کتاب فطرتی اور قولی میں بھی انطباق کلی ہو جاتا ہے محض نعمانی قیاسات کی خلاف ورزی لازم آتی ہے بر تقدیر عدم اتباع آیہ کریمہ اسلام حقیقی کے انکار کے علاوہ اللہ تعالیٰ اور محمد و آل محمد علیہم السلام کی بھی تکذیب لازم آتی ہے۔ یہ سب کچھ مولوی صاحب تسلیم کر لیں گے مگر نعمانی مخالفت کا برداشت کرنا ان کے لئے ناممکن ہے حالانکہ ابو حنیفہ صاحب کا قول ہے کہ اگر میرا اجتہاد خدا اور رسول ﷺ کے مخالف دیکھو تو ترک کر دینا مگر ممکن ہے کہ مولوی صاحب کے پاس کوئی ایسا نعمانی اسرار ہو جس کا مطلب یہ ہو اگر قرآن

وحدیث ہر بات میں اہل بیت علیہم السلام مذہب حق کی تائید کریں تو تم ان کی تکذیب پر کمر بستہ ہو جاتا۔

باہر سے اہل جماعت کی متفقہ آوازیں: حضرت صاحب کو جلدی باہر نکالو ورنہ تمام علاقہ شیعہ ہو جائیگا اور شیعہ مناظر مولوی صاحب کو کھا جائیگا کیونکہ لوگوں پر انکی تقریر کا اثر حاوی ہو گیا ہے۔ رئیسہ حجام نے یہ سن کر کچھ گڑبڑ کرنی شروع کی مگر سرکار **ملک العلماءؒ** نے ایسا ڈانٹا کہ آخر وہ معافی کا خواستگار ہوا۔

مولوی محمد رفیق: (ملک العلماءؒ سے مخاطب ہو کر) اگر کوئی اور آیت ہے تو پیش کرو ورنہ میری قوم مجھے حویلی سے نکالنا چاہتی ہے ان نامعقولوں کو اتنا بھی علم نہیں کہ میدان مناظرہ سے پہلے نکلنا شکست کی بیّن دلیل ہے۔

ملک العلماءؒ: آپ کو انکار آیات بیّنات اور دلائل ساطعہ کے ہضم کی مشق کے علاوہ کوئی اور آیت ہے تو پیش کرو کا سبق بھی در دیں چہ شک کی طرح آپ کو خوب یاد ہے مولوی صاحب آیت میں منتہین کا لفظ ہے اس کا مادہ فرمایئے۔

مولوی محمد رفیق: صرف ونحو کی ضرورت نہیں۔

(سرکار ملک العلماءؒ نے ان کے ہاتھ کا لکھا رقعہ پیش کیا)

مولوی محمد رفیق: اس کا مادہ اثابت ہے۔

ملک العلماءؒ: ہرگز نہیں آپ نے حلائی حریدقہ کا مصدر پیش کیا ہے اور میں مادہ دریافت کر رہا ہوں۔

مولوی محمد رفیق: عالم سکوت میں شیعہ مناظر کا معائنہ فرما رہے تھے۔

ملک العلماء : جب تک آپ بلند آواز سے اپنی لاعلمی کا اعتراف نہ فرمائیں گے یا مادہ نہ بتائیں گے اور تغیر مادہ کے بعد اسکے اسباب تعلیل بیان نہ کریں گے اور بعد فراغت کلام مذکور علوم عقلیہ میں سوال و جواب کرینگے اس وقت تک آپ کا چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔

مولوی محمد رفیق : (کھڑے ہوکر باواز بلند) میں اس کا مادہ اس وقت بیان نہیں کر سکتا۔ کذا کذا کذا۔ پس مولوی صاحب کا یہ کہنا ہی تھا کہ شاگرد و مرید سب کے سب حویلی میں دوڑ کر آ گئے اور کہا کہ سفید ریش و ضعفی کے عالم میں مولوی صاحب کی ذلت و بے عزتی ہو رہی ہے اور اندر آنے کی اجازت مانگی تا کہ مولوی صاحب کو باہر نکال لے جائیں مگر انہی کے دربانوں نے ان کو منع کر دیا اور کہا کہ چند منٹ اور صبر کرو اس پر اہلسنت سے حیاتو نحوی شرمندہ ہو کر بولا کہ ہمارا مذہب ذلیل ہو رہا ہے اور اندر آتے ہی بجائے حضرت صاحب کہنے کے مولوی محمد رفیق کا بازو پکڑ کر کہا۔ اٹھو میاں جی اٹھو۔

ملک العلماء : (حیاتو سے مخاطب ہو کر) صبر کرو ابھی حضرت صاحب نے آیت کا مطالبہ کیا ہوا ہے۔

حیاتو ٹاٹری : (دست بستہ ہو کر) حضرت صاحب سے شکست پر اسی وقت دستخط کروالو مگر ان کی خلاصی کرو۔

شیعہ حضرات : ہم ہرگز مولوی صاحب کو اجازت نہیں دیتے۔

ملک العلماء : (تمام حاضرین مناظرہ سے مخاطب ہو کر) یہ ایک مذاکرہ علمیہ تھا جس میں مولوی صاحب نے اپنے عجز کا اعتراف کیا ہے آیات بینات تو اور بھی ہیں جن کا ایک طائفہ معانی التزامی سے اور ایک قید تغیرات تضمنی سے اور ایک شرذمہ تلمیحات

مطابق سے قاطبۃً ہاتھ کھولنے پر دلالت کر رہا ہے لیکن مولوی صاحب کی گھبراہٹ اور اہل جماعت کی بے چینی مجھے اسوقت سمع خراشی سے مانع ہے۔ ورنہ آیات بینات سب کے سامنے پیش کرتا بسبب عجلت محض ایک اور آیت پیش کرنا چاہتا ہوں۔

حاضرین مناظرہ کی متفقہ آوازیں: فرمایئے مگر مختصر، ہم سننے کے لیے تیار ہے۔

ملک العلماء: یہ قانون فطرتی ہے کہ صفات کمالیہ کا منشاء انتزاع ذات واجب الوجوب مستجمع الجمیع صفات لکمال ہے۔ حالانکہ حیثیات انتزاعیہ سے ذات واجب الوجود بہ بساطت بحبت وحدہ محضہ معرا و مستغنی ہے جہاں بھی صفات کمالیہ کا تحقق ہو موصوف متصف بکمال بلالحاظ مذہب وملت متبادر الی الذہن ہوتا ہے چنانچہ نوشیرواں کا متصف بالعدل وحاتم طائی کا موصوف بالسخاوت ہونا اسی واسطے مقام مدح میں محققین نے پیش کیا ہے کہ ذات واجب الوجود اپنے انوار مجیطیہ سے اپنے صفات ذاتیہ واضافیہ کو محجوب رکھتی ہے ورنہ ہر دو صاحبان تو پر اسلام سے بہرہ ور نہیں ہوئے تو ثابت ہوا کہ ممدوح بالصفات ہیں نہ بالذات بلکہ ذاتا ممدوح بالشرک ہیں چونکہ قدرت اپنے صفات کو کمال سے خالی نہیں ہونے دیتی اور جو صفات مذمومہ ہونگے وہ قابل مذمت ہوتے کے علاوہ ان حضرات کے نفوس قدسیہ کی مدح میں وارد نہ ہونگے جو مقربین دربار صمدیت ہیں ورنہ ایک ہی محل میں ایک ہی حیثیت سے اجتماع نقیضین لازم آئیگا جس کا محال ہونا بدیہیات اولیہ میں سے ہے۔ اب ہم قانون قدرت کی جانب ملتفت ہوتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کتاب مفترضۃ الاطاعت نے ہاتھ باندھنے کو مصلین و مغضوبین ومنافقین کے اوصاف میں بیان فرمایا ہے

جب یہود نے کہا کہ خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ہے تو حق تعالیٰ نے قہری لہجہ میں فرمایا۔

غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا (سورۃ المائدہ آیت ۶۴)

""انھیں کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان پر لعنت ہو اس (گستاخانہ) بات پر۔""

چونکہ اپنے علم ازلی وابدی سے حق تعالیٰ جانتا تھا کہ کسی زمانے میں بے علم لوگ ہاتھ باندھنے کی نسبت میرے حبیب ﷺ کی جانب ہاتھ کر دیں گے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ (سورۃ الاسراء آیت ۲۹)

""اور نہ آپ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھ کر رکھیں""

اب جو کہتے کہ جناب ختمی مرتبت ﷺ نے ہاتھ باندھے اس کو وہی جواب بحضرہ جناب احدیت سے نصیب ہوگا جو یہود کو نصیب ہوا جیسا کہ قرآن کریم میں واضح الفاظ میں ارشاد ہوا ہے کہ۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ

""منافق مرد وعورتیں آپس میں ایک ہی ہیں، وہ برے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور نیکی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ روکے رکھتے ہیں۔ (سورۃ التوبہ آیت ۶۷)""

جب نص سے ثابت ہو گیا کہ ہاتھ باندھنا برا فعل ہے کیونکہ یہ یہود و منافقین کی صفت ہے اور جو اس فعل قبیح کی اضافت اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی جانب کرے وہ قابل مذمت ہے تو پھر ہاتھ باندھنا قیاس نعمانی و بدعت نہیں تو اور کیا ہے؟ جب اس صفت مذمومہ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے نفوس قدسیہ سے بمراحل بعد حاصل ہے تو اس کے حکم کی توقع ذات

واجب الوجود سے ناممکن" کیوں کہ ہاتھ باندھنا کتاب الٰہی میں منافق کا مثیل ہو جائے
جب ملک العلماء بیان کر چکے تو سامعین میں سے اہل جماعت کے چند افراد مع تلامذہ
مولوی صاحب کا بازو پکڑ کر یہ کہتے ہوئے باہر کھینچنے لگے کہ آپ نے اپنی اولاد سے ہمیں
ذلیل کیا ہے خدا کے واسطے تشریف لے چلو کہیں شیعہ حضرات کوئی اور مسئلہ پیش نہ کر دیں یہ
شکست ہمیں قیامت تک یاد رہے گی مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں کیا کروں قرآن
حضرت ختمی مرتبت ﷺ پر ختم ہو گیا میں ہاتھ باندھنے کی آیت کہاں سے لاؤں قرآن کی
رو سے بلاشبہ ہم جھوٹے ہیں البتہ حدیث میں ہاتھ باندھنے کا حکم مل جاتا ہے مگر ہماری
حدیثیں شیعہ حضرات کے نزدیک موضوعات میں داخل ہے جس پر سردار خان صاحب نے
کہا کہ مولوی صاحب کو تحریر دینی پڑے گی ورنہ ہم رخصت نہیں دیتے مولوی صاحب نے
قلم دوات لے کر یہ تقریر فرمائی کہ اس مجمع عام میں یہ اعلان کر دیتا ہوں کہ اہل جماعت کے
نزدیک قرآن کریم میں ہاتھ باندھنے کا حکم کہیں نہیں ملتا۔ ہاتھ باندھنا اجماع اہل جماعت
ہے دوسرے اس امر کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ قواعد علیہ صرف ونحو ومعانی و بیان میں بھی
میں شیعہ مناظر کے مقابل عاجز رہا ہوں۔ غرض آپ یہ کہتے ہوئے حجاموں کے
گھر (میدان مناظرہ) سے ایسے نکلے جیسے ان کے بزرگ جنگ احد وخیبر وحنین میں غائب
ہو گئے تھے فرمایا کہ تحریر کی کوئی ضرورت نہیں بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے۔

شیعہ حضرات یا علیؑ کے نعرے لگاتے ہوئے اور مولود خوانی کرتے ہوئے اپنی
اقامت گاہ کی جانب روانہ ہو گئے تمام گاؤں میں ہل چل مچ گئی۔ مولوی محمد رفیق کو جو لوگ
کل تک حضرت صاحب کہتے تھے اب چار پائی تک بھی ان کو دینے سے عاری نظر آئے

لیکن اہل تشیع میں سے سید محمود شاہ صاحب نے مولوی صاحب کو از راہ ترحم اپنی چارپائی پر جگہ دی اور اہل جماعت حضرات کہتے تھے کہ جب آپ کی یہ حالت تھی تو سلطان المناظرین (شیعہ مناظر) کے مقابلے میں کیوں آئے؟ تجاسوں کا گھر ماتم سرا بنا ہوا تھا کیونکہ اہل جماعت کا قلعہ وہی گھر تھا۔ اہل تشیع کی جانب اہل جماعت بھی مبارک باد کے لئے دوڑ دوڑ کر آ رہے تھے سید ہاشم شاہ صاحب کا دیوان خانہ محفل نشاط بنا ہوا تھا۔

الغرض مولوی محمد رفیق نے گاؤں ڈھکواں کا پانی تک نہ پیا اور گاؤں بنام گمرا "جو ڈھکواں سے نصف میل کے فاصلے پر ہے وہاں کا راستہ لیا اور راستے میں یہی کہتے جاتے تھے کہ عمر کے آخری حصہ میں مجھے شیعوں نے ذلیل کیا ہے۔

مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۸ء کو اہل جماعت کا وفد ملک العلماء صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دست بستہ عرض رساں ہوئے کہ ہم تمام رات بیدار رہے ہیں خدا کے واسطے ہمارے ساتھ ایک اور مناظرہ کرو ہم اپنے مولوی قطبی ملتانی کو لے آتے ہیں اگر آپ نے اس کو بھی ایسا ہی ذلیل کیا تو ہم تمام اہل جماعت مذہب شیعہ قبول کر لیں گے۔ جناب ملک العلماء نے جواب دیا کہ تمہارے کروڑوں علماء ہیں جب قطبی ذلیل ہو جائے گا تو تیسرا لے آؤ گے جس پر اہل جماعت میں سے نواب منکر قرآن نے قرآن شریف اٹھا کر کہا کہ میں مولوی قطبی صاحب کو لاتا ہوں مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۲۸ء کو تھانہ جھاوریاں میں مناظرہ ہوگا۔ اگر میں مولوی قطبی کو پیش نہ کر سکا تو شیعہ ہو جاؤں گا اور اگر وہ بھی مولوی محمد رفیق کی طرح ذلیل ہو کر شکست پا گیا تو بھی، پھر بھی یقیناً شیعہ ہو جاؤں گا۔ غرض ملک العلماء مولوی قطبی کی انتظار میں موضع ڈھکواں میں ہی مقیم رہے۔ نواب منکر قرآن حسب

وعدہ مولوی قطبی کو ملتان سے لایا مگر اس نے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا مولوی قطبی کی تحریر موجود ہے جسے ہم مقام مناسب پر ناظرین کو ہدیہ کریں گے مگر نواب سے جب دریافت کیا گیا (کہ اب تم شیعہ ہونے کا اعلان کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ تم نے قرآن شریف کی قسم اٹھائی تھی) تو کہنے لگا کہ قرآن کی قسم کوئی چیز نہیں یہ قسمیں تو میں روزمرہ اٹھاتا رہتا ہوں۔ چونکہ ہماری شکست ہو گئی تھی اور عام پبلک ہمارے مذہب سے بدظن ہو گئی تھی اس لئے میں نے قرآنی حجاب میں شیعوں سے فریب کیا تھا۔ جیسا عمرو عاص نے علی علیہ السلام سے فریب کیا تھا۔

چونکہ نواب کے ضمیر میں قرآن مجید کی کچھ قدر و وقعت نہیں تھی اس لئے اس کو ہر مقام پر "منکر قرآن" کے لفظ سے یاد کیا گیا ورنہ بتقاضائے قسم نواب منکر قرآن کا فرض تھا کہ جب مولوی قطبی نے مناظرہ سے قطعاً انکار کر دیا تھا وہ اپنے وعدہ کے مطابق شیعہ ہونے کا اعلان کر دیتا لہٰذا مقسم علیہ سے منحرف ہونا منکر قرآن ہونے کی بیّن دلیل ہے۔

مناظرہ کا نتیجہ

مندرجہ ذیل اشخاص نے نعمانی جھکڑی کو فی الفور خیر باد کہہ کر مذہب اہل بیت علیہم السلام شیعہ قبول کر لیا۔

۱۔ سید نواب شاہ صاحب ۲۔ سید مہتاب شاہ صاحب ۳۔ سید موج دریا شاہ صاحب

۴۔ سمندر خان صاحب ۵۔ محمد بخش صاحب ۶۔ رلیہ ماچھی ۷۔ صالحون محمد

۸۔ حسی مستی ۹۔ بھائی خان تاڑی ۱۰۔ مراد خان صاحب ۱۱۔ تاجا بھٹی

۱۴۔ غلام محمد موچی

یہ وہ حضرات ہیں جو سابق الایمان کے الفاظ سے یاد کیے جاتے ہیں ان کی نسبت جن کی تعداد چار سو ہے۔ بعدازاں آپ کی تقرری کاؤں نبی شاہ بالا میں ہوئی۔

آج ایک رسالہ بنام حق چار یار مرتب پیر عبدالغفور ساکن نورخان والہ سجادہ نشین نورخان والہ نظر سے گزرا۔ جس کو مرکز و مرجع کذب کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ پیر نور خان والہ نے مناظرہ مذکورہ کا راساً انکار کر دیا ہے اتنی زبردست گفتگو کا قطعاً انکار کرنا مؤلف کی جہالت پر محمول ہے ہم نے نورخان والہ میں جا کر تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ نہ کوئی وہاں دربار ہے اور نہ پیروں کا گھر ہے البتہ حافظ محمد یعقوب نابینا و میاں عبدالغفور دو راجے وہاں رہتے ہیں جن کا سلسلہ نسب ابو جہل کی اولاد سے وابستہ ہے ممکن ہے کہ عبدالغفور راجے نے اس رسالہ کو مرتب کیا ہو مگر حیران کن یہ بات ہے کہ میاں عبدالغفور اسی علاقہ میں جناب پیر دستگیر صاحب کی اولاد میں داخل ہونا چاہتے ہیں یہ امر مشکل ہے کہ ابوجہل کی اولاد اپنے آپ کو پیر کے لفظ سے نامزد کرے۔ سادات بنی فاطمہؓ کے لئے بڑی مصیبت کا سامنا ہے کہ کل کو میاں عبدالغفور راجے کی اولاد پیرزادہ ظاہر کرے اور وہ تسلیم کر لیں۔

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (سورۃ ال عمران آیت ۶۱)

بڑا تعجب ہے کہ میاں عبدالغفور جس کی اردو عبارت اس قدر غلط ہے کہ دوسری جماعت کا پڑھا ہوا بچہ بھی ایسی غلطیاں نہ کرے گا مجھے مولوی محمد رفیق و مولوی قطبی پر تعجب ہے جنھوں نے ایسے بے علم اور کاذب کے سپرد دینی خدمت کی ہوئی ہے یہ دینی خدمت کسی خواندہ (پڑھے لکھے) آدمی کے سپرد کی جاتی تو بہتر ہوتا۔ ہم میاں عبدالغفور کی چند اردو

غلطیاں پبلک کو دکھانا چاہتے ہیں ملاحظہ ہو صفحہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ ۔ صفحہ ۲، ۷، ۱۵، ۱۶، ۲۰ و صفحہ ۱۴، ۳۱، ۳۲، ۳۳ علیٰ ہذا القیاس ہر صفحہ کا یہی حال ہے اور کذب و افتراء کی بھی کثرت ہے مؤلف رسالہ اگر ایک مضمون بھی سچا ثابت کر دے تو ہم ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی عدالت میں ہزار روپیہ نقد دینے کو تیار ہیں۔

جس قدر رقعات ملک العلماء کی جانب منسوب کئے گئے ہیں یا مولوی قطبی کی جانب راجع کئے گئے ہیں ایک کی بھی صحیح نقل عدالت میں مؤلف رسالہ نہیں پیش کر سکتا غرض رسالہ کیا ہے مجسم کذب کا طومار ہے۔ وجوہ شکست تین باتوں پر محمول کئے گئے ہیں ایک سرکار ملک العلماء کا کتب آئمہ اثنا عشری سے انکار کرنا، دوسرا یہ کہ لعل خان تیرو دار کو بھیجنا۔ تیسرا یہ کہ جناب ڈاکٹر سید حاضر تقی صاحب کا بایں خیال تشریف لے جانا اگر تین باتوں میں سے ایک بات کا بھی ثبوت میاں عبدالغفور صاحب اپنی تحریر کے مطابق عام اجلاس میں دے دیں تو ہم ان کے پیرزادہ ہوتے کے بھی معترف ہو جائیں گے ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین کا تاج میاں صاحب کے سر پر بحال رہے گا۔ اب ہم اصل واقعہ کی جانب متوجہ ہوتے ہیں اور جو باتیں مولوی قطبی ملتانی اور ملک العلماء کے مابین دائرہ وجود میں آئی ہیں اور جو باتیں ان کو پبلک کے سامنے پیش کرتی ہیں اور اس امر کا بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک تاریخ کا صحیح واقعہ پیش کریں گے اس کا ثبوت اجلاس عدالت میں دینے کو تیار ہیں۔

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۸ء بوقت ظہر مولوی قطبی موضع ڈھکواں میں وارد ہوئے چونکہ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۲۸ء کو وعدہ تھا کہ مناظرہ تھانہ بھاوریاں کے اندر ہوگا۔ یہاں آنے کے بعد قطبی صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی تو واپس جانے کو تیار ہو گئے۔ نواب مگر

قرآن کا فرض تھا کہ ملتان میں ان کو اس امر سے آگاہ کرتا لیکن نواب مذکورہ نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ ان کو مطلع نہ کیا جائے کیونکہ اس صاحب کے دل میں یہی بات جاگزین تھی کہ مبادا قطبی مناظرے کا نام سن کر انکاری ہو جائے۔

اب جب کہ اہل جماعت نے یہ حال دیکھا تو نواب منکر قرآن نے سب کے روبرو حلف اٹھایا اور مولوی قطبی کو تسلی دی کہ ہم مناظرہ نہ کرائیں گے جب مولوی صاحب کو تسلی ہو گئی کہ مجھے تھانہ میں نہیں لیجاتے تو مناظرہ ٹالنے کی غرض سے ایک عربی رقعہ ملک العلماء کی جانب روانہ کیا جو ظہر سے لے کر رات کے نو بجے تک پانچ سطروں میں پچاس علماء کی مدد سے مکمل ہوا تھا یہاں ملک العلماء صاحب نے چھ غلطیاں نکال کر عربی میں ایک بلیغ خط تحریر فرمایا ہر دو رقعوں کو بجنسہ درج کیا جاتا مگر چند وجوہ سے محض معنی پر اکتفا کی جاتی ہے۔

۱۔ پبلک کو عربی سے کوئی واسطہ نہیں۔

۲۔ مقصود بالذات تفہیم الناس ہے۔

۳۔ میاں عبدالغفور نے جو ہر دو رقعوں میں خیانت کی ہے بعد تحریر اس کو بھی اصل عبارت کا علم ہو جائے گا اور ہمارا مقصود اس کے خلاف ہے مولوی قطبی کے رقعہ کا ماحصل یہ ہے۔

یہ رقعہ عبد ضعیف کا اس غازی کی جانب روانہ کیا جاتا ہے جس کا امام خوف سے غائب ہے۔ میں صبح کو وعظ کرونگا آپ کو مناظرہ کرنا ہے تو کسی اور سے کرو میں وعظ کی خاطر آیا ہوں نہ مناظرہ کیلئے۔

راقم قطبی سنی حنفی شب ۲۹ شعبان

اس رقعہ سے ملک العلماء نے چھ کلیے ماخوذ کیے تھے جن کو مولوی قطبی نے تسلیم کر لیا تھا بر تقدیر عدم تسلیم دوسرے رقعہ میں اس کا جواب دیتے۔ ان کا جواب نہ دینا تسلیم کرنے کی بیّن دلیل ہے۔ عبدالغفور کا ایمان ضائع کرنا فضول ہے جب مالک رقعہ مناظرہ کو تسلیم کرتا ہے اور نہ اپنی غلطیوں کا جواب دیتا ہے تو میاں صاحب کا فضول لن ترانیوں سے کام لینا ایمان فروشی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا پیر بننے کی یہی دلیل ہے کہ پیشتر ایمان کا استیصال کیا جائے پھر پیر بن کر مریدوں کو ہتھیار توجہ کی زیارت سے مشرف کیا جائے چونکہ یہ رقعہ ملّا تاثری لایا تھا لہذا اس سے حلف اٹھوا کر دریافت کیا جائے کہ آیا ملک العلماء نے رقعہ کا فوری جواب دیا تھا یا تاخیر کی تھی کو ملّا تاثری سُنّی المذہب ہے مگر ہمارے خیال میں میاں عبدالغفور کی طرح ایمان فروش نہ ہوگا۔ جناب ملک العلماء کے رقعہ کا ماحصل یہ ہے۔

۷۸۶

سلام ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر۔ میرے پاس قطبی صاحب کا رقعہ آیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب کو لغات عربی کا بالکل محاورہ نہیں کیونکہ کاتب نے غریب الفاظ بے ربط استعمال کیے ہیں۔ کاش کسی عربی دان کی خدمت میں رہتا تو یہ ٹھوکریں نہ کھاتا اس کے علاوہ سنت اللہ اور سنن الانبیاء علیہم السلام کے بھی یہ رقعہ مخالف ہے واضح ہو کہ رقعہ بازی کی کوئی ضرورت نہیں حسب عہد آپ کو صبح کے وقت تھانہ جھاوریاں میں تشریف لانا چاہیے۔ کیونکہ تو اب منکر قرآن اسی مناظرہ کی غرض سے آپ کو لایا ہے اگر آپ کے سینہ میں مناظرہ کرنے کی طاقت ہے تو چلے آؤ ورنہ صبح ہوتے ہی ملتان کی جانب فرار کر

جاؤ۔ میں وہاں بھی پہنچ جاؤں گا۔
حررہ خادم الشریعۃ المطہرہ فیض محمد عفی منہ الصمد

اس کے بعد علی تاثری مولوی قطبی کا ایک اور رقعہ لایا جس کا ماحصل یہ ہے۔

آپ نے مجھے جاہل کہا ہے حالانکہ میں نے کوئی مناظرہ کا وعدہ نہیں کیا اور نہ میں مناظرہ کے لئے آیا ہوں۔ اور نہ میں تھانہ جاؤنگا مجھے صبح وعظ کرنا ہے آپ بھی اپنی جگہ وعظ فرمایئے۔

جس کا جواب ملک العلماء نے یہ دیا کہ ہم صبح ہوتے ہی میدان مناظرہ میں آجائیں گے۔

بعد ازاں اسی وقت ایک آدمی ڈاکٹر حاضر تقی صاحب کی خدمت میں روانہ کیا گیا جو صبح ہوتے ہی تانگہ لایا سادات کوٹلہ وعلی پور مع مومنین بوجہ شہرت مناظرہ جھاوریاں جارہے تھے جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ ملاں قطبی نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے وہ بھی واپس موضع ڈھکواں میں آ گئے۔ حکیم سید فضل حسین صاحب علی پوری بڑے بیباک سے مولوی قطبی صاحب کی خدمت میں گئے اور کہا کہ مناظرہ کرو ملتان سے آخر کیوں آئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے وعظ کرنا ہے نہ مناظرہ۔

جہاں سنیوں کا وعظ تھا وہاں تقریباً چھ سو مرد اور دو ہزار عورتیں ہونگی یہ تمام عورتیں لباس فاخرہ پہن کر آئی ہوئی تھیں سنیوں کے وعظ کے مقابلہ میں شیعہ حضرات بھی چند قدم کے فاصلے پر اپنے مذہب کی حقانیت پیش کر رہے تھے اور یا علی کے نعرے لگا رہے تھے۔

آخر یہ تجویز ہوئی کہ حکیم سید فضل حسین صاحب پہلے جائیں اور مولوی قطبی سے

مکالمہ شروع کریں غرض حکیم سید فضل حسین صاحب دو آدمی اور ہمراہ لے کر مولوی قطبی کے وعظ میں تشریف لے گئے جب ان کو معلوم ہوا کہ حکیم سید فضل حسین اہل علم ہیں اور زبردست مناظر بھی ہیں تو اس نے درمیان وعظ میں یہ کہا کہ میرے وعظ میں کسی کو کلام کرنے کا حق نہیں ہے۔ چونکہ حکیم سید فضل حسین صاحب کے حالات سے تمام پبلک آگاہ تھی سمجھ گئی کہ مولوی صاحب اس میدان میں کمزور ہیں۔ بالآخر دونوں وعظ ختم ہوئے اور یہ واقعہ ۲۱ فروری ۱۹۲۸ء کا ہے مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۸ء کی صبح ہوتے ہی ملک العلماء نے حکیم سید فضل حسین صاحب جہان پوری کے ہمراہ ایک وفد مولوی قطبی کی طرف بھیجا کہ اگر مناظر کرنا ہو تو آج ہی میدان میں نکل آؤ میں ہر جگہ مناظرہ کرنے کو تیار ہوں۔ حکیم سید فضل حسین صاحب جہان پوری اور مولوی قطبی کے مابین تقریباً ایک گھنٹہ گفتگو رہی۔ شاہ صاحب نے عام اجلاس میں مولوی قطبی سے اس امر کا اقرار کرایا کہ وہ ہرگز مناظرہ نہیں کرتا جب یہ وفد واپس آیا تو مانک ولد عالم تاڑی نے کہہ دیا چونکہ ہم لوگوں کی بڑی ذلت ہوئی ہے قطبی صاحب اگر آپکی یہی حالت تھی تو پھر ملتان سے کیوں آئے تھے؟ جس پر تمام مجمع نے مولوی قطبی کو برا بھلا کہنا شروع کیا اسی اثنا میں راجہ حجام بولا کہ شیعہ مناظر کی تحریر لے آؤ غرض مانک مذکور آیا اور کہا کہ مجھے تحریر فرمایئے میں مناظرہ کراتا ہوں۔ سرکار ملک العلماء نے فوری یہ تحریر دی۔

۷۸۶

مناظرمن جانب اہل جماعت مولانا قطبی صاحب ہو نگے اور اہل تشیع کی جانب سے میں خود ہونگا۔ مناظرہ آج ہی مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۳۹ء ہوگا۔ موضوع مناظرہ مسئلہ وضو ونماز ہوگا اور کسی مسئلہ کی ضرورت نہیں قرآن کریم کے بغیر کوئی کتاب اس مناظرہ میں پیش نہ ہوگی۔

حررہ فیض محمد علی عفی الصمد

رقعہ مذکورہ سرکار ملک العلماء نے مانک اور رام لعل مدرس کو یہ کہہ کر دیا کہ ان کو کہہ دیا جائے کہ وہ جہاں بھی مناظرہ کریں میں ہر طرح سے تیار ہوں۔ قطبی صاحب نے زبانی سن کر اور رقعہ ملاحظہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں وعظ کی خاطر آیا ہوں نہ مناظرہ کی۔ مانک اور رام لعل مدرس نے بہر سبیل نہایت کوشش کی مگر مولوی قطبی نے صاف انکار کر دیا۔ انکار تو مولوی قطبی کے خمیر میں ہے۔

مولوی قطبی کے انکار کے ساتھ ہی اہل جماعت نے یہ مشہور کر دیا کہ ملک العلماء حضرت علی علیہ السلام کی کتاب کے قائل نہیں (اگرچہ آپ خود قطبی صاحب ہر رقعہ میں قرآن کا انکار کرتے رہے) اگر ملک العلماء کا کوئی رقعہ مولوی قطبی یا اس کے مرید پیش کر دیں کہ ملک العلماء نے علیؑ کی کتاب کا انکار کر دیا ہے تو ہم ہزار روپیہ نقد دینے کو تیار ہیں۔

خیر اس طرف مانک اور رام لعل مدرس نے بھی یہ بات عام مشتہر کر دی کہ قطبی مناظرے سے بھاگ گیا ہے اور سنیوں کو بے حد ندامت ہوئی۔

بالآخر مولوی قطبی نے مولوی محمد رفیق کو طلب کیا جس نے آتے ہی صاف کہہ دیا کہ ملک العلماء سے بالکل مناظرہ نہ کرنا کیوں کہ تیرا مبلغ علم میرے شاگردوں سے بھی کم ہے اور میں اس کے مقابلہ میں اپنی شکست کی تحریر دے چکا ہوں۔

بیچارے قطبی صاحب پہلے ہی بزدل تھے جب حضرت صاحب نے یہ سنائی تو قطبی کے حواس باختہ ہو گئے جناب ڈاکٹر حاضر تقی صاحب بھی مناظرے کی خبر سن کر تین ملازمین پولیس تھانہ دریاں سے موضع ڈھکواں انتظام کے کفیل ہو کر آئے تھے آپ کو جب معلوم ہوا تو آپ معہ نذر حسین، غلام یٰسین اور دوست محمد ہر سہ ملازمین پولیس مولوی قطبی کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اگر مناظرہ نہ کرو تو آپکی مرضی اور اگر کرو تو ہم انتظام کے کفیل ہیں۔ ملاں قطبی نے کہا مجھے آپ کی بات بہت پسند ہے میں ہرگز مناظرہ نہیں کرنا چاہتا اور نہ مناظرے کے لیے آیا ہوں۔ تو ڈاکٹر صاحب مع پولیس کے واپس تشریف لے گئے۔ جب بعد اختتام وعظ معلوم ہوا کہ سنیوں نے ایک غلط افواہ مشہور کر دی ہے (یعنی ڈاکٹر صاحب نے مولوی قطبی صاحب کو جا کر کہا ہے کہ خدا کے واسطے ہم غرباء کے ساتھ مناظرہ نہ کرو) تو ڈاکٹر صاحب معہ پولیس پھر تشریف لے گئے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ مولوی قطبی اور مولوی احمد شاہ جنگل میں نکل گئے ہیں آدمی بھیج کر انہیں بلوایا گیا اور کہا گیا کہ منافقین کی طرح آپ نے ہمارے ذمہ بہتان لگایا ہے۔ اب آپ کو ضرور مناظرہ کرنا پڑے گا مولوی قطبی کے جسم میں ایسا لرزہ طاری ہوا جیسے کسی کو رعشہ کی بیماری ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی تو اب منکر قرآن کی طرف سے بھیجا گیا تار نکال کر پولیس کے سامنے پیش کیا کہ مجھے ان ملعونوں نے وعظ کی دعوت دی تھی اور ساتھ ہی تو اب منکر قرآن کو پیش کیا کہ یہ شخص

حلف اٹھا کر مجھے لایا ہے کہ میں مناظرہ نہ کراؤں گا خدا کے واسطے آپ بھی درگزر فرمائیے۔

نوٹ: یہاں تک کے واقعات میرے (غلام رسول کربلائی) چشم دید ہیں ۲۲ فروری ۱۹۲۸ء کو جب مولوی قطبی نے ہر طرح سے انکار کر دیا تو میں نے اپنے گھر کی جانب مراجعت کی۔ مولوی عبدالغفور کی طرح میں نے غیبت میں تیر نہیں پھینکے۔

بعد کے واقعات

ملک العلماء کے چلے جانے کے بعد مولوی قطبی نے اہل جماعت کے ایماء سے مختلف مقامات پر شرارتاً شیعوں پر کفر کا فتویٰ دینے کے علاوہ مناظرہ کا بھی چیلنج دیا۔ جب شیعوں کو یہ امر معلوم ہوا تو سادات عظام نبی شاہ بالا نے ڈاکر محمد بخش کو ایک رقعہ لکھ کر ملک العلماء کی خدمت میں روانہ کیا۔ جس کا جواب ملک العلماء نے یہ دیا کہ وہ ہرگز مناظرہ نہ کریگا ان کو یہ عادت اپنے بزرگان سے ملی ہے کہ جنگ سے پہلے آمادہ رہتا اور جنگ کے وقت بھاگ جاتا۔ محمد بخش نے عرض کی کہ اب اہل چاوہ اور ملک سردار خان صاحب نون نے سادات سکنہ نبی شاہ سے مناظرہ کا میثاق کیا ہے۔

مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۲۸ء کو ملک العلماء مناظرہ کی خاطر نبی شاہ بالا میں تشریف لائے اور اہل چاوہ کو سادات نبی شاہ نے مناظرہ کے لئے طلب کیا انھوں نے کہا کہ آج مولوی قطبی کا موضع کھوٹ میں وعظ ہے ہم ان کی خدمت میں لا ال ولا جلال کو روانہ کرتے ہیں۔ القصہ لعل ایک وفد لے کر مولوی قطبی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب مولوی قطبی کو ملک العلماء کی آمد کی خبر ہوئی اور سادات نبی شاہ کی نسبت پہلے سن چکا تھا کہ وہ مناظرہ

کرائے بغیر میری خلاصی نہ کریں گے تو بھاگنے کا قصد کر لیا اہل چاوہ کی بے حد ہتک وتوہین ہوئی انہوں نے مولوی قطبی کا گریبان پکڑا اور کہا کہ ہمارے پیسے لے کر اب کہاں جاتے ہو ؟ سادات نبی شاہ سے ہم نے عہد کیا ہے کہ اگر قطبی صاحب نہ آئے تو ہم مذہب چھوڑ دینے کے علاوہ ہزار روپیہ تاوان دیں گے جسکا جواب مولوی قطبی نے یہ دیا کہ میرے مقدمے کی تاریخ ہے تاریخ سے فارغ ہو کر فوری حاضر ہو جاؤنگا مگر شرائط کا تصفیہ میرے آئے بغیر نہ کرنا تاریخ کا بہانہ کر کے مولوی قطبی نے سید ھا ملتان کا راستہ اختیار کیا اور تین یوم کا وعدہ کیا جس کا اہل چاوہ کو انتظار کرنا پڑا۔ پھر سادات نبی شاہ نے اہل چاوہ کو طلب کیا۔ فتح خان روہانی عرف وفتو آئے اور کہا کہ ہم نے سات تار دیے ہیں جن کا جواب قطبی صاحب نے آخری تار میں یہ دیا ہے کہ پچاس روپے لے کر چلے آؤ ورنہ میں نہیں آؤنگا اگر مہربانی کرو تو ہمارا آدمی ملتان نہ جائے جس کا جواب سادات نے یہ دیا کہ سید عالم شاہ صاحب خان بہادر ضلع دار ملک العلماء کے ہمراہ یہاں تشریف لائے تھے اور فرمایا تھا کہ مناظرہ ضرور کرواتا ہوگا اگر مناظرہ نہ ہوا تو احقاق حق وابطال باطل لوگوں پر منکشف نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ مولوی قطبی نے جو سادات کی ہتک کی ہے اور بر سر اجلاس غرباء مومنین کے آب و دانہ بند کر دینے کا یزیدی حکم سنایا ہے نیز مولوی عبد الغفور نے جو مروانی بہتانات مذہب حق پر کئے ہیں ان کا انسداد بغیر مناظرہ نہیں ہو سکتا خرچ کی کوئی پرواہ نہ کیجئے۔ صد روپیہ میں دونگا اب ہم مناظرہ کرائے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ تم کوئی اور مولوی لے کر سادات بنی فاطمہؑ کی ہتک پر کمر بستہ ہو جاؤ گے کیونکہ تمہارے قلوب سیاہ ہو گئے ہیں اگر تم میں کچھ ایمان کی رتی ہوتی تو جب دو کوڑی کے حجام نے منبر نبوی پر کھڑے ہو کر سادات بنی فاطمہؑ کی ہتک کی تھی

تو تم ضرور مانع ہوتے اور ایسے مولوی سے بیزاری اختیار کرتے پس اب ضرور قطبی کو لاؤ
کیونکہ اس کے بغیر کسی دوسرے عالم سے مناظرہ کرنا مصلحت وقت کے خلاف ہے ہاں اگر
تحریر کردو کہ وہ کاذب ہے تو پھر جیسے چاہو لے آؤ۔ بھائی نے جواب دیا کہ ہم میاں ابراہیم
کو مسجد کے چندے میں سے پچاس روپیہ دیکر مولوی قطبی کی جانب روانہ کرتے ہیں آج ہی
شام کو وہ ملتان روانہ ہو جائے گا سادات نے کہا کہ اگر مولوی قطبی نہ آئے تو پھر کیا ہو
گا۔ بھائی نے جواب دیا کہ پھر وہ کاذب ہے میاں ابراہیم کا بیان ہے کہ ہم دونوں بھائی
مولوی قطبی کے گھر گئے وہ موجود نہ تھا کسی کام کے لئے شہر میں گیا ہوا تھا ہم پانچ یوم تک اس
کے گھر ٹھہرے رہے لیکن وہ ایسا غائب ہوا کہ گھر والوں کو بھی اس کی تلاش کرنی پڑی جب
ہم مایوس ہو گئے تو ہم نے وزیر آباد کا سفر اختیار کیا کہ وہاں سے مولوی نظام الدین کو ہمراہ
لائیں جب مولوی صاحب بھلوال آئے تو منشی گلاب خان بیلف کی ملاقات ہوئی منشی
صاحب نے مولوی قطبی کی تمام شرارتوں پر روشنی ڈالی منشی صاحب کا بیان ہے کہ مولوی نظام
الدین میاں ابراہیم پر ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ مجھ سے تو نے مناظرہ کا ذکر تک نہیں
کیا یہ بہت اچھا ہوا کہ قطبی نہیں گیا ورنہ نہایت ذلیل ہوتا اس فیض محمد رافضی نے ہمارے
پچاس علماء کو مناظرہ چیرانوالی میں بے حد ذلیل وخوار کیا تھا مگر خداوند کریم اصحاب ثلاثہ کے
طفیل ہمارے مذہب کی نصرت فرمائے گا کسی طرح مناظرہ ٹل جاتا تو بہت اچھا تھا خیر اب
علماء کی بھرتی کرو کہ روافض پر ہمارا رعب ہو جائے جس دن مولوی نظام الدین کا واقعہ منشی
صاحب نے نبی شاہ میں آکر بیان کیا اس دن حیات عرف حیا تو چک تمیرا والا مولوی جلسہ
عام میں اپنی جہالت کا اقرار کر کے ترمتی والے کشمیری مولوی کو مناظرہ کے لئے لینے گیا ہوا

تھا بالآخر مولوی ترمتی کو لا کر صبح کے وعظ کا اعلان کر دیا۔

ادھر صبح کو ملک العلماء مع سادات نبی شاہ چک نمبر ۱۱ میں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک قاصد راستہ میں ملا جس نے بیان کیا کہ مولوی ترمتی کشمیری صاحب علی الصبح اٹھ کر بھاگ گیا ہے جب بلوچوں نے تعاقب کیا تو جواب دیا کہ مجھے ایک تو مچھر آرام نہیں کرنے دیتا تھا۔ دوسرا شیعوں کا ڈر ہے کہ وہ مناظر لے کر وعظ میں آجائیں گے اور مجھے ذلیل و رسوا کریں گے ہاں اگر نبی شاہ میں یہ پیغام بھیجا جائے کہ وہ نہ آئیں تو میں واعظ کرو نگا بلوچوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا آخر ملک العلماء مع سادات واپس آگئے اور مولوی ترمتی بھاگ گیا یہاں آکر معلوم ہوا کہ مولوی نظام الدین کا رقعہ آیا ہے جس میں اہل چاوہ کی جانب سے اطلاع دی گئی کہ جہاں کہو ہم شرائط طے کرنے کیلئے حاضر ہوتے ہیں سادات نبی شاہ نے تحریری جواب دیا کہ مولوی صاحب کو لے کر نبی شاہ چلے آئیں یہاں شرائط طے ہو جائیں گی لہٰذا دس بجے تک ان کا انتظار کیا گیا مگر نہ آئے ایک شخص نے آکر کہا کہ وہ مولوی نظام الدین کو سردار پور گئے ہوئے ہیں آخر سادات نبی شاہ مع ملک العلماء سردار پور گئے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ملک صاحب کے مختاروں نے اہل چاوہ کو بہت ذلیل کر کے نکال دیا اور وہ چاوہ کی جانب مع مولوی نظام الدین بھاگ جاتے ہیں ملک العلماء نے فرمایا کہ اگرچہ گرمی کا وقت ہے مگر چھوٹے کے گھر تک جانا چاہیے چنانچہ چاوہ پہنچ کر فتح خان ولد اللہ داد کے مکان پر تشریف لے گئے وہ بڑی عزت کے ساتھ پیش آئے گو مولوی قطبی کا فتویٰ تھا کہ شیعہ سے پرہیز کیا جائے مگر اس نے مصلحت وقت کی وجہ سے تقیہ پر عمل کیا اور فتویٰ کو مردود و عتابت کر دیا بہت شریفانہ انداز میں سادات نے بھی فتح خان سے گفتگو کی۔

تھوڑی دیر بعد ملک العلماء نے فرمایا کہ ہم اس گاؤں میں مذہب حق کے مطابق جماعت کرا سکتے ہیں تین دفعہ ان الفاظ کا اعادہ کیا جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو موضع کا پٹواری بھڑک اٹھا اور کہا کہ جس مسجد میں چاہیں آپ جماعت کروا سکتے ہیں۔ شیعہ حضرات میاں قطب عالم کی مسجد میں تشریف لے گئے۔ جب موذن نے اہل چادہ کو اذان میں "علی ولی اللہ" کی شہادت سنائی تو حیران ہو کر زن ومرد باہر نکل آئے شیعوں کی جماعت ہوتی رہی اور لوا سب کے بال بچے وحشیوں کی طرح تماشہ دیکھتے رہے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہاں آج تک خدائی حکم کے مطابق کسی نے سجدہ نہیں دیا یہ لوگ نعمانی تقلید میں محض تراویح کا تاوان ادا کرتے رہتے ہیں جب حضرات شیعہ نے اپنے قیام کی مراجعت فرمائی تو مولوی نظام الدین مع پچاس علماء کے آ گئے جن کے پیچھے عورتوں کا ہجوم تھا۔ دلوتا کی ایک عورت جمیل تماشہ بنی ہوئی تھی۔

سرکار ملک العلماء: (مولوی نظام الدین سے مخاطب ہو کر) پہلے شرائط کا تصفیہ ہو جانا چاہیے۔

مولوی نظام الدین: ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا۔

ملک العلماء: (کھڑے ہو کر) نصف گھنٹہ آپ نے اس موضوع پر تقریر فرمائی کہ ہم سے مہلت لے لیں اور مولوی قطبی کو ضرور لائیں۔ وہ آپ کا پیر ومرشد کہاں گیا ہے؟ مولوی عبد الغفور نے رسالہ "حق چار یار" میں جس طرح دیگر خرافات کا تذکرہ کیا ہے اسی طرح ہی مولوی قطبی کو اپنا پیر ومرشد تسلیم کیا ہے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبد الغفور پہلے بے مرشد تھے اے اہل چادہ اپنے ولی مرشد کو لاؤ۔

اہل چاوہ :(یک زبان ہوکر) ہم کیا کریں وہ ملتان سے بھی بھاگ گیا۔ اگر جھوٹا نہ ہوتا تو میدان میں حاضر ہو جاتا۔

بھابی و لالو : ہم اس کو پیر مرشد و ہادی نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک وہ کاذب مفتری ہے اس کے نہ آنے سے ہماری بے حد ہتک و بے حرمتی ہوئی ہے اگر وہ آجاتا تو آپ کو ان کلمات کے کہنے کا کوئی حق حاصل نہ تھا یہ سادات عظام نبی شاہ ہمارے آباؤ اجداد کے پیر و رہبر ہیں ہم ان کا مقابلہ کرنا نہیں چاہتے قطبی جیسے مولوی تیرہ صدیوں سے سادات پر فتویٰ دیتے آئے ہیں اور دیتے رہیں گے۔

سید جوانے شاہ ولد پیر شاہ صاحب مرحوم :(کھڑے ہوکر) تقریباً ایک گھنٹہ اس موضوع پر تقریر فرمائی کہ تم لوگ ازلی وابدی کافر ہو کیونکہ تم نے ملتان سے ایک بندہ بلوا کر سادات کی ہتک کرانے کے علاوہ رسول ﷺ اور آئمہ اثنا عشر علیہم السلام پر تبرے کرائے ہیں۔

فتح خان: ہرگز نہیں۔

سید جوانے شاہ صاحب : کیا مولوی قطبی نے رسول ﷺ کی صاحبزادیوں کا بے ختنہ شدہ شخصوں سے تزویج بیان کی ہیں یا نہیں؟

لالو: ایسا ضرور ہوا۔

تمام سادات عظام جو حاضر تھے :(یک زبان ہوکر) بیان کرنے والا بھی فاسق ہے اور تم بھی فاسق ہو گئے ہو ہم ایک بے علم مستی کو مولوی قطبی جتنا علم پڑھاتے ہیں تم اپنی بچی اس کو تزویج کرو گے؟

لالو: نہیں ہرگز نہیں۔

سید جوانے شاہ صاحب: بے حیو تمہیں شرم نہیں آتی کہ جنہوں نے چالیس چالیس برس تک بت پرستی کی ہے ان سے حضرت رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادیوں کی ترویج کو جائز جانتے ہو ہم تم لوگوں سے ضرور مناظرہ کریں گے شرائط کا تصفیہ کرو۔

مولوی نظام الدین: (کھڑے ہو کر) ایک حدیث پڑھی۔ جس کا ترجمہ یہ تھا کہ شیعہ کے مذہب میں عورت کی دبر مارنی جائز ہے۔

ملک العلماء: آپ نے حدیث کے الفاظ غلط پڑھے ہیں پھر پڑھو (غرض سات مرتبہ مولوی نظام الدین صاحب نے حدیث پڑھی مگر صحیح الفاظ نہ پڑھ سکے)

ملک العلماء: (کتاب: پکی روٹی لیکر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو دکھا کر بتانے لگے کہ) اہل جماعت کے مذہب میں مشت زنی کرنا جائز ہے تمہاری عورتیں بھی ڈلک کریں۔ (جب میدان مناظرہ میں پکی روٹی کی عبارت پڑھی گئی تو جاوہ کی عورتیں جو مناظرہ سننے کے لیے بیٹھی تھیں بے حد شرمندہ ہوئیں) (۱)

ملک العلماء: (تفسیر معالم التنزیل کی عبارت پڑھ کر) لوگو! اس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت عمر نے اپنی زوجہ سے وطی فی الدبر کیا۔

---

(۱) جامع اللغات میں ڈلک کا معنی ملنا رگڑنا ہے (جامع اللغات مؤلفہ مولانا محمد رفیع فاضل دیوبند مولانا محمد وکیع صدیقی صفحہ ۲۰۰ مطبع دارالاشاعت کراچی) کہ عورتوں کے باہمی شرمگاہوں کے رگڑنے کے عمل کو ڈلک یا چپٹی کہتے ہیں۔ (جوادی)

(پھر کیا تھا کہ سنی لوگ بحر خیالات میں غرق نظر آتے تھے اور ہر طرف سے آواز آ رہی تھی کہ شرائط کا تصفیہ کرو بعض کہتے تھے کہ مولوی نظام الدین نے فضول گفتگو سے ابتداء کی ہے اور بعض کہتے تھے کہ آنکھ ہو تو حیاء آئے بعد ازاں اسی سلسلہ میں مولوی نظام الدین نے تصفیہ شرائط سے گریز کرنے کے لئے ایک چال چلی یعنی کچھ عربی بنا کر کھڑے ہو کر سب کو سنائی ملک العلماء نے فرمایا کہ اس میں چند فقرے غلط ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ شرائط کا تصفیہ کرتے مگر اب میں عربی نہ بناؤں تو یہ مولوی صاحبان کہیں گے اسے عربی نہیں آتی لہذا اسی وقت آپ نے بھی عربی خود ساختہ پڑھی مولوی نظام الدین معہ امدادی علماء کے بولا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی عربی تحریر کرنی چاہیے ملک العلماء نے قلم دوات ہاتھ میں لے کر تحریر کرنا شروع کر دیا اور مولوی نظام الدین اور علماء سے اپنی عربی کی اصلاح کرا رہے تھے۔

جس پر جوائے شاہ صاحب نے کہا کہ انصاف اسکا نام نہیں۔ کہ ایک طرف ایک آدمی عربی بنا کر لکھ رہا ہے اور دوسری طرف پچاس آدمی عربی بنا رہے ہیں۔ مولوی نظام الدین کو بھی اپنے ہاتھ میں قلم لینا چاہیے پھر کیا تھا بالآخر عربی سے نابلد ہونے کا راز فاش ہو گیا۔ مولوی کی جہالت تمام چھوٹوں بڑوں پر ظاہر ہو گئی کیونکہ ملک العلماء نے عربی میں لکھ کے اصل مسودے دیا۔ مگر مولوی نظام الدین نے ایک جملہ بھی تحریر نہ کیا تھا۔ اب ملک العلماء نے فرمایا کہ ان سے قلم و دوات لے لو یہ جاہل و اجہل ہے سنیوں کے چہرے فق ہو گئے کسی نے کہا کہ خدا کے واسطے مولوی بیچارے پر رحم کرو بیل بھدے بھی ہوتے ہیں اور تیز بھی یہ بھدا بیل ہے کسی نے کہا لکھنے کا تعلق آنکھ سے ہوتا ہے آپ کی دو ہیں اور اس کی ایک اس لحاظ سے انکی دو حصہ وقت ملنا چاہیے ایک شیعہ نے کہا کہ ہم نیم شب تک کا وقت مولوی

صاحب کو دیتے ہیں مگر ہمیں امید نہیں کبھی قلم پکڑی ہو اہل چاوہ گھبرا گئے اور انہوں اٹھ کر کہہ
دیا کہ ہمیں شکست منظور ہے کیونکہ ہمارا مولوی بے علم ہے تمام علماء نے جب معلوم کرلیا کہ
مولوی نظام الدین لکھنے پڑھنے کے بہت نرم ہیں تو کہنے لگے اصولی بات یہ ہے کہ عربی دا
نے کی کوئی ضرورت نہیں شرائط طے کرو۔ ملک العلماء نے فرمایا کہ ہر مناظر کو قلم سے شرائط
تحریر کرتے ہوتے کیونکہ اگر نظام الدین کی دستخطی تحریر ہمارے پاس نہ ہوئی اور قطبی کی طرح
یہ بھی بھاگ جائے تو ہم کیا کریں گے مولوی صاحب نے سمجھا کہ کوئی پھندا نہ چلا اب
کیا کروں شاید مناظرہ ضرور ہوگا اور میری علمیت طشت از بام ہو جائے گی جیسا اہل بھیرہ
نے مجھے جاہل کہہ کر بے حرمتی سے نکالا تھا اسی طرح اہل چاوہ بھی مل کر روانہ کریں گے جلدی
سے کھڑا ہو گیا اور جوش میں آ کر اپنے ایک خلیفہ کی طرح بے تکی ہانکنے لگا یعنی اے اہل چاوہ
میں کس قلم سے لکھوں کہ اصحاب ثلاثہ کا ایمان ثابت کروں گا؟ افسوس ہائے افسوس' یہ کہہ کر
بیٹھ گیا۔ اب ملک العلماء کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تیرہ صدیوں سے ہمیشہ شیعہ و سنی کے
مابین اسی مسئلہ یعنی اصحاب ثلاثہ پر مناظرے ہوتے آتے ہیں اور تا ظہور قائم آل محمدؑ ہوتے
رہیں گے جن علماء اہل جماعت نے اس مسئلہ کو تحریر فرمایا ہے وہ سب بقول مولوی صاحب
بے دین ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے اور جو بعد کو تحریر کریں گے وہ علیٰ ھذا القیاس۔ اس حساب
سے کوئی مولوی بھی بخیال نظام الدین فرقہ اہل جماعت میں سے ایمان لے کر نہیں گیا آپ
جس آدمی کو اس وقت شرائط نویس مقرر فرمائیں گے کیا وہ ایمان دار نہیں ہوگا؟ اے حضرات
اہل جماعت ہم لوگ اصحاب ثلاثہ کو نہ ان اوصاف سے متصف جانتے ہیں جو تمہارے
خیال میں ہیں اور نہ ہمارے نزدیک ان کے ایمان کے متعلق کوئی مضبوط ادلہ ہیں۔ مولوی

نظام الدین کو جیسا تم معلوم کر چکے ہو کہ وہ مناظرہ کرنا نہیں جانتے باقی حضرات جس قدر اس مجمع میں موجود ہیں ہر ایک نظام الدین سے بڑھ کر اپنے فضل وکمال علمی کا مدعی ہے ہمیں ان کے ایمان سے خبردار کرے ورنہ کل قیامت کے میدان میں ان علماء کو شرمندہ ہونا پڑیگا میں اس مجمع عام میں تمام علمائے اہل جماعت کو اجازت دیتا ہوں کہ میرے ساتھ دس دس منٹ کھڑے ہو کر اپنے بزرگان دین کا ایمان ثابت کریں ورنہ اپنے عجز کے معترف ہو جائیں۔ اہل چاوہ نے کہا کہ ہم مناظرہ نہیں کرتے نہیں کرتے نہ ہمیں یہ شکست منظور ہے ملک العلماء نے فرمایا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ

وَمَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (سورۃ بنی اسرائیل آیہ ۷۲)

"جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا اور راستے سے بہت ہی بھٹکا ہوا رہے گا۔"

اے مولوی تم عقل کے اندھے ہو جو دشمن ودوست میں تمیز نہیں کر سکتے۔ حافظ محمد یعقوب نے کہا کہ یہ اشارہ میری طرف ہے کیونکہ میں نابینا ہوں نظام الدین نے کہا کہ یہ مجھے یک چشم کہہ رہا ہے ملک العلماء نے فرمایا کہ میرا یہ مقصود نہ تھا آپ کو دور کی سوجھی پس مولوی نظام الدین یہ کہتا ہوا بھاگ رہا تھا کہ میں اس سے مناظرہ نہیں کرتا جس نے مجھے یک چشم کہا ہے سنی علماء میدان چھوڑ کر بھاگ گئے بالآخر اہل چاوہ نے سادات عظام کے پاؤں پکڑے اور کہا کہ خدا کے واسطے واپس تشریف لے جایئے ہمیں قطبی بد بخت نے بہاولپور اور لاہور تک کے علماء کی محتاجی کروائی مگر کوئی مرد میدان نہ نکلا جب اہل چاوہ نے

اپنی مجبوری ظاہر کر دی تو دوسرے دن سادات نبی شاہ مع ملک العلماء اہل ڈھکوان کی جانب متوجہ ہوئے اور تانگوں پر سوار ہوئے تھے کہ چاوہ کا ایک آدمی چک نمبر ۱۱ کا مولوی لے کر سادات کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ملک العلماء کو ابھی اجازت جانے کی نہ دیجئے کیونکہ میں اہل چاوہ کے مشورہ سے میاں چراغ الدین کی خدمت میں رہتری کی جا رہا ہوں (رہتری گاؤں تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا میں واقع ہے) سادات نے جواب دیا کہ بہتر ہے ضرور جاؤ۔ وہ رہتری کی جانب روانہ ہوا اور ملک العلماء نے ڈھکواں وارد ہو کر حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بلافصل پر مدلل خطاب فرمایا۔ سادات عظام نے دو یوم موضع ڈھکواں میں قیام فرما کر مراجعت فرمائی پھر نبی شاہ میں ایک ہفتہ تک خطابات کا سلسلہ جاری رہا جس کے نتیجے میں تقریباً ۱۰ آدمیوں نے مذہب حنفی سے توبہ کی اور خدائی طریقہ کے مطابق نماز پڑھنی شروع کر دی بالآخر مولوی حیات نے مولوی چراغ الدین کی طرف سے صاف لفظوں میں آ کر جواب دے دیا مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۸ء کو تمام سادات عظام معہ ملک العلماء حضرت عالی جاہ سیادت پناہ وتجابت دستگاہ قرۃ الرسول ثمرۃ البتول جناب السید شہامل شاہ صاحب اعلی اللہ مقامہ کی خانقاہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور گرد و نواح کے تمام لوگوں کو ملک العلماء نے اپنے ارشادات سے مستفیض فرمایا بعد از اں سادات عظام نے بڑے جوش و خروش سے صلوات کے نعرے بلند کرتے ہوئے ملک العلماء کو خچر پر بٹھا کر اپنے گھر کی طرف روانہ فرمایا۔

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۲۸ء کی شام کو کوٹلہ سیداں میں تشریف فرما ہوئے چونکہ مولوی قطبی کے بھاگ جانے کی عام خبر تھی اس لئے اہل کوٹلہ نے بھی بڑے جوش و خروش سے

استقبال کیا سوموار ۲۵ اپریل ۱۹۲۸ء کو آپ نے مذہب شیعہ کی حقانیت پر بصیرت افروز خطاب فرمایا اور سوموار ۲۶ اپریل ۱۹۲۸ء کو تلہ سیداں سے روانہ ہو کر اپنے گاؤں کھیال میں آ گئے۔ ان مناظروں کے نتائج میں گاؤں کے گاؤں حلقہ بگوش مذہب اہل بیت علیہم السلام ہو گئے اور غیر مسلم افراد پر بھی بڑا ہی مفید اثر ہوا۔ یوں شیعہ علماء مبارزین کے دم قدم سے مذہب حق کی ترویج و ترقی ہوتی رہی اور اسی طرح ہوتی رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مختصر فہرست

فسادات عقائد اهل جماعت

مفسدہ نمبر ۹: بداء کے معنی یہ ہیں کہ ذات واجب الوجود قادر و مختار علی الاطلاق ہے۔ اگر کسی شیعہ کی کتاب سے بداء معنی لغوی ثابت ہو جائیں تو ۲۰۰۰ ہزار روپے نقد بطور انعام دینے کو تیار ہیں جہاں بھی علماء شیعہ نے بداء کا تذکرہ کیا ہے معنی لغوی کا انکار فرمایا ہے اصطلاحی معنی پر اعتراض کرنے والا ہمیشہ اجہل ہوتا ہے بداء کا مطلب یہ ہے

شیعوں کے خدا کو ہر وقت قدرت ہے جیسا چاہے کرے سنیوں کے خدا کی طرح مجبور نہیں۔

شیعوں کا خدا وہ ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور چالیس پر وعدے کی تکمیل فرمائی تھی۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (سورۃ الاعراف آیت ۱۴۲)

"ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور دس رات مزید سے ان تیس راتوں کو پورا کیا سو ان کے پروردگار کا وقت پورے چالیس رات کا ہو گیا"

شیعوں کا خدا وہ ہے کہ جس نے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب نازل کر کے پھر واپس کر لیا۔ ارشاد ربانی ہے کہ

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِى الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ (سورۃ یونس آیت ۹۸)

"پس کوئی بستی ایمان نہ لائی کہ ایمان لانا اس کو نافع ہوتا سوائے یونس علیہ السلام کی قوم کے، جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں ان پر سے ٹال دیا اور ان کو ایک وقت تک کے لیے زندگی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا"

شیعوں کا خدا سنیوں کے خدا کی طرح عاجز و مجبور نہیں ہے، جو لوگ بداء کے منکر ہیں ان کا خدا بھی عاجز، معطل اور بے کار محض ہے۔

مفسدہ نمبر ۲: سنیوں کا خدا قیامت میں دوزخ کے مزے لے گا (بخاری جلد دوم ص ۷۱۸، ۸۱۹ مطبع احمدی میرٹھ)

مفسدہ نمبر ۳: سنیوں کا خدا قیامت میں گیند بلا کھیلے گا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۳۲)

مفسدہ نمبر ٤: سنیوں کا خدا قیامت میں کرسی پر بیٹھے گا۔ (مشکوۃ مترجم جلد چہارم ص ۳۷ مطبع امرتسر)

مفسدہ نمبر ۵: سنیوں کا خدا قیامت میں بنیئے کی طرح ہاتھ میں میزان لے کر کھڑا ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۳۲)

مفسدہ نمبر ٦: سنیوں کے خدا کی کمر ورحم کا چپٹ جانا۔ (بخاری پ ۲۰ ص ۲۴)

مفسدہ نمبر ۷: سنیوں کا خدا ہنستا ہے اور روتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۳۲، بخاری پ ۱۱ ص ۵۲)

مفسدہ نمبر ۸: سنیوں کے خدا کی شکل وصورت ہے۔ (المعلم شرح مسلم ص

۳۴۲۵ مطبوعہ صدیقی، مشکوٰۃ جلد سوئم ص ۳۱۹)

مفسدہ نمبر ۹: سنیوں کے امام ابو حنیفہ نے اس خدا کو ایک سو مرتبہ دیکھا ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱۵۲ مطبع مجتبائی دہلی)

مفسدہ نمبر ۱۰: شرم گاہ کے علاوہ سنیوں کا خدا سب اعضاء رکھتا ہے۔ (ملل و نحل ص ۳۴۸ مطبوعہ بمبئی)

مفسدہ نمبر ۱۱: سنیوں کا خدا کبھی بچہ، کبھی جوان اور کبھی عورت، کبھی مرد۔ (شرح مواقف ص ۷۴۵ طبع نولکشور شرح مقاصد طبع قسطنطنیہ)

مفسدہ نمبر ۱۲: سنیوں کا خدا آسمان سے اترتا رہتا ہے۔ (بخاری پ ۵ ص ۱۴ جامع ترمذی جلد اول ص ۱۳۵)

نوٹ: واقعی جس خدا کے یہ صفات ہوں اس کو بداء نہیں ہوتا۔

بداء اس خدا کی صفت ہے جو واجب الوجود بے شکل و بے مثال علیم ازلی و ابدی ہے۔

مفسدہ نمبر ۱۳: سنیوں کے مذہب میں لکھا ہے کہ ان کے تمام نبی خدا کو قادر مطلق نہیں جانتے تھے شیعوں کے انبیاء علیہم السلام قادر مطلق جانتے تھے۔ حضرت آدمؑ سے لیکر تا ختمی مرتبت ﷺ بداء کے قائل تھے۔ (اصول کافی ص ۸۶)

مفسدہ نمبر ۱۴: شیعہ کے نزدیک تمام انبیاء و آئمہ طاہرین علیہم السلام معصوم ہیں یعنی کوئی گناہ صغیرہ و کبیرہ ان سے سرزد نہیں ہوا۔ سنیوں تمام انبیاء علیہم السلام کو گنہگار لکھا ہے چنانچہ بخاری نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت یہ لکھا کہ

آپ ﷺ نے تین دفعہ جھوٹ کہا۔ (بخاری جلد دوئم ص ۶۸۵ مطبع احمدی میرٹھ)

جناب ختمی مرتبت ﷺ پر زنا کی تہمت لگائی۔ (بخاری جلد دوئم ص ۹۰ ے)

اور دیگر انبیاء علیہم السلام بھی علیٰ حذ القیاس۔ اگر زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو دیکھئے "تنزیہ الانبیاء" یہ وہ کتاب ہے جس میں سنیوں نے تمام انبیاء علیہم السلام کو گناہگار ثابت کیا ہے

ہمارے انبیاء کرام علیہم السلام اور آئمہ طاہرین علیہم السلام سب تقیہ کے قائل تھے جیسا کہ قرآن کریم میں حق تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی اکرم ﷺ کے قصص بیان فرمائے ہیں جن آیات بینات کا عقیدہ ص ۵ اور ص ۱۱ رسالہ "حق چار یار" میں انکار کیا گیا ہے۔

مفسدہ نمبر ۱۵ : سنیوں نے لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ نے ایک دانہ گندم کھایا تھا اور جنت سے نکالے گئے پہلے نہیں کھاتے تھے مگر جناب حواؑ نے حضرت آدمؑ کو شراب پلائی جب بے ہوش ہو گئے تو دانہ مذکور کھلا دیا (تفسیر معالم التنزیل بغوی ص ۲۲) جن کا یہ اعتقاد ہو وہ عقیدہ ص ۲۱ میں نقل کرتے ہیں حضرت آدمؑ کی نسبت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حرص کی دی ہے ایک آدمؑ نہیں اہل حق کے نزدیک جملہ انبیاء علیہم السلام میں قوت غضبیہ شہویہ کے تمام آثار موجود تھے مگر ان آثار کے ہوتے ہوئے یہ حضرات گناہان صغیرہ و کبیرہ سے پاک و اطہر ہیں۔ آپ کو علم اخلاق کا مطالعہ کرنا چاہیے صاحبان علم اخلاق نے حرص کو قوت شہویہ کے افراد میں داخل کیا ہے۔

مفسدہ نمبر ۱۶ : اہل جماعت نے لکھا ہے جب حضرت آدم علیہ السلام سے گناہ ہوا تو دو صد سال دونوں میاں بیوی روتے رہے اور چالیس یوم نہ کھایا نہ کچھ پیا۔ اس عدم میں آدمؑ ایک صد سال حوا کے قریب نہ گئے اور جب حضرت داؤد علیہ السلام سے گناہ ہوا

تو وہ اس قدر روئے تھے کہ اگر تمام زمین کے آنسو جمع کئے جائیں تو حضرت داؤدؑ کے آنسوؤں سے کم ہونگے اور اگر حضرت داؤدؑ کا مقابلہ آدمؑ سے کیا جائے تو حضرت داؤد کا رونا آدمؑ کی نسبت کوئی حقیقت بھی نہیں رکھتا شہر بن حوشب کا بیان ہے کہ آدمؑ سے ایسا سخت گناہ ہوا تھا کہ تین سو سال شرمندہ رہے۔ (معالم التنزیل ص ۲۳ مطبع حیدری بمبئی)

اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ و حضرت داؤدؑ اہل جماعت کے نزدیک بڑے گناہگار بھی ہیں اور آدم اولی العزم بھی ہیں۔ سبحان اللہ کیا اولوالعزمی کا سہرا اپنے باپ کے سر پر اہل جماعت نے باندھا ہے کیا خوب اصول ہے اس مذہب کا کہ فاسق و فاجر کیلئے امامت موجود ہے اور گناہ گار کیلئے اولعزمی کا تاج واہ جی واہ مولوی جی۔ مولوی جی نے عقیدہ نمبر ے ص ۱۲ پر آیت قرآنی کا انکار کرتے ہوئے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ذات اقدس پر اعتراض کیا ہے کہ شیعہ حضرت آدمؑ کو اولی العزم نہیں جانتے۔

مفسدہ نمبر ۱۷ : اولی العزم کے صفات سے افضل البشر کے صفات کو کیا مناسبت ہے اہل جماعت نے حضرت ابوبکر کو افضل البشر کہا ہے مگر حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "الشرك فيكم اخفى من دبيب النمل قال ابوبكر يا رسول الله هل الشرك الا ما عبد من دون الله او ما دعى مع الله قال ثكلتك امك الشرك فيكم اخفى من دبيب النمل." (اے ابوبکر) شرک تم میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی چلتا ہے تو ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا شرک یہ نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو مانا جائے؟ تو آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر تیری ماں تیرے ماتم میں روئے شرک تم میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی چلتا ہے۔" (ازالۃ الخفاء ص ۱۹۹ مطبع صدیقی

بی (۵۱۸۶) (۱)

حضرت عمر نے بحکم ابوبکر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا گھر جلایا۔

(ازالۃ الخفاء ص ۲۹ جلد دوم) (۲)

حضرت ابوبکر پر شیطان سوار رہتا تھا۔

(صواعق محرقہ ص ۷ طبع میمنیہ مصر تاریخ الخلفاء ۳۶)

ابوبکر و شیطان کا ایک ہی ایمان تھا یعنی مساوی ایمان تھا۔

(تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۱۵) (۳)

۱: مزید کتب ملاحظہ ہوں۔ تفسیر ابن کثیر مطبوعہ بر حاشیہ فتح البیان جلد نمبر ۵ ص ۲۲۹ طبع میمنیہ مصر۔ تفسیر در منثور للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۵۳۔ ادب المفرد للبخاری صفحہ ۱۰۳ طبع خلیلی آرہ انڈیا ۱۳۰۶ء۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے جیسا کہ ادارۃ الافتاء العام دمشق کے استاد شیخ خالد عبدالرحمٰن العک نے ادب المفرد طبع ۲۹۶ باب فضل الدعاء رقم ۷۳۷ طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور اور فرید عبدالعزیز الجندی نے صفحہ ۵۱۷ رقم ... طبع دار الحدیث قاہرہ ۱۴۲۶ھ میں اس حدیث کو "صحیح" قرار دیا ہے۔

۲: اور اسی کتاب کے ص ۹۷ پر لکھا ہے عن اسلم باسناد صحیح علی شرط الشیخین۔ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح اسناد کے ساتھ اسلم سے روایت ہے کہ......الخ

۳: پوری روایت یہ ہے۔ "حدثنی ابراهیم بن سعید حدثنا ابو توبة عن ابی اسحاق الفزاری قال کان ابو حنیفة یقول ایمان ابلیس و ایمان ابی بکر الصدیق واحد قال ابوبکر الصدیق یا رب و قال ابلیس یا رب. ابو حنیفہ کہا کرتے تھے کہ ابلیس ابوبکر صدیق کا ایمان ایک ہے ابوبکر نے کہا یا رب اور ابلیس نے بھی کہا یا رب۔ (اسناد صحیح) (کتاب السنۃ لابن احمد بن حنبل صفحہ ۲۰۸ رقم ۳۷۱ مطبوعہ)

ابوبکر نے رسول اللہ ﷺ کو لوٹ لیا (مدارج النبوۃ ص ۴۷۲) (۱)

ابوبکر و عمر کا خیبر سے بھاگنا (خصائص نسائی ص ۱۲، ازالۃ الخفاء ص ۳۹ جلد دوئم)

ابوبکر کا حنین سے بھاگنا (تفسیر حسینی جلد اول ص ۳۸۵)

جنگ احد سے بھاگنا۔

(ازالۃ الخفاء ص ۱۳ جلد دوئم، تبویب القرآن ص ۳۱۳ و ۳۳۶)

رسول اکرم ﷺ کے جنازے سے محروم رہنا۔ (بخاری پ ۶ ص ۴)

یہ روایت از لحاظ سند بالکل صحیح ہے

(۱) راوی ابراہیم بن سعید الطبری الجوہری ثقہ حافظ تکلم فیہ بلا حجۃ مات ۲۴۹ھ (تقریب التہذیب صفحہ ۱۷، تہذیب الکمال جلد ۱ صفحہ ۵۵، تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۲۳

(۲)۔ ابوتوبہ الربیع ابن نافع حلبی نزیل طرطوس ثقہ حجۃ عابد مات ۲۴۱ھ (تقریب التہذیب صفحہ ۱۵۲، تہذیب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۲۵۱)

(۳)۔ ابو اسحاق الفزاری ابراہیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجہ فرازی مخزومی الامام ثقہ حافظ لہ تصانیف مات ۱۷۵ھ (تقریب التہذیب صفحہ ۲۰، تہذیب الکمال جلد ۱ صفحہ ۱۵۱، سیر اعلام النبلاء جلد ۴ صفحہ ۲۰، تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۵۱)

۱ : اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر کے پاس دو اونٹ تھے کہ چار سو درہم میں اور ایک روایت میں ہے کہ آٹھ سو درہم میں خرید کر کے چار مہینے تک ان دونوں کو گھاس کھلا کر فربہ کیا تھا ان دونوں اونٹوں کو نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں لائے کہ ان دونوں میں سے ایک قبول کر لیں آپ نے اس شرط پر قبول کیا کہ قیمتاً دو، تب آپ نے نو سو درہم میں ایک اونٹنی خرید کی۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۸۱ مطبوعہ نولکشور) از :۔ جوادی

حضرت نبی اکرم ﷺ کا ابو بکر کے ایمان کی گواہی نہ دینا۔

(موطاء امام مالک ص ۴۳ ۔ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۷ھ)

مفسدہ نمبر ۱۸: نفس الامر میں شیعہ کے نزدیک اولوالعزم انبیاء علیہم السلام بحکم قرآن یہی ہیں جن کا ذکر صاحب الحق الیقین نے کیا ہے جیسے ایک لاکھ پانچ کم چوبیس ہزار پیغمبر اولوالعزم نہیں تو ان کی شان میں کوئی کمی لازم نہیں آتی اسی طرح حضرت آدم کی شان بھی اعلیٰ و ارفع ہے سب معصوم ہیں آپ اپنے مذہب کو دیکھیں جس نے تمام انبیاء کو غیر معصوم تسلیم کیا ہے جب تک تخطیۃ الانبیاء و بخاری شریف ص ۴۷ دنیا پر رہیں گی آپ سے عصمت انبیاء کا ثبوت ناممکن ہے۔ ہاں اگر ان کو آگ کے حوالے کیا جائے تو ان کی جانشینی کرنے کے لئے شاہ ولی اللہ کی تحقیقات آپ کو شرمندہ کریں گی اور یہاں آپ کے مرید شرمندہ ہوتے رہیں گے۔ ندامت اور قطبی صاحب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

مفسدہ نمبر ۱۹: کتاب حق الیقین وحیات القلوب پر جو آپ نے اعتراض کیا ہے کہ عورت مومنہ نبی پر حلال ہے یہ آپ کا اعتراض قرآن پر ہے (پ ۲۲، ۲، پ ۲۲، ۳) آپ کو حضرت عائشہ کی تصویر دیکھنی چاہیے (بخاری جلد دوئم ص ۷۶۸ و ۷۹۰)

حیا کرو حیا کرو پھر دیکھو نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت عائشہ کے پاؤں کو ٹٹول کر رہے ہیں۔ العیاذ باللہ (بخاری جلد اول ص ۷۲ و ۷۳)

مفسدہ نمبر ۲۰: یہ سچ نہیں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نہ ہوتے تو نبی ﷺ کی نبوت ظاہر نہ ہوتی کیونکہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ میں اور علیؑ ایک نور سے ہیں۔

پھر فرمایا میں اور علی ایک شجر سے ہیں۔

پھر فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

پھر فرمایا کہ اگر علی نہ ہوتے تو فاطمہ کا کفو نہ ہوتا۔

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق ص ۱۱۴ طبع مصر)

پھر فرمایا کہ علی صدیق اکبر ہے۔

پھر فرمایا کہ علی کا منکر کافر ہے۔

پھر فرمایا علی جنت اور نار کا تقسیم کرنے والا ہے۔

پھر فرمایا کہ علی کے سواء کوئی میرا بھائی دنیا و آخرت میں نہیں ہے۔

پھر فرمایا کہ جو علی سے بغض رکھے گا میرا دشمن ہے۔

پھر فرمایا کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔

(صواعق محرقہ ص ۷۴ تا ۷۶ چھاپہ مصری)

اب آپ خود ہی انصاف سے فرمایئے کہ شیعہ کا یہ عقیدہ نبی ﷺ کے ارشادات کے موافق ہے یا نہیں؟

اب آپ کو اپنا اعتقاد دیکھنا چاہیے اور وہ یہ ہے اگر عمر نہ ہوتا تو نہ قرآن ہوتا نہ سنت نبوی نہ تورات اور یہ ظاہر ہے کہ جب قرآن و تورات نہ ہوتے تو سرور کائنات ﷺ بھی نہ ہوتے جب سرور کائنات نہ ہوتے تو زمین و آسمان نہ ہوتے تو گویا سب کچھ آپ کے عمر کی خاطر پیدا ہوا۔

(صواعق محرقہ ص ۵۹ تا ۶۲، معالم التنزیل ص ۳۹)

اب جس کی خاطر آپ کے اعتقاد میں سب کچھ پیدا ہوا اس کے کچھ اوصاف سنانا چاہتا ہوں

حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں شک کیا (معالم التنزیل ص۸۳۲)

آپ نے روزہ کی حالت میں زنا کیا۔ (معالم التنزیل ص۴۷)

آپ احد سے بھاگے حنین سے بھی بھاگے۔ (بخاری جلد دوئم ص۵۷۹و۶۱۸)

آپ مرتے دم تک شراب پیتے رہے (بخاری جلد اصفحہ ۵۲۴) (۱)

آپ نے حضرت رسول ﷺ کو ہذیان کی تہمت دی (بخاری جلد اول ص۲۲

حضرت عمر نے رسول ﷺ کو تورات سنا کر اذیت پہنچائی

(مشکوۃ، باب الاعتصام بالکتاب والسنہ)

حضرت عمر نے مرتے وقت اپنے منافق ہونے کا خود اقرار کیا۔ (مقدمہ فتح الباری)

حضرت عمر نے بقول معاویہ امت اسلامیہ میں اختلاف کا بیج بویا ہے۔ (العقد الفرید)

حضرت عمر نے رسول ﷺ کی اکلوتی بیٹی سیدہ فاطمہؑ پر ظلم کیا جس سے حضرت محسنؑ شہید ہو گئے (روائح المصطفی صفحہ ۳۶، ۳۷۔ مطبع احمدی کانپور ۱۳۰۷ھ۔ معارج النبوۃ رکن چہارم صفحہ ۲۸،۲۷ مطبع کریمی بمبئی بار اول ۱۳۲۲ھ)

---

(۱) مزید دیکھیے۔ تحریرات حدیث علی اصول تحقیق صفحہ ۱۷۳ مولوی حسین علی واں بھچراں، طبع ملتان ملتان پرنٹنگ پریس بوہڑ دروازہ ملتان، ۱۹۳۳ء طبع اول

رسول ﷺ نے عورتوں کو حضرت عمر سے اچھا قرار دیا

(کنز العمال و طبقات ابن سعد و طبرانی اوسط)

مفسدہ نمبر ۲۱: اس امر میں کوئی شک نہیں کہ عرش بریں پر ایسا ہی لکھا ہوا ہے

(خصائص نسائی، ینابیع المودۃ، المودۃ القربی فضائل علیؑ)

علیؑ کے ناصر نبی ﷺ منجانب اللہ ہونے کا کوئی انسان بھی منکر نہیں آپ کو اعتراض اس امر پر کرنا چاہیے تھا جیسا کہ صاحب صواعق محرقہ نے لکھا ہے کہ ملائکہ عثمان کے بغیر کسی سے حیا نہیں کرتے۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ

جناب عثمان صاحب حضرت ابراہیمؑ ولوطؑ عثمان کے مشابہ تھے۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۶۵، ۶۶ المطبعۃ المیمنیہ مصر ۱۳۲۴ھ)

عثمان کی کون سی بات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ ہے کیا بیعت رضوان سے غائب ہونا یا جنگ بدر و حنین سے فرار کرنا؟ (بخاری جلد اول ص ۵۲۲)

مروان بن الحکم ملعون کو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ سے نکال دیا حضرت عثمان نے اسے واپس بلا لیا بیٹی کا رشتہ بھی دے دیا اور قرآن مجید کو بھی جلا دیا (الملل والنحل جلد ا صفحہ ۹ مطبع الحیدری بمبی ۱۳۱۴ھ، صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۷۴۶ مطبع احمدی میرٹھ)

حضرت عائشہ نے نبی مکرم ﷺ کے کندھوں پر حبشیوں کا ناچ دیکھا (صحیح البخاری پارہ ۴ صفحہ ۴۳، مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷ مطبع القرآن والسنہ امرتسر ۱۳۱۴ھ)

بحالت حیض مباشرت کا الزام (صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ نولکشور)

روزہ میں بوسہ بازی کرتی تھیں (مظاہر حق جلد۲ صفحہ ۲۱۷)

حضرت عائشہ نبی پاک ﷺ کے ساتھ دوڑ لگاتی اور کھیلتی تھیں (مظاہر حق جلد سوم صفحہ ۱۰۲، ۱۶۵)

حضرت عائشہ جناب عثمان کو یہودی کے ساتھ تشبیہ دے کر بیت اللہ کی جانب تشریف لے گئیں اور کہتی تھیں اقتلوا نعثلا فقد کفر کہ اس ملعون کو قتل کر دو کیونکہ اس نے کفر اختیار کر لیا ہے۔ (تاریخ طبری سنہ ۳۶ مطبوعہ مصر، لسان العرب در ذیل لفظ "نعثل" تاریخ الکامل جلد۲ صفحہ ۲۰۶ طبع بولاق مصر)

مفسدہ نمبر ۲۲: حق الیقین وغیرہ میں جہاں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کو خدا مانتے ہیں اور بعض پیغمبر مانتے ہیں یہ ایسا ہے جیسا صاحب صواعق محرقہ نے لکھا کہ بعض لوگ اصحاب ثلاثہ پر تبرا کرتے ہیں اور بعض ان کو منافق و فاسق جانتے ہیں بعض کافر و مرتد خیال کرتے ہیں۔ (صواعق محرقہ مصر ص ۱۸ تا ۲۲)

آگے چل کر فیصلہ دیا ہے کہ وہ غلطی پر ہیں۔ اسی طرح صاحب حق الیقین نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ ایسے اعتقاد درست نہیں پھر ایسے اعتقاد والوں کو بے دین و مرتد وغیرہ کے قبیح الفاظ سے یاد فرمایا ہے کیا کوئی میاں عبدالغفور کی طرح اجہل شیعہ گزرا ہے جس نے لکھا ہو کہ صاحب صواعق محرقہ کے نزدیک اصحاب ثلاثہ کو کافر، مرتد، ملحد و بے دین ہیں۔ مولوی جی آپ کا امام شافعی مرتے دم تک علیؑ کو رب کے لفظ سے یاد کرتا رہا آپ نے ایسے غافل کو امام مقرر کر لیا اور صاحب حق الیقین پر اعتراض کرتے ہو۔

مزید برآں آپ کے علماء نے یہ مسئلہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر سنی بچہ باپ کے مرنے کے چار سال بعد ہو تو وہ بھی حلالی ہے۔ سبحان اللہ اگر آپ کا مرید مر جائے تو اپنی مریدنی بیوہ کو چار سال توجہ دے کر اولاد پیدا کرا سکتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ سب حلال زادے ہیں۔ کیا کہنا ہے آپ کے مذہب میں بڑی سہولیات ہیں بے شک توجہ کے دامن کو کشادہ کرتے جاؤ توجہ لاڈے کثرت سے پیدا ہوتے رہیں گے۔ واہ میاں عبدالغفور صاحب واہ۔

مفسدہ نمبر۲۳: صاحب حق الیقین نے غالی شیعوں پر اعتراض کیا ہے کہ وہ حلول کے قائل ہیں وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ افراد نعمانیہ پر جہالت طاری ہو جائے گی اور میاں عبدالغفور جیسے جاہل' کورودل میری تحریر سے غلط مطلب اخذ کر کے اپنی حماقت کا ثبوت فراہم کریں گے۔ میاں جی آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کے نزدیک حلول کے قائل ملحد و بے دین ہیں۔ آپ اپنے صوفیہ کرام کے اجلاس قوالی کو ملاحظہ فرمائیے جن کو حلول ہو جایا کرتا ہے آپ کا خدا آپ کے بزرگوں میں حلول کر کے کبھی مرد کبھی عورت بن کر ناچتا اور کودتا ہے شاید آپ کو سیال شریف جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔

مفسدہ نمبر۲۴: میاں عبدالغفور نے عقیدہ نمبر ۱۸ میں جو عبارت انوار الہدیٰ کے حوالہ سے لکھی ہے یہ کتاب میرے زانو پر ہے جو فاضل اجل و عالم بے بدل جناب مولوی شیخ احمد عثمانی بن مولوی وجیہہ الدین عثمانی سابق سنی ساکن دیوبند ضلع سہارنپور نے لکھی اور ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں مطبع یوسفی دہلی سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب اہل سنت کے رد میں لکھی گئی ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ شیعوں کا خدا بے مثل و بے

ہے، کھانے پینے سے پاک ہے اور شیعوں کا رسول ﷺ اس خدا کا قائل نہیں جو
کھاتا اور پیتا ہے ہمیں محمد الرسول اللہ ﷺ نے یہی بتایا ہے کہ خدا لاشریک ہے۔ مولوی
جی نے یقیناً گیند بلا کھیلنے والے اور کرسی پر بیٹھنے والے اپنے خدا کو اس رسول کے ساتھ کھانا
کھاتے ہوئے دیکھا ہوگا جس نے چوری کی (بخاری پ ۱۰ ص ۴۲) اور جس نبی نے شراب
پی (۱) (جذب القلوب ص ۱۲۵) اور جو بی بی عائشہ کے ساتھ دوڑا (مظاہر الحق جلد سوئم
ص ۱۶۲) واہ جی میاں عبدالغفور صاحب واہ! اپنے مسئلے شیعوں کے ذمہ لگاتے ہو؟
کیا جب تک مسلم شریف و ترمذی وغیرہ کا وجود دنیا سے نہ مٹا لو گے یہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

مفسدہ نمبر ۲۵: میاں عبدالغفور نے جو عبارات عقیدہ نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۸
تک تحریر کی ہیں ان سب کو شیعہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ میاں عبدالغفور
صاحب کا اعتقاد کیا ہے تمام محققین اہل جماعت نے آئمہ معصومین علیہم السلام کے ان
فضائل کو تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں (شواہد النبوۃ مصنفہ ملا جامی، ینابیع المودۃ مصنفہ شیخ
الاسلام صواعق محرقہ ابن حجر چھاپہ مصری ص ۱۰۴ تا ۱۳۲)

ان حضرات کا تسلیم کرنا اور آپ کا انکار کرنا اس امر کو منصوص کرتا ہے کہ آپ
خارجی نظریہ کے حامل ہیں میاں جی دجل و فریب سے اہل سنت والجماعت کو گمراہ نہ کرو
اللہ خارجیت کے میدان میں نکل آؤ اور لوگوں کو واشگاف کہہ دو کہ میں اولاد رسول کے

---

(۱) اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ و امام احمد در مسند خویش از حدیث ابن عمر آوردہ کہ ہم در این موضع
ثنا آں سرور ﷺ کوزہ از فضیخ آوردند و آن را بخورد از این جہت او را مسجد فضیخ گویند (جذب القلوب
شیخ عبدالحق دہلوی مطبع نامی منشی نولکشور کانپور ۱۸۹۳ء) جوادی۔

فضائل کا منکر ہوں تا کہ آپ کے سر پر خارجیت کا تاج رکھ کر آپ کو نجد بذریعہ پارسل روانہ کر دیا جائے ایسی روش کو چھوڑ و ایسی روش منافقین کے اوصاف میں داخل ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس شخص کو منافق کہتے تھے جو علیؑ سے بغض رکھتا تھا۔

ہم نے اس حدیث کی بنا پر مولوی جی آپ کو منافق پایا ہے۔(۱)

مفسدہ نمبر ۲۶: ہمارے آئمہ طاہرینؑ جناب ختمی مرتبت ﷺ کے جانشین ہونے کی وجہ سے تمام انبیاءؑ سے افضل ہیں باقی انبیاء ان کے نور سے پیدا ہوئے ہم ایک حدیث مدینۃ المعاجز کا ترجمہ یہاں پر نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ

میں اور میرا باپ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت علیؑ تشریف لائے

---

(۱) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انما کنا نعرف منافقی الانصار ببغضهم علی بن ابی طالب (تہذیب کتاب الشریعہ للاجری صفحہ ۳۲۷ رقم ۵۱۸ طبع مدار الوطن الریاض ۱۴۲۷ھ۔) اس کتاب کی تحقیق کرنے والی خاتون عالمہ وحصہ بنت عبدالعزیز الصغیر اس حدیث بالا کے بارے میں لکھتی ہیں "الصحیح"۔ یہی حدیث دوسرے الفاظ میں یوں ہے۔" حب علی آیۃ الایمان وبغض علی آیۃ النفاق۔ علی کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور علیؓ سے بغض نفاق کی نشانی ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ لشاہ ولی اللہ الدہلوی صفحہ ۱۶۹ مطبع صدیقی بریلی ۱۲۸۶ھ فتاوی عزیزی جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۱ھ) شیخ محمد علی جانباز سیالکوٹی متوفی ۱۴۲۹ھ اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں لکھتے ہیں والحدیث یدل علی ان حب علی من الایمان وعلاماته وبغضه من علامات النفاق۔ ملاحظہ ہو۔ انجاز الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۱ طبع دار النور اسلام آباد ۱۴۳۳ھ۔

حضرت نے فرمایا کہ خلاق عالم نے پہلے ایک کلمہ پیدا کیا جس سے نور چمکا پھر ایک کلمہ پیدا کیا اس سے روح پیدا ہوئی پھر نور کو روح سے ملا دیا اس مجموعہ سے ہم چہاردہ معصومینؑ کے انوار مقدسہ پیدا ہوئے پھر میرے نور کو شگافتہ کر کے عرش پیدا کیا اور علیؑ کے نور کو شگافتہ کر کے ملائکہ کے نور کو پیدا کیا اور فاطمہؑ کے نور کو شگافتہ کر کے زمین و آسمان کے نور کو پیدا کیا اور حسنؑ کے نور کو شگافتہ کر کے شمس و قمر کے نور کو وجود بخشا اور حسینؑ کے نور سے جنت و نعمات کو پیدا فرمایا اس شگافتہ کرنے میں ہمارے انوار مقدسہ کو جو پسند آیا اس سے انبیاء کی بنا ہوئی۔

بتاؤ مولوی جی! علیؑ خدا کی آنکھ، خدا کا ہاتھ، خدا کا دروازہ، خدا کی زبان، ہے یا نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح انسان اپنے ہاتھ سے کام کرتا ہے زبان سے بولتا ہے اسی طرح خداوند عالم نے ان چہاردہ معصوم علیہم السلام کے طفیل ہر چیز کو خلقت و وجود بخشا۔ کیا زمین۔ کیا آسمان۔ کیا عرش و فرش۔ شمس و قمر۔ کیا ملائکہ۔ کیا انبیاء علیہم السلام۔ ایمان کی عینک لگا کر دیکھو تب معلوم ہوگا کہ حضرت علیؑ کی وہی شان ہے جو شیعہ کہتے ہیں۔ اب آپ کی مرضی کہ حضرت علیؑ کی دشمنی کماؤ یا ایمان سے اپنے قلب کو عرش خدا بنا لو۔ عرش پر بھی حضرت علیؑ کا نام لکھا نظر آئے گا۔

ہر جا علیؑ ملیں گے نہ دامن بچائیے
بچنا ہے گر علیؑ سے تو جہنم میں جائیے

امیرؑ فرماتے ہیں میری زبان خدا کی زبان ہے میرے ہاتھ خدا کے ہاتھ ہیں میری آنکھ خدا کی آنکھ ہے یعنی جس طرح کسی آدمی کے اعضاء اس کے ارادہ کے بغیر کام نہیں کر سکتے آپ فرماتے ہیں کہ میرے تمام اعضاء مشیت ایزدی کے تابع ہیں۔ میں ایسا

معصوم ہوں کہ واجب الوجود کے حکم کے بغیر میرے اعضاء نے کوئی حرکت نہیں کی۔ مولوی جی یہ شرک آپ ہی کو نظر آ رہا ہے خدا کے واسطے اس توجیہ بد بخت کو ملتان کی جانب روانہ کر دو کہ حرم دروازہ کے باہر اپنے خریداروں سے ملاقات کرے آپ کو اہل بیتؑ کی دشمنی نے کس قدر گمراہ کر دیا ہے کہ شیعوں کی کتابوں میں بھی اہل بیتؑ کے فضائل آپ کو برے معلوم ہوتے ہیں۔ خدا کی مرضی جس نے علیؑ کو اپنے گھر میں پیدا ہونے کی جگہ دی اور آپ کے بزرگان دین چوکوں میں پیدا ہوئے۔ بتاؤ مولوی جی! اس خداوند لاشریک کا تم کیا بگاڑ سکتے ہو جس نے عرش پر علیؑ کا نکاح پڑھا (صواعق محرقہ ص ۹۷)۔ تم سے یہی ہو سکتا تھا کہ اس جرم میں تم نے خدا وحدہ لاشرک کو چھوڑ دیا (مفسدہ نمبر۱، الغایت نمبر ۷)۔

مفسدہ نمبر۲۷: مولوی جی نے عقیدہ نمبر۳ میں جو کچھ تحریر کیا ہے وہ مضمون حدیث کے خلاف ہے حضرت نے علم امامت کے ذریعہ فرمایا تھا کہ مولوی قطبی و عبدالغفور جیسے میرے دشمن پیدا ہونگے جو مجھے سب وشتم سے یاد کرینگے اے شیعو تمھارا فرض ہے کہ ان کے لغویات کو نقل کر کے جواب دینا اس نقل کی تمھیں اجازت ہے مگر وہ بد بخت میری ولایت سے تمھیں بے زار کریں گے۔ ہرگز بے زار نہ ہونا کیونکہ میں کشتی نوحؑ کی مانند ہوں جو نوحؑ کے ساتھ ایمان لائے تھے وہ سوار ہو کر نجات پا گئے اور نوحؑ کے بیٹے نے کشتی کو چھوڑ کر پہاڑ کی جانب رخ کیا تھا سو ہلاک ہو گیا۔

وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ

غیر صالح .... قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ (سورۃ ھود آیۃ ۴۵، ۴۶، ۴۸)

حضرت لوطؑ پیغمبر کا بیٹا نبی کو چھوڑ کر پہاڑ پر چڑھنے سے اولاد ہونے سے خارج ہو جاتا ہے اور حضرت ابوبکر و عمر صاحب حضرت رسول اللہ ﷺ کو جنگ احد میں تنہا چھوڑ کر پہاڑ پر چڑھنے سے صحابیت سے خارج نہیں ہوتے۔ (طبری جلد ۲ صفحہ ۳۹۳)(۱)

مفسدہ نمبر ۲۸: ملاں جی نے عقیدہ نمبر ۳۲ الغایت ۳۵ تک شیعوں پر چندواہی اور رکیک اعتراض وارد کئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

نمبر ۱: یہ کہ قران پڑھنے سے شیعہ کا عقیدہ ہے کہ عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔

نمبر ۲: علیؑ کا دوست شیعوں کے نزدیک جہنم میں نہ جائے گا۔

نمبر ۳: علیؑ کے دشمن جہنم میں جائیں گے۔

نمبر ۴: بعض شیعہ آئمہ طاہرینؑ کے زمانے مین ان حضرات کی عصمت کے منکر تھے۔

کیوں مولوی جی تم دشمن اہل بیت کی قبر پر قرآن پڑھتے ہو اور فائدہ ہو جاتا ہے اگر شیعہ پڑھیں تو نہیں ہوتا آپ قرآن شریف کے فیض کے ایسے منکر ہیں تو حضرت عثمان کو ہدایت

---

(۱) یہ انہوں نے صرف جنگ احد میں ہی بھاگنے پر اکتفاء نہ کیا بلکہ بیعت رضوان جو ۶ ہجری میں دشمن کے مقابلے میں نہ بھاگنے کی شرط پر ہوئی تھی لیکن ۷ ہجری میں یہ دونوں صاحبان جنگ خیبر میں بھی علم پھینک کر نقض بیعت کرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے (صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۶۰۵۔ حاشیہ نمبر ۷ مطبع انصاری میرٹھ) (جوادی)

کرائی تھی کہ وہ اس نسخہ کو بھی اسی گٹھڑی میں ڈال دیتے جس کو آگ کے حوالے کیا تھا۔

(بخاری جلد دوئم ۸۳۶)

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو قرآن شریف سے ذاتی دشمنی ہے جیسا کہ آپ نے عقیدہ نمبر ۳ میں لکھا ہے کہ قرآن شیعوں کے نزدیک غلطیوں سے بھرا ہوا ہے معاذ اللہ ہم اس کو خطا کار جانتے ہیں جو قرآن کی زیادتی و نقصان کا قائل ہے۔ (شرح اعتقادیہ و مقدمہ تفسیر صافی)

ہمارے نزدیک یہی قران شریف کامل و اکمل ہے جو کامل نہیں جانتے تھے ان بد بختوں نے آگ کے حوالے کیا۔ (احراق قرآن کی طرف اشارہ)

یہ بھی سچ ہے کہ علیؑ کا دوست ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا (صواعق محرقہ ص ۹۷ مودۃ القربیٰ ص ۱۴ طبع بمبئی)

فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ علیؑ کی دشمنی کی وجہ سے میری امت میں سے لوگ جہنم میں جائیں گے۔

پھر فرمایا کہ علیؑ کی دوستی گناہوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے لکڑیوں کو آگ۔

پھر فرمایا علیؑ اور اس کے شیعہ جنت میں جائیں گے۔

مولوی جی کو اگر علیؑ سے دشمنی کرنا ہے تو پیغمبر ﷺ کی امت سے نکل جاؤ ورنہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ علیؑ اور اس کے شیعہ جنت میں جائیں گے۔ جو لوگ شیعہ کہلوا کر آئمہ طاہرینؑ کی عصمت کے منکر ہیں ان کا شیعیت کا دعویٰ بعینہ ایسا ہے جیسا آپ کا دعویٰ کہ ہم اہل بیتؑ کے تابعدار ہیں حالانکہ آپ کا قولی و فعلی جہاد و وظیفہ اہل بیتؑ کی دشمنی کے بغیر کوئی نہیں۔ آپ کے بزرگان دین نے دنیا کے لالچ کیوجہ سے اہل بیت پر ظلم کئے تھے۔ تم

والو اپنے اعمال نامے سیاہ کر رہے ہو۔ ہاں اہل بیت کی دشمنی میں آپ کی شکم پروری کے
"ختم" کا جھوٹا خوب ملتا ہے۔ میاں جی! آپ کے بزرگوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا
کہ کسی طرح اہل بیت کا نور دنیا سے ختم ہو جائے مگر خداوند عالم نور کا روشن کرنے والا ہے۔
آپ اور آپ کے بزرگ کیا کر سکتے ہیں جب تک خدا کی خدائی ہے تب تک محمد و آل محمد کی
بادشاہی قائم رہے گی۔ آپ لوگوں سے یہی ہمدردی ہو سکتی تھی کہ آپ کے بزرگوں نے یزید
لعین پر لعنت کرنے سے منع کیا بلکہ اپنا امام برحق تسلیم کیا اور یہ بھی حکم دیا کہ حسنؑ اور حسینؑ کا
ذکر سننا اور پڑھنا حرام ہے

(صواعق محرقہ چھاپہ مصری ص ۱۳۲)

میاں عبدالغفور جی۔ آپ نے اپنے بزرگوں سے بڑھ کر ایک مشین طلاق ایجاد
فرمائی ہے کہ جو آدمی اہل بیتؑ کی مجالس میں داخل ہو گا اس کی عورت کو حلالہ کی تکلیف
برداشت کرنی ہو گی محض فتویٰ ہی نہیں آپ کی منفعت بھی ہے۔ شاگرد حلالہ کے مزے
اڑاتے اور آپ پیسے بٹورتے ہیں۔ واہ میاں جی واہ ! آپکا کیا مذہب ہے۔ اسلام اسی
غیرت کی تعلیم دیتا ہے جس میں عرس، ختم و حلالہ کے فنڈ ہوں۔ ہم اللہ جل جلالہ کا واسطہ
دے کر آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ مذہب شیعہ میں امام کے جس طرح یہ اوصاف
بیان کئے گے ہیں کہ اللہ کی جانب سے محض امامت کے لئے پیدا کیا گیا ہو معصوم اور عادل
ہو اپنے زمانے میں جمیع اہل زمانہ سے صفات کمالیہ میں اکمل و اعلیٰ ہونے کے علاوہ معنوی
و صوری حیثیت سے اخلاق الٰہیہ کا مکمل مظہر ہو یا جیسا آپ کے مذہب میں امام کے یہ
صفات بیان کئے گے ہیں کہ اس کی عورت خوبصورت ہو وہ مال دار ہو پھر جائید اور کھنے اور

جینٹلمینی سوٹ سے مرصع ہونے کے علاوہ کدو کی مانند بڑا کشادہ سر رکھتا ہو پھر اس کا آلہ تناسل دیگر مقتدیوں سے کم ہو۔

(غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار مطبع صدیقی بریلی یا لاہور کے ص ۲۵۳)۔

کیا اسی طرح آپ کے آئمہ اربعہ و بانیان سلاسل فقراء اربعہ بھی افضل البشر و علت غائی عالم امکان ہیں اور ان میں سے کوئی و امام موصوف بصفات مذکورہ کی مانند ہے؟ قیاسات افترائیہ کا ثمر ہے؟ کوئی نص قرآنی و اشارہ محبوب سبحانی جناب سرور کائنات ﷺ کے وجود پر بھی آپ پیش کر سکتے ہیں۔ اگر اپنے آئمہ و فقہاء کی نسبت قرآن کریم و کتب شیعہ سے آپ نے کوئی ثبوت پیش نہ کیا تو ہم یقین کر لیں گے کہ میاں جی آپ پر افلح کی توجہ ہے اور آپ بھی اسی کشتی کے سوار ہیں جو گمراہی کے بھنور میں پھنسی ہوئی ہے۔ مگر ہم تو اسی کشتی پر سوار رہیں گے جسے مخبر صادق نے کشتی نوح کی مثل قرار دیا ہے۔

مختصر لسٹ دستور العمل و خزانہ فقہائے اہل جماعت

دستور العمل نمبر ۱: مولوی جی نے خنزیر کے بالوں کی رسی تیار کر کے مذہب حق شیعہ پر الزام لگایا ہے کہ ان کے مذہب میں پشم خنزیر پاک ہے۔ ہم مولوی جی کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ آپ نے مقام حدیث میں ٹھوکر کھائی ہیں یہ حدیث شیخ کلینیؒ نے فروع کافی جلد اول صفحہ ۴ میں نقل کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی رسی سے باغ کو پانی دے رہا ہے سائل امام جعفر صادقؑ سے کنوئیں کے پانی کی نسبت دریافت کرتا ہے کہ اگر پانی میسر نہ ہو تو اس کنوئیں سے علی سبیل مجبوری کوئی آدمی کسی اور طریقے سے پانی نکال کر وضو کر سکتا ہے؟ امامؑ فرماتے ہیں کہ اس کیلئے کنوئیں کا پانی جائز ہے۔(۱)

فائدہ: ہم نے پہلے کہا ہے کہ کاش مولوی قطبی صاحب اور محمد رفیق صاحب یہ کام کسی خواندہ آدمی کے سپرد کرتے تو بہتر تھا۔ نحو میں لکھا ہے کہ ھذا اشارہ ہے قریب کے لئے اور ذاک متوسط کے لئے اور ذالک بعید کے لئے ۔حدیث میں ذالک الماء کا لفظ ہے جو اس

---

(۱) ۔علامہ حلی وغیرہ نے تحریر کیا ہے کہ اس روایت میں لاباس "کوئی حرج نہیں" کا مطلب ہے کہ اس خشک رسی کو ہاتھ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کا تعلق کنویں کے پانی سے ہے یعنی اس سے کنویں کا پانی نجس نہیں ہوگا۔(الحدائق الناظرہ جلد اول صفحہ ۱ طبع تہران)

اصل روایت یوں ہے کہ محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن رئاب عن زرارۃ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: . سالته عن الحبل یکون من شعر الخنزیر یستقی به الماء من البیر هل یتوضا من ذلک الماء قال لاباس۔

امر دلالت کرتا ہے کہ وہ پانی مراد ہے جو کھینچنے والے کے قبضہ سے دور ہے۔ غائر نظر انسان فوراً سمجھ لیتا ہے کہ کنوئیں کا پانی نجس نہیں ہے جس سے کسان اپنے باغ کو سیراب کر رہا ہے۔ علوم متعارفہ کے ماہر بھی کلام نفوس قدسیہ کی فہم سے قاصر ہیں۔ ملاں جی جہالت کے عالم میں کلام معصوم پر اعتراض کرنا چاہتے ہیں۔ میاں جی یہ حدیث اولاً تقدیر فرضیہ پر مبنی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بر تقدیر حبل پشم خنزیر سے پانی نکال رہا ہو حالانکہ پشم خنزیر کا رسہ ناممکنات میں سے ہے۔ یہ ایسا جملہ ہے جیسے کہا جائے لو کان عمر حماراً لکان ناھقا یعنی اگر عمر گدھا ہے تو ضرور ہینگے گا حالانکہ عمر کا گدھا ہونا محالات سے ہے اسی طرح خنزیر کی پشم کا رسہ ہونا مشکل ہے ممکن ہے میاں جی صاحب توجہ سے تیار کر لیں۔ ملاں جی شیعہ مذہب

اسی فروع کافی کے حاشیہ نمبر ا پر اس حدیث کی وضاحت ان الفاظ میں مذکور ہے جسے مولوی جی نظر انداز کر گئے ہیں "حلہ اراد بالتوفی استقاء الذرع والاواب و نحویھما او محمول علی ان یکون الماء المستقی من البئر کثیرا کما اذا کان الاستقاء بالالو الکبیر ولا دلالتہ فیہ بوجہ من الوجوہ علی جواز استعما الحبل یکون من شعر الخنزیر و کذا لاعلی طھرہ ولا علی طھر الماء اذا لاقاہ و کان قلیلاً......

جناب زرارہؓ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خنزیر کے بالوں کی رسی کے ساتھ کنویں میں سے پانی نکال کر کھیتوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔ کیا اس کنویں کے پانی سے وضو ہو سکتا ہے؟ امام نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اب محشی فرماتے ہیں کہ جس توضی کو امامؑ نے لاباس کے ساتھ بیان کیا ہے اس سے مراد کھیت یا چوپایوں کو پانی پلانا ہے یا مراد یہ ہے کہ بڑے ڈول میں کثیر پانی (ایک کر) نکالا جائے تب توضی درست ہے۔ اس حدیث میں ہرگز اس بات کا ذکر نہیں کہ خنزیر کی رسی جائز ہے نہ رسی کی طہارت پر اور نہ ہی پانی کی پاکیزگی پر اگر قلیل ہو۔ (جوادی)

ہی نہ خنزیر کی پشم پاک ہے نہ اور کوئی چیز یہ آپ کو اپنے مذہب سے دھوکہ ہوا ہے۔ اپنے بیئے شیعوں پر تھوپ کر جہلا سے جان چھڑانا چاہتے ہو۔ آپ کے مذہب میں سور کی چربی کھال، ہڈی، منی اور سب کچھ حلال ہیں (رحمۃ الامۃ ص ۸، ۱۰ طبع مصر، حیاۃ الحیوان جلد ۲ ص ۲۱)۔ ملاں جی جب تک حضرت عثمان کی طرح اپنی کتابوں کو آگ کے حوالے نہ کرو گے تب تک خلاصی نہ ہوگی۔

اس کتاب الھدایہ جلد سوم صفحہ ۵۸ مطبع مصطفائی لکھنؤ میں لکھا ہے۔ "ولو وقع فی الماء القلیل انسدہ عند ابی یوسف وعند محمد لا یفسد لان اطلاق الانتفاع بہ دلیل طھارتہ "اگر قلیل پانی میں خنزیر کے بال گر جائیں تو ابو یوسف کے نزدیک وہ پانی نجس ہو جاتا ہے لیکن محمد شیبانی کے نزدیک نجس نہیں ہوتا۔

بلکہ یہ بھی تحریر ہے کہ

"ویجوز الانتفاع بہ للخنزیر للضرورۃ" ضرورت کے وقت خنزیر کے بالوں سے موزہ سینا جائز ہے۔ (منیۃ المصلی صفحہ ۶۳ مطبع اسلامیہ سٹیم پریس لاہور ۱۳۳۳ھ فصل فی النجاسۃ میں یوں تحریر ہے "وروی عن ابی یوسف" انہ یطھر و یجوز بیعہ "ابو یوسف کے نزدیک سور کا چڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔

ملاں جی جب تک حضرت عثمان کی طرح اپنی کتابوں کو آگ کے حوالے نہ کرو گے تب تک خلاصی نہ ہوگی اور آپ کی (ہدایہ شریف ص ۳۹ مطبوعہ مصطفائی) پر لکھا ہوا ہے کہ سؤر کے بال وغیرہ پاک ہیں۔ کیوں ملاں جی آپ کو اپنا فتویٰ فراموش ہو گیا اسی بنا پر تو

اپنے مریدوں کو فرماتے ہو کہ شیعہ کے پس خوردہ سے پرہیز کرو اور سوٗر کا پس خوردہ چٹ کر جاؤ اگر آپ کی کتابوں میں سوٗر کے بال وہڈی ومنی وغیرہ حلال نہ ہوتے تو قطبی صاحب اجلاس عام میں فتویٰ مذکور کیوں دیتے۔

دستور العمل نمبر ۲ : مولوی جی نے مسئلہ نمبر ۲ میں کافی کے حوالے سے کہا ہے کہ خنزیر کا گوشت کھانے سے کوئی حد شرعی نہیں لگتی ہاں ملاں صاحب جہاں آپ نے یہ مسئلہ دیکھا ہے وہ کتاب ہم پیش کرتے ہیں آپ کو کافی کا دھوکہ ہوا ہے۔

دیکھو کتاب معالم التنزیل ص ۶۵۔ آپ کے امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اگر حنفی خنزیر کا گوشت نہ کھائے تو دوزخ میں جائے گا۔

آپ کے مذہب میں خنزیر کی منی کھانی بھی جائز ہے اور مردار کے علاوہ مجوسیوں کے برتن میں کھانا بھی جائز ہے۔ (بخاری جلد ۲ ص ۸۲۶، ترمذی ص ۲۶۱)

آپ کے امام بخاری بھی آپ کو خنزیر کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔

(بخاری جلد ۲ ص ۸۲۳)

پھر آپ کے امام بخاری نے آپ پر بڑا احسان کیا ہے فرماتے ہیں کہ گوہ کا گوشت بھی نہ چھوڑو (بخاری جلد ۲ ص ۸۱۲، ۳۱) کیونکہ ملاں جی مراقبہ میں تو نہیں ہو گیا آپ کی کتابوں میں خنزیر حلال ہے انصاف کرو۔ آج تک تو آپ کا قول تھا کہ شیعہ مذہب پاک ہے اب اپنے پلید مسئلے شیعوں کی جانب منسوب کرتے ہو

دستور العمل نمبر ۳ :ملاں جی نے شیعوں پر مسئلہ نمبر ۳ میں یہ بہتان باندھا ہے کہ کتا اور چوہا روغن میں گر جائے تو روغن کھا لیا جائے میاں جی آپ کو صرف ونحو پڑھا کر کلام

معصومؑ کے عدم تفہیم کا اقرار کرنا تھا تعجب ہے کہ آپ جہالت کا تاج سر پر رکھ کر میدان میں چلے جاتے ہو اور مدہوشی کے عالم میں کلام معصومؑ پر اعتراض کر دیتے ہو یہاں پر حرف "عن" بمعنی مع کے معنی میں ہے کاش کہ آپ نے ہدایت النحو جیسی معمولی سی کتاب کا مطالعہ کر لیا ہوتا تو آپ کی جہالت کیوں طشت ازبام ہوتی ابواب الصرف ہی پڑھ لیتے تو یخرج منہ جا اور یا کلہ وغیرہ کے ضمائر واحد غائب کو تو تثنیہ نہ بنا لیتے سبحان اللہ واحد تثنیہ اور جمع کی تمیز نہیں اور کلام معصومؑ پر اعتراض ۔ اب میاں صاحب حدیث کے معنی کھل گئے یا نہیں ۔ جس مذہب میں کتے اور چوہے وغیرہ کا پس خوردہ جائز ہے وہ آپ کا رنگیلا مذہب ہے آپ کو قیاسات نعمانی ہدایت کرتے ہیں کہ چیل و کوا، لومڑی وغیرہ سب کچھ نوش کر جاؤ ۔ (رحمۃ الامہ ص ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۶۱) ۔ انھیں نوش کرو اور گیدڑ، بھیڑیا، بلی اور چیتا وغیرہ کو ذبح کر کے چمڑوں کی واسکٹیں و ٹوپیاں پہن کر توجہ دیتے ہوئے اپنے مذہب کے موافق خون اور پیشاب سے آیات قرآنیہ لکھ کر مریدوں کے گلے کا ہار بناؤ (فتاوی قاضی خاں جلد ۳ چھاپہ نولکشور ص ۳۶۴) اور شرح وقایہ و ہدایہ و کنز الدقائق، منیۃ المصلی باب دباغت فتوی (فتاوی قاضی خاں جلد ا چھاپہ نولکشور ص ۱۹) ۔ میاں جی واللہ ہمیں آپ کی کتابوں سے ایسے نجس مسئلے لکھتے ہوئے حیا آنے کے علاوہ ایسا تنفر پیدا ہوتا ہے کہ ہم قیامت تک ان کتابوں کو نہ دیکھیں کیونکہ غیر مسلم ان مضامین کو دیکھ کر اسلام پر حملہ آور ہوں گے ۔ (۱)

---

(۱) لیکن ملک العلماء کا خدشہ بجا ہے بدنام زمانہ کتاب "رنگیلا رسول" اور "شیطانی آیات" جیسی گمراہ کن کتب بھی اہل سنت کی ہی کتابوں سے لکھی گئی ہیں ۔ دشمنان اسلام آج تک انہی کتابوں سے شر انگیز مواد اخذ کر کے اسلام کو بدنام کرنے کے درپے ہیں (جوادی)

آپ نے خود جسارت کر کے ہمارے پاک مذہب پر بہتان باندھنے شروع کر دیے ہیں جس کی وجہ سے ہم نے بھی آپ کو یاد دہانی کے طور پر متنبہ کیا ہے شاید آپ کو اس مذہب کی نجاست سے بو آ جائے اور اس مذہب کو طلاق دے کر صراط حق اختیار کر لو مگر مشکل ہے کیونکہ نشے نے دماغ گندا کر دیا ہے کیسے بُو کی تمیز ہو؟

دستور العمل نمبر ۴: ملاں جی نے مسئلہ نمبر ۴ میں سور کے چمڑے کے ڈول سے پانی پی کر شیعہ کی جانب الزام متوجہ کیا ہے کہ میں نے شیعوں کے ہمراہ پی لیا ہے نہیں نہیں یہ حدیث ملاں جی یہ حدیث کتاب الفروع کی ہے۔ شیعہ مذہب میں اس لئے اس کو بیان کیا گیا ہے کہ اگر امام یوسف صاحب کے مقلد اپنے مذہب کی بناء پر خنزیر کے چمڑے کا ڈول بنا کر باغ کو پانی دے رہے ہوں تو بنا بر اہل حق باغ نجس نہیں ہے۔ ملاں جی بڑا افسوس ہے کہ آپ کے مذہب میں کتے کے چمڑے کی جانماز جائز ہو (فتاوی قاضی خاں ص ۱۹) اور آپ کے امام ابو یوسف خنزیر کے چمڑے کی جانماز بنا لیں (منیۃ المصلی ص ۳۳ رحمۃ الامہ ۱۳،۱۰،۸) تو آپ بہ تقلید امام یوسف صاحب سور کے چمڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں پانی سے کیا گھبراہٹ ہے خنزیر کا برادر نجس العین کتا جس کے چمڑے کے ڈول بنا کر آپ کے پیران طریقت نے پانی پیے اور مصلی بنا کر آپ کے بزرگوں نے نمازیں پڑھیں آپ کو خوش رہنا چاہیے کیونکہ پانی پینے سے ہی آپ اپنے بزرگوں کی تھالی میں شامل ہوئے ہیں۔

(غایۃ الاوطار صفحہ ۵)

میاں جی شیعہ مذہب میں خنزیر کے چمڑے کا پانی حرام اور نجس ہے پاک مذہب پر بہتان باندھتے ہو؟ اللہ سے ڈرو۔ مسئلہ نمبر ۱۱ میں مولوی جی نے جامع عباسی کا حوالہ دیے

سے نجس العین کی نسبت لکھا ہے کہ پاک ہیں حالانکہ جامع عباسی میں نجس العین کے بے مس اجزا کو بھی نجس لکھے ہیں ہاں کسی عبد الشکور جیسے مولوی نے سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کی جانب اس امر کی نسبت کی ہے کہ وہ ان اجزا کو نجس نہیں جانتے تھے مگر کسی شیعہ نے اس ایک قول کی تصدیق نہیں کی جس سے ثابت ہوا کہ مولوی جی شیعہ عالم کو اپنا ہم شرب بنانا چاہتے تھے مگر کامیاب نہیں ہوئے۔ کیوں مولوی جی کتمان حق کر رہے ہو یا اپنے امام نعمان کی طرح جھوٹ بولتے ہو تم سچے ہو کیونکہ تمہارے پیشوائے طریقت نے سور کی منی چاٹی ہے۔

(رحمۃ الامہ ص ۸)

آپ کے ہادیوں نے سور کے چمڑے فروخت کیے ہیں (منیۃ المصلی مطبوعہ لاہور ص ۴۳) آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی مذہب حقہ پر بہتان باندھتے ہو کیا فتاویٰ عالمگیری پر عمل کر کے مدہوش تو نہیں ہو گئے جب تک عنایۃ الاوطار، رحمۃ الامہ شرح وقایہ و منیۃ المصلی صفحہ دنیا پر رہیں گے آپ کے گلے میں نجس العین کی ہڈی کا کانٹھا اور سر پر ان کے چمڑے کا تاج رہے گا۔

دستور العمل نمبر ۵: مسئلہ نمبر ۵ میں مولوی جی نے مردار کی مشک کا پانی پی کر اور مردار کی کپّے سے گھی کھا کر نجس العین کے مشکیزے کا دودھ پیتے ہوئے۔ امام جعفر صادق پر بہتان باندھا کہ ان کی جانب سے مجھے نجاسات سے پیٹ بھرنے کی اجازت دستیاب ہوئی ہے۔ اب ہم اس حدیث کی جانب اپنا رخ کرتے ہیں میاں جی اگر آپ نے کسی نعمانی درس میں صرف بہائی پڑھ لی ہوتی تو مجہول و معلوم کی تمیز ہو جاتی۔ حدیث میں نُحل ماضی مجہول کا صیغہ ہے اور یُحل مضارع مجہول، حدیث میں ہر دو صیغے مجہول کے وارد ہوئے ہیں مطلب

یہ ہوا کہ نعمانی مذہب کی بنا پر امامؒ سے دریافت کیا گیا کہ مردار کا چمڑے بنا کر بر قول ابوحنیفہ دباغت دیے جاتے ہیں۔ پھر ان کے کپے اور مشکیزے بنا کر اہل جماعت گھی، دودھ اور پانی استعمال کرتے ہیں اور بعد دباغت حلال وحرام کی تمیز نہیں ہوتی ہم کیا کریں۔ امامؒ نے فرمایا کہ اہل اسلام کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے مگر تم ان کی جانمازوں پر جو ایسی ہوں نماز نہ پڑھنا، میاں جی آپ کو جلود المیتہ کے لفظ سے دھوکہ ہوا ہے گو آپ کے مذہب میں بعد دباغت جلود المیتہ نہیں مگر مذہب حق میں ہر حیثیت سے ان کا یہی نام ہے ہاں آپ کی کتابوں میں آدمی کے چمڑے کے بغیر سب چمڑے کیا کتا، کیا بھڑیا، کیا گیدڑ، کیا بندر، کیا ریچھ، کیا گدھا وغیرہ دباغت دینے سے پاک ہوجاتے ہیں۔

کل اذھاب دبغ فقد طھر وجازۃ الصلوۃ فیہ والوضوء فیہ الجلد الخنزیر والآدمی (شرح وقایہ)

میاں جی آپ کے مشائخ نے آپ کو دباغت کی تکلیف سے بھی سبک دوش کردیا ہے محض بسم اللہ پڑھ کر کتا ولومڑ و بلی و بھڑیا وغیرہ ذبح کرلو اور بلا دباغت مشکیزے بنا کر اہل توجہ کو دودھ و پانی پلاؤ اور انھیں مشکیزوں کے گھی سے لنگر و عرس کے توشے پکا کر مریدوں کو کھلاؤ۔ آپ نے سنا ہوگا شیعہ حقہ کا استعمال بہت کرتے ہیں اور آپ کا فتوی ہے کہ حقہ پینے والے کو توشہ ہضم نہیں ہوتا۔ آج آپ کو وجہ معلوم ہوگئی ہوگی کہ توشہ میں نجس گھی و دودھ ڈالا جاتا ہے۔ میاں جی صاحب اب آپ کی الجھی ہوئی گتھی کا عقدہ کھل گیا کہ آپ کے پاک کیے ہوئے چمڑے جو قانون شریعت کے خلاف ہیں ان کو امامؒ نے جلود المیتہ سے تعبیر فرمایا ہے میاں جی سن رہے ہو توجہ سے سر اٹھا کر ہمارے سوال کا جواب دو۔

سے بھی ناواقف ہیں۔ سبحان اللہ اس جہالت پر اس قدر جسارت آپ نے اگر اپنی کی مریدنی سے بھی "پکی روٹی" سن لی ہوتی تو شیعہ پر کیوں اعتراض کرتے جس طرح آپ کے مذہب میں پانی کی مقدار ہے جس کی تفصیل کا تذکرہ ہم آگے چل کر کریں گے۔ اسی طرح شیعہ مذہب میں حوض و کنویں کی حالت ہے کہ جب تک ان میں اوصاف ثلاثہ کی میں کوئی تبدیلی نہ آجائے تب تک خفیف نجاست سے پانی نجس نہیں ہوتا۔ آپ کے ہاں پانی کی تین قسمیں ہیں ایک جاری پانی جس میں اگر گوہ، شراب، کتا، گیدڑ، چوہا، بلی وغیرہ داخل ہو جائے تو آپ کے بزرگان سلسلہ اس پانی کو استعمال کرتے آئے ہیں۔ دوسرے راکد کثیر جس کی پھر تین قسمیں ہیں۔

ا۔ حوض صغیر ۲۔ حوض متوسط ۳۔ حوض کبیر

اس میں بھی جو گندگی و نجاست پڑ جائے تو آپ کے فقہاء مذہب اس پانی کو بھی استعمال کرتے رہتے ہیں۔ تیسرے ماء الآبار (کنویں کا پانی) اس میں بھی جس قدر نجاست پڑی رہے شک دور کر کے پانی پیتے رہو (فتاویٰ عالمگیری جلد اص ۱۲ تا ۱۶) اس کے صفحہ ۱۴ میں آپ کے بزرگوں نے کتے کو بھی نجس العین سے مستثنیٰ کر دیا ہے بلکہ فرمایا ہے کہ ان پانیوں میں اگر گوہ، شراب، پیشاب، خون حیض و نفاس وغیرہ گر جائے تو بھی نجس نہیں ہوتے۔ گیدڑ، ریچھ، کتا، بلی، چوہا، بھیڑیا، لومڑی وغیرہ سب غوطہ لگاتے پھریں تب بھی حنفی پانی پی سکتے ہیں۔ غسل اور وضو بھی کر سکتے ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ پر آپ کے امام ابو حنیفہ صاحب کا حکم ہے کہ میرے مقلد شراب سے بھی غسل و وضو کر سکتے ہیں۔ محض نیت کر لیا کریں۔ کیوں میاں عبدالغفور صاحب شراب سے تو غسل و وضو کر کے مراتب

کرتے ہو جس کی مستی میں تم جوتا کا جھوٹا لیتے ہوئے حلال وحرام کی تمیز آپ سے نہیں ہو سکی
معلوم ہوتا ہے کہ تم شراب پی کر جگر گوشہ رسول ﷺ پر اعتراض کر رہے ہو۔ تو پیالے لٹک
شراب پیا آپ کے مذہب میں جائز ہے (فتاویٰ عالم گیری چھاپ دہلی ص ۱۵۰ ہدایہ مترجم
اردو چھاپ نولکشور جلد اص ۳۸)۔ مولوی جی آپ خوب شراب پیو شراب سے غسل کرو
مردار چمڑے کی ٹوپیاں پہنو اور نور خاں والہ میں سجادہ نشینی کرو۔

دستور العمل نمبر ۷: آپ کے رہبران شریعت کھلی اجازت دے رہے ہیں
مولوی جی نے مسئلہ نمبر ۹ میں اپنے نابینا بھائی کو مشت زنی کرتے ہوئے دیکھ کر یا خود کسی
رات میں عمل کرتے ہوئے امام عالی مقام جعفر صادقؑ پر اعتراض کیا کہ آپ نے مجھے اور
میرے نابینا بھائی محمد یعقوب صاحب کو مشت زنی کرنے کی اجازت دی ہے اور جو قول
فروع کافی سے پیش کیا ہے اس سے بالکل اجازت ثابت نہیں ہوتی۔ اس قول کا مطلب
ہے کہ اگر کوئی نابینا نعمانی مذہب کی بنا پر تراویح سے فارغ ہو کر یہ حرکت کرنا شروع کر
دے جیسا کہ ان کی عادت ہے اس پر حد جاری نہیں ہوتی۔ کیونکہ مشت زنی کرنا تراویح کی
طرح بدعت عمری ہے۔ میاں جی آپکے پیران طریقت و رہبران معرفت و سالکان حقیقت و
بانیان ملت نے جہاں مشت زنی کرنے کے مزے اڑائے ہیں وہ آپ کے کتب معتبرہ
اجازت دے رہے ہیں (پکی روٹی کلاں مطبوعہ پریس لاہور ص ۵۸) صاحب کتاب
الروضۃ المومنین اور فتاوی سراجی کا بھی حوالہ دے کر کہتا ہے کہ ہماری حنفی عورت کے لئے بھی
انگلی یا لکڑی مارنے کی اجازت ہے۔ سبحان اللہ کیا پاک مذہب ہے۔

دستور العمل نمبر ۸: ملاں قطبی صاحب نے مسئلہ ۱۵ میں جو بہتان مذہب شیعہ

پر بادر ھا ہے اس کا پتہ جامع عباسی کی عبارت سے نہیں چلا شاید ترجمہ میں آپ کو لغزش ہو گئی ہوگی جامع عباسی میں یہ ہے کہ اگر حوض میں بے کم وزیادہ ایک گز ہو اور کتے کا بال جا پڑے اور کوئی شخص مثلاً پیالے سے اسی بال کو پانی سے جھٹ اٹھالے تو پیالے کے اندر کا رخ اور وہ پانی جو اس کے اندر ہے وہ نجس ہو جائے گا اور باہر کا رخ اور باقی گز کا پانی پاک رہے گا ۔ اگر وہ بال پیالے میں نہ آیا تو الٹا معاملہ نظر آئے گا ۔ کتے کا ذکر جامع عباسی میں نہیں ۔ کیوں قطبی صاحب اس عبارت سے تو الٹا آپ کا ارشاد جھوٹا ہوتا ہے جو مسئلہ نمبر ۱۱ میں سید مرتضیٰ کی جانب منسوب کیا ہے کہ کتے کے بال شیعہ مذہب میں پاک ہیں ہاں البتہ آپ کی (فتاویٰ عالم گیری چھاپہ نولکشور جلد ا ص ۱۲ سطر ۲۳) پر یہ لکھا ہوا ہے کہ کتا پانی میں بیٹھا ہوا ہو تو نیچے سے حنفی وضو کر سکتا ہے بلکہ آپ کے بزرگوں نے (غایۃ الاوطار ترجمہ درالمختار چھاپ صدیقی بریلی ص ۱۰۰) میں آپ کو یہ اجازت بھی دی ہے کہ کتے کے بچے کو بغل میں دبا کر نماز پڑھ سکتے ہو کیوں قطبی صاحب مینڈک و دریائی کتا، سؤر جو کہ آپ کے مذہب میں حلال ہیں (حیات الحیوان جلد ۲ ص ۲۸) کھا کر رشوت بچانے کیلئے شطرنج کھیلنے ملتان تو نہیں تشریف لے گئے ۔ یہ دونوں چیزیں بھی آپ کے مذہب میں حلال ہیں (درالمختار ص ۱۷) ممکن ہے کہ ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق الّو کا گوشت کھا کر چین نہ اڑا رہے ہو (تمیز الکلام در بیان حلال وحرام مطبع احمدی دلّی ص ۸) قطبی صاحب آپ کے امام اعظم نے کافر کا پس خوردہ بھی آپ کے لئے حلال کر دیا ہے (منیۃ المصلی مطبع اسلامیہ لاہور ص ۴۷) کیوں قطبی جی اپنے اساتذہ کے مسائل شیعوں کی جانب منسوب کر رہے ہو مگر جب تک غایۃ الاوطار و ہدایہ شریف کی زندگی ہے آپ سر نہیں اٹھا سکتے معلوم ہوتا ہے کہ

حرامی کے خوبی کی بنا پر مشت زنی کرتے ہو۔

دستور العمل نمبر ۹: قطبی صاحب نے مسئلہ نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸ میں جامع عباسی کے حوالے سے بنا بر فتاوی عالم گیری پہلے بے شبہ اور پھر بھی بے شبہ اپنی بہو سے زنا کر کے پھر اپنی خادمہ سے قصداً زنا کرتے ہوئے شیعہ مذہب پر اعتراض کیا ہے کہ ان کے مذہب میں یہ امور ثلاثہ جائز ہیں۔ میاں جی شیعہ ثلاثہ پر لعنت کرتے ہیں یہ آپ کے مسئلہ ہیں (فتاوی عالم گیری جلد ۲ ص ۸ سطر ۲، ص ۶،۵) جہاں لکھا ہوا ہے کہ بیٹا اور باپ ایک دوسرے کی بیوی سے آلہ تناسل پر خرقہ (کپڑا) لپیٹ کر موج اڑائیں تو نہ مہر دینا پڑتا ہے اور نہ نکاح فسخ ہوتے ہیں پھر لکھا ہے کہ اگر دونوں کی فرج پھٹ جائے تو نہ زنا ثابت ہوتا ہے نہ مہر دینا پڑتا ہے۔ ملاں جی آپ کی کتاب میں ایک اور عجیب بات ہے اگر آپ خرقہ لپیٹ کر اپنی زوجہ کی ماں سے زنا کر لیں تب بھی آپ پر عورت حرام نہ ہوگی (فتاوی عالم گیر ی ص ۶) پھر اسی کتاب میں ہے کہ اگر کسی شخص کا آلہ تناسل کھڑا ہو جائے تو بیٹی سے دریافت کرے کہ تیری ماں کہاں ہے اس دوران اپنی بیٹی کے رانوں میں مزے اڑا سکتا ہے۔

(فتاوی عالم گیری ص ۶ سطر ۳۲) اصل عبارت پڑھے دیتا ہوں "فمن انتشرت آلته لطلب امراته واولجها بین فخذی ابنتها لا تحرم علیه امهما مالم تزد انتشارا" (فتاوی عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶ مطبوعہ نولکشور) پھر اسی صفحہ میں لکھا ہوا ہے کہ اگر حنفی اپنی بیٹی کی فرج بغیر شہوت دیکھتا رہے تو اس کے لئے پیران طریقت نے جائز کیا ہے۔ پھر اسی صفحہ پر لکھا ہوا ہے کہ حنفی اپنی عورت کی فرج دیکھ سکتا ہے پھر اسی صفحہ پر لکھا ہوا

ہے کہ حنفی اپنی عورت کو یا اس کی ماں کو پانی کے کنارے پر کھڑا کر کے دونوں کی فرجوں کا فوٹو لے سکتا ہے۔ ملاں جی ان صفحات پر اس قدر واہیات مسائل لکھے ہوئے ہیں جن کو دیکھ کے بھی شرم دامن گیر ہو رہی ہے مگر کیا کریں جو کچھ لکھا ہے آپ نے مجبوراً لکھوایا ہے۔ چاہتا ہوں کہ آپ کو کسی اور کتاب کی بھی سیر کروالوں۔ آپ کے مذہب میں یہانتک لکھا ہے" لو جامعها بخرقه على ذكره لاتثبت الحرمة "یعنی اگر عضو تناسل پر کپڑا لپیٹ کر (محرمات سے) مجامعت کی جائے تو حرام نہیں (البحر الرائق فصل فی المحرمات جلد ۳ صفحہ ۹۹ طبع دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصر و فتاویٰ برھنہ جلد ۲ صفحہ ۱۸ مطبع حسامی لاہور)۔

سبحان اللہ آپ کے ہادیاں نے آپ کے لئے ایک اور بڑی سہولت پیدا کی ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ جاڑہ کے موسم میں ہم آلہ تناسل پر خرقہ (کپڑا) لپیٹ کر دبروقُبل سے جماع کرتے رہتے تھے چونکہ ہمیں لذت پیدا نہیں ہوتی تھی اسی لئے غسل بھی نہیں کرتے تھے۔ (حاشیہ چلپی شرح وقایہ ص ۲۳)۔

کیوں میاں جی اجنبی عورتوں کو توجہ دے رہے ہو یا میری جانب متوجہ ہو۔ آپ جیسے آریہ خیال اسلام نما مولویوں نے غیر مسلموں کو اسلام پر حملہ کرنیکی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اگر آپ رسالہ" حق چار یار" لکھ کر حیا تو ناتڑی جیسے فتنہ پرور لوگوں کو خوش نہ کرتے تو نعمانی دستور العمل و قیاسات فاسدہ کیوں صفحہ ہستی پر ظاہر ہوتے۔ جس قدر آپ کی کتابوں میں خرافات کی بھرتی ہے ہم نے اس کا عشر عشیر بھی ابھی تک ظاہر نہیں کیا۔ ہاں شاید آپ نے اگر اپنی عادت کے مطابق شکم پروری کی خاطر شرارتوں کے میدان کو وسیع کیا تو ممکن ہے ہم بھی آپ کے مخفی مال گودام کو برسر اجلاس نیلام کرنا شروع کر دیں اور دیکھیں گے کہ

اس کم قیمت پر ہمیں زیادہ منافع ہوا ہے یا آپ کے پیران طریقت کو کہ جنہوں نے خفیہ بیبیاں دے کر امامت ومشائخ کے القاب حاصل کیے ہیں۔ قطبی جی ملتان واپس آؤ احد و خیبر وخندق کے مفروروں نے بھی واپس ہو کر بے حیائی کے عالم میں مال غنیمت حاصل کیا تھا آپ کو بھی ان کی سنت اختیار کرنی چاہیے قطبی جی کیا لفت حریر (خرقہ پہننا) کا مسئلہ آپ کے ذہن شریف میں مکان پذیر ہوا یا نہیں؟

دستور العمل نمبر ۱۰ : مولوی جی نے مسئلہ نمبر ۱۹ تا ۲۱ ہر سہ مقامات پر بیان کیا ہے اس سے ہمیں اتفاق ہے۔ محض مسئلہ ۲۰ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے مولوی کی جہالت ثابت ہوتی ہے کیونکہ حلال وحرام ومستحب ومکروہ اور مباح کا علم مولوی جی کو نہیں ۔ہمارے مذہب میں مکروہ اسے کہتے ہیں کہ جس کے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں ممانعت نہ ہو۔ ہمارے پاک مذہب میں صوم کی حالت میں صائم تشبہ باری وتشبہ نفوس قدسیہ رکھتا ہے۔ حق تعالیٰ نے سورہ یسین میں فرمایا ہے کہ ہم نے اپنے رسول ﷺ کو نہ شعر کی تعلیم دی اور نہ اسے مناسب ہے کہ وہ شعر پڑھے لہذا صائم کو تشبہ رسالت ﷺ کی ہوتے آئمہ کی تعریف قرآنی الفاظ میں کرنا زیادہ ثواب ہے۔ قرآن کو چھوڑ کر شعر پڑھنا صائم کی عظمت کے خلاف ہے۔ میاں عبد الغفور تم بھی بچے ہو تمہاری کتابوں میں ایسی ایسی باتیں تحریر ہیں کہ شرم کے مارے بیان نہیں کی جاسکتیں۔

فتاوی برھنہ جلد ۲ صفحہ ۱۵ مطبوعہ لاہور پر لکھا ہے مشت زنی کرنا بھی روزے کی حالت میں جائز ہے بشرطیکہ انزال نہ ہو۔ پھر اسی فتاوی برھنہ جلد ۲ صفحہ ۱۵ پر آپ کے ہادیان طریقت نے آپ کو مُردوں اور چوپایوں سے بھی جشن منانے کی اجازت دی ہے۔ پھر

اسی فتاویٰ برہنہ جلد۲ صفحہ ۱۵ پر آپ کے پیشواؤں نے دبر و قُبل میں آپ کو پنبہ تر رکھنے کی

اجازت دی ہے۔

اس کتاب میں جس طرح اسکا نام فتاویٰ برہنہ ہے اسی طرح بے شمار بیہودہ لغویات لکھی ہیں۔ ہمیں شرم آتی ہے کہ انہیں ظاہر کریں۔ اب ہمارا خیال ہے کہ آپ کو فتاویٰ عالم گیری کی سیر کرائی جائے۔ اس میں لکھا ہے کہ

اپنا آلہ تناسل اپنی عورت کے ہاتھ میں دے کر مشت زنی کرو اور اگر انزال نہ ہو تو روزہ جائز ہے (فتاویٰ عالم گیری جلد ۱۔ طبع نولکشور صفحہ ۱۶۳ سطر ۱۲)۔

پھر اسی کتاب کی سطر ۱۰ پر روزہ کی حالت میں جانور، مردہ لڑکے کے ساتھ آپ کو منہ سیاہ کر لینا جائز ہے۔

میاں جی ایک اور عجیب بات ہے کہ روزہ کی حالت میں آپکی عورتیں سحق بھی کر سکتی ہیں یعنی ایک دوسرے سے زنا کر سکتی ہیں آپ کے امام ابو یوسف صاحب نے عورتوں کیلئے بڑی سہولت نکالی ہے کہ روزہ کی حالت میں لذت کا اقرار نہ کریں اور مزے اڑاتی رہیں۔ (صفحہ مذکور سطر ۶)

اگر حنفی عورت روزہ کی حالت میں شوہر سے چپٹ جائے اور شوہر کا انزال ہو جائے تب بھی دونوں کے روزے کی حالت میں کوئی قدح نہیں۔

صاحب فتاویٰ عالم گیری نے اور بھی لغویات کا تذکرہ کیا ہے۔ مگر ہمیں اس مال کو نیلام کرتے ہوئے حیا مانع ہے۔

خیال ہے کہ امام بخاری کی کتاب الصوم کا بھی آپ کو مطالعہ کروایا جائے آپ

کے امام بخاری صاحب نے اجازت دی ہے کہ آپ روزہ کی حالت میں اپنی عورت کے بو
سے لے سکتے ہو (بخاری جلد ا ص ۲۵۸ سطر ۱۹)۔ پھر آپ پر صاحب بخاری یہ احسان بھی
کرتے ہیں کہ اپنی عورت کو چت ڈال کر دخول کے سوا سب گھوڑے اڑاؤ آپ کے روزہ
میں کوئی حرج نہیں صفحہ مذکور سطر ۱۱ پھر آپ کے امام بخاری نے صفحہ مذکور سطر ۲۸ و صفحہ ۲۵۹ سطر
۱ پر آپ کو اجازت دی ہے کہ رات کو جماع کرو اور بغیر غسل کے روزہ رکھ لو پھر صبح صادق تک
جماع کرتے رہو بعد ازیں دونوں میاں بیوی نماز سے پہلے ایک برتن میں غسل کرو اور بوسہ
بازی بھی کرتے رہو۔ کیوں میاں عبدالغفور صاحب میری بات کی جانب متوجہ ہو، ممکن ہے
قلمی صاحب یہی جواب دیں گے کہ بزرگوں کی کتاب کفر ہے، ہادیان شریعت کا حکم بسرو
چشم منظور ہے۔ میاں جی آپ نے جو بہتان مسئلہ نمبر ۳۳ میں شیعہ مذہب پر باندھا ہے وہ
بھی آپ کو معلوم ہو گیا کہ ایسے خبائث و نجاسات آپ کے رہبران طریقت نے اپنی
کتابوں میں بھرتی کیے ہیں۔ مذہب شیعہ منظور من اللہ ہونے کے علاوہ تقدیس کی سند درگاہ
نبوت سے حاصل کر چکا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ آسمان کی جانب تھوکنے سے اپنا ہی
منہ نجس ہوتا ہے۔

دستور العمل نمبر ۱۱: ملاں جی نے مسئلہ نمبر ۲۲ میں اپنے بزرگان دین کی ملت کے
موافق سادات بنی فاطمہ کی عصمت مطہرہ پر حملہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ تفسیر لوامع
التنزیل میں لکھا ہے کہ سیدہ فاطمہ کا نکاح عام مرد سے جائز ہے۔ ملاں جی نے نہ درسی کتب
دیکھی ہیں نہ فقہ پڑھی ہے نہ لغت کا مطالعہ کیا۔ ورنہ تفسیر میں سید کی لڑکی سے سردار کی لڑکی
مراد ہے نہ سیدہ فاطمہؑ۔ عربی کا محاورہ ہے کہ غلام اپنے سردار کو کہتا ہے کہ یا سیدی، اے

میرے سردار چاہے کسی قوم کا ہو۔ سردار جب مسلمان غیر بنی فاطمہ ہو تو اس کی لڑکی ہر مسلمان کے لئے جائز ہے۔ عرب میں سادات بنی فاطمہ کو شریف کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اگر تفسیر میں یہ لفظ ہوتے کہ شریف زادی کا نکاح مسلمان سے جائز ہے تو آپ کے ہم خیال یزیدی ایجنٹوں کے مرید بے حد مسرور ہوتے۔ برصغیر میں شیعہ حضرات سادات بنی فاطمہؑ کے ساتھ اس فعل کے مرتکب نہیں ہوتے اگر سادات کے گھر میں انہیں مدعو کیا جائے تو جن برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں ان کی طرف بھی نظر پھیر کر نہیں دیکھتے کیونکہ خاندان رسالت ﷺ کی خواتین کے ان برتنوں سے ہاتھ مس ہوئے ہیں۔

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَـٰظِرِينَ إِنَـٰهُ وَلَـٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَـْٔنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْىِۦ مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْىِۦ مِنَ الْحَقِّ (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳)۔

"اے ایمان والو جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لیے ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا (جائے) جاؤ اور جب کھا چکو (تو) نکل کھڑے ہو وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو تمہاری اس بات سے اذیت ہوتی ہے تو وہ لحاظ کرجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا"۔

یا آپ جیسے نمک حلالوں کے کام ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کی لڑکی کا عقد عثمان سے ہوا تھا یا امیرؑ کی لڑکی کا عقد عمر کی جانب منسوب کرتے ہو اور شیعہ حضرات ہر مناظرہ میں آپ کے اس اعتقاد خبیث کی تردید کرتے رہتے ہیں۔ آپ کے پیران طریقت نے سادات بنی فاطمہ کو قید کر کے اجلاس عام میں مجرموں کی طرح پیش کیا اور آپ نے یہ فتویٰ دیا کہ سیدہ فاطمیہ کا عقد عامی سے جائز ہے۔ آپ کے اس اعتقاد کی بنا پر ہی تو ہم آپ اور آپ کے پیران مغاں پر تبرا کرتے ہیں ہمارے نزدیک ایسا فعل مناسب نہیں ہے حیا کرو۔

دستور العمل نمبر ۱۲: ملاں جی نے مسئلہ نمبر ۲۳ میں لکھا ہے کہ شیعہ مذہب کے نزدیک طبیب اجنبیہ عورت کی شرم گاہ دیکھ سکتا ہے۔ حق الیقین اور استبصار کا حوالہ دیا ہے لیکن یہ عبارت ان کتابوں میں نہیں ہے۔ البتہ آپ کی کتاب (فتاوی عالمگیری جلد ۲ ص ۲ سطر ۱ الفاظ ۳۳) میں ہے کہ حنفی اپنی بیوی، بہو، دختر، ماں، خوش دامن اور جمیع محرمات کی شرم گاہوں کا دیکھنا تو در کنار خود فوٹو بھی لے سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ شہوت کی نظر سے نہ دیکھے۔ کیوں میاں جی؟ جب تک فتاوی عالم گیری و فتاوی برہنہ کا وجود دنیا پر ہے آپ شیعہ کی جانب یہ تہمت لگا سکتے ہیں؟ اپنے مسئلے شیعوں کی جانب منسوب کرتے ہو۔ اب آپ کی سمجھ میں آ گیا ہوگا ایسے قبیح مسائل آپ کے آئمہ نے ایجاد فرمائے ہیں۔ شیعہ مذہب ان بہتانوں سے منزہ و مبرہ ہے۔

دستور العمل نمبر ۱۳: مسئلہ نمبر ۲۴ میں مولوی جی حضرت عمر کی سنت ادا کرتے ہوئے شیعہ پر یہ بہتان باندھتے ہیں کہ ان کے مذہب میں عورت سے وطی فی الدبر جائز ہے۔ جناب عالی استبصار میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں کہ کسی نے امام معصومؑ سے دریافت

کیا کہ فلاں وطی فی الدبر کرتا ہے۔ حضرت نے جواب دیا کہ اس کے لئے کوئی ڈر نہیں۔ (۱)

اب ہم آپ کی کتابوں میں دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کون بزرگ ہیں کہ جنہوں نے یہ جرم کیا ہے۔ آپ کی تفسیر معالم التنزیل چھاپہ بمبئی ص ۹۸ سطر ۱۲ میرے سامنے ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یہ کام حضرت عمر صاحب کیا کرتے تھے۔ (۲)

میاں جی (فتاوی عالمگیری جلد ۲ ص ۲۸۳) پر لکھا ہوا ہے کہ

ولو نظر الی دبر المراة لا تثبت به حرمة المصاهرة کذا فی فتاوی قاضی خان و کذا لو وطی فی دبرھا لا یثبت به الحرمة کذا فی التبیین

---

(۱) معلوم ہونا چاہیے کہ کتب اہل بیت علیہم السلام میں اس غیر فطری فعل کو قبیح ترین سمجھا جاتا ہے جیسا کہ کتب اربعہ میں بالتصریح ذکر ہے تمہیں یہ حدیث مبارکہ نظر نہیں آئی؟؟ دیکھو الاستبصار للشیخ طوسی جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ مطبوعہ مطبعہ جعفریہ لکھنو۔ یہ کتاب میرے سامنے ہے۔ جس میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا "قال رسول الله ﷺ محاش النساء علی امتی حرام"۔ میری امت پر عورتوں سے وطی فی الدبر کرنا حرام ہے۔ کاش تم اصل کتاب کو دیکھ لیتے تو زبان طعن دراز نہ کرتے اور رسوا نہ ہوتے۔ (جوادی)

(۲) اصل عبارت یہ ہے "جاء عمر الی رسول الله ﷺ فقال یارسول الله هلکت' قال وما الذی اهلکک؟ قال حولت رجلی البارحة .... فاوحی الله الیه نساء کم حرث لکم .... الخ۔ (سطر ۱۲، ۱۳)

(ترجمہ) عورت کی دبر دیکھنے یا اس سے وطی فی الدبر کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی پھر اسکو رخصت ہے کہ جس بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے چاہے اسکی ماں یا بہن یا لڑکی سے بھی شادی کر لے۔

کیا آپ کے بانیان مذہب کا یہی دستور العمل تھا پھر کتاب مذکور میں لکھا ہوا ہے کہ آپ کے پیشوا و مردہ عورت سے زنا کر لیتے تھے اور اس کی ماں سے نکاح پڑھ لیتے تھے پھر کتاب مذکور میں لکھا ہوا ہے کہ آپ کے بزرگ پہلے ایک عورت کو کہتے ہیں کہ یہ میری ماں ہے پھر اس سے نکاح کر لیتے تھے۔

کیوں ملاں جی وطی فی الدبر حضرت عمر کی سنت ہے جس کو آپ کے تمام بزرگوں نے ثواباً ادا کیا ہے یا شیعہ کا قصور ہے جنہوں نے اسے فعلِ شنیع اور خلافِ طبع قرار دیا ہے۔

---

(۲) نیز اسی کتاب کی سطر ۲۵، ۲۶ میں ہے "عن نافع قال کنت امسك على ابن عمر المصحف فقرا هذه الآيه نساء كم حرث لكم فقال اتدرى فيما نزلت هذه الآيه قلت لا قال نزلت فى رجل اتى امراته فى دبرها فشق ذلك عليها فنزلت هذه الآيه والحكى عن مالك اباحه ذلك"

نافع کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے آیت نساء کم حرث لکم کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ تب ابن عمر نے بتایا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی اور اس عورت کو برا لگا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ نیز امام مالک کے بارے میں ہے کہ آپ نے وطی فی الدبر کو مباح قرار دیا۔ (جوادی)

دستور العمل نمبر ۱۴ : مولوی جی نے مسئلہ نمبر ۲۵، ۲۶، ۲۷ پر دو اعتراض کئے ہیں ایک یہ کہ شیعہ مذہب میں عاریۃً فرج دینی جائز ہے۔ دوسرا یہ کہ فاجرہ سے اور غیر فاجرہ سے بھی ان کے مذہب میں متعہ جائز ہے۔(۱)

آپکو (فتاوی عالم گیری جلد ۲ ص ۴ تا ۵) دیکھنا چاہیے کہ آپ کے مذہب میں خادمہ، ماں، بہن، بیٹی وغیرہا کی فرج کے پیسے لے کر دینا جائز ہے۔ پھر دیکھو اسی کتاب میں آپ کے بزرگوں نے شراب پی کر یہ فروج دیئے ہیں اور عاریۃً بھی دیئے ہیں۔ پھر دیکھو صفحہ ۱۵ کہ آپ کے ہادیوں نے فاسدوں کے ذریعے یہ فروج مرحمت فرمائی ہیں۔ پھر دیکھو صفحہ ۱۱ علیٰ ھذا القیاس۔

ملاں جی آپ کے مذہب میں ایک اور عجیب بات ہے کہ اگر بیٹا اپنے باپ کی خادمہ سے یا اجنبی عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ یہ باکرہ ہے اور مجامعت کے وقت معلوم ہو کہ اس سے مداخلت کی گئی ہے وہ مرد اس سے دریافت کرے کہ تم سے کس نے مجامعت کی ہے وہ جواب دے تیرے باپ نے اور وہ اس کا قول تسلیم نہ کرے تو بے شک مزے لوٹے کوئی حرج نہیں۔

---

(۱) فقہ حنفی میں فرج فروشی ایک باقاعدہ کاروبار کی حیثیت رکھتا ہے۔ پس اگر اجرت لے کر زنا کروایا جائے تو آپ کے نزدیک حد جاری نہ ہوگی یہ کتاب کنز الدقائق مطبوعہ مطبع قاسمی دیوبند ۱۳۲۵ھ میرے سامنے ہے جس کے صفحہ ۱۷۰ پر یوں لکھا ہے: "اگر اجازت دے کر زنا کیا جائے تو حد جاری نہ ہوگی" (جوادی)

سبحان اللہ کیا مذہب ہے کہ ماں عدم اعتراف سے بیٹے پر حلال ہے (فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ص ۹)

باقی رہا جواز نکاح متعہ، یہ حضرت نبی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جائز تھا اور آپ کے حضرت عمر نے حرام کیا، مگر حضرت عبداللہ ابن عباس اس کے جواز کے قائل ہیں (تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۲۱۹) اور بڑے بڑے صحابہ کرام مثلاً عبداللہ ابن زبیر وغیرہ نکاح متعہ کی پیدائش ہیں۔

آپ کا یہ اعتراض کہ ایک متعہ کرنے سے حسینؑ کا رتبہ اور دوسرے سے حسنؑ کا اور تیسرے سے علیؑ کا اور چوتھے سے نبی کا ملتا ہے۔ یہ بالکل واہی بکواس ہے۔ آپ نے مرتبہ نبوت وامامت کو نہیں سمجھا ورنہ ہمارے نزدیک یہ بات محالات سے ہے اور آپ نے ترجمہ بھی غلط کیا ہے حالانکہ روایت میں الفاظ اس طرح ہیں "من تمتع مرة كان درجته كدرجة الحسينؑ و من تمتع مرتين كان فدرجته كدرجة الحسنؑ و من تمتع ثلاثة مرات كان درجته كدرجة عليؑ و من تمتع اربع مرات كان درجته كدرجتی "۔ اولاً یہ روایت بلا سند ہے لہذا قابل بحث واستدلال نہیں ہے۔ ثانیاً یہ کہ اس روایت میں تشبیہ ہے یعنی اس آدمی کا درجہ ان پاک ہستیوں کی مانند ہو۔ اگر بالفرض آپکی بات صحیح تسلیم کی جائے تو ان روایات کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے جو آپکی مستند کتب میں پائی جاتی ہیں جیسے قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اخذ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بید الحسنؑ و الحسینؑ فقال : من احبنی و احب هذين و اباهما و امهما كان معی فی

درجتی یوم القیامۃ (اخبار اصبہان ابی نعیم اصبہانی وغیرہ کتب معتبرہ اہل سنت)۔

رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں اور باپ سے محبت کریگا وہ روز قیامت میرے ساتھ میرے درجے پر ہوگا۔

متعہ کو حرام کہنے اور کرنے والا مخالف خدا اور رسول ﷺ ہے۔ ملاں جی مسئلہ میں آپ نے تحریر کیا ہے کہ شیعہ مذہب میں نکاح متعہ کا نزول قرآن میں ہوا ہے؟ کیوں ملاں جی بتاؤ ہوا ہے یا نہیں۔۔۔۔ اگر نہیں تو پھر اصحاب پیغمبر عبداللہ ابن عباسؓ وعبداللہ ابن عمرؓ جھوٹے ہیں یا عبداللہ ابن زبیرؓ جو نکاح متعہ سے پیدا ہوئے تھے حرام زادے ہیں؟؟۔

ہمارا ایمان ہے کہ نکاح متعہ منزل من اللہ ہے کیونکہ ہمارا ایمان قرآن کریم پر ہے۔

دستور العمل نمبر ۱۵ : مولوی جی نے مسئلہ ۲۹ میں بنا بر قول امام ابوحنیفہ صاحب محرمات سے وطی کرتے ہوئے جو بہتان کافی کے حوالے سے شیعہ پر کیا ہے وہ ہرگز کافی میں نہیں۔ البتہ کافی میں اتنا ہے کہ اگر کوئی شخص حنفی مذہب کی بنا پر جیسا کہ حنفیوں کا خیال ہے کہ آدم اپنی لڑکیوں کا نکاح اپنے لڑکوں سے کر دیتے تھے مجوسی مسلمان ہو جائے چونکہ وہ ابوحنیفہ کے فتوی کی وجہ سے محرمات کے بطن سے پیدا ہوا ہے مگر اس کا قصور نہیں یہ فعل اس کے والدین نے مجوسیت پر کیا تھا لہذا اس کو حرام زادہ نہ کہنا چاہیے۔ کافی میں یہ ہرگز نہیں کہ محرمات سے نکاح ہو سکتا ہے۔ البتہ فقہ اکبر و کنز الدقائق و شرح وقایہ وہدایہ وغیرہ نے باب

۱: المحاضرات فی الادباء صفحہ ۲۰۷ طبع مصر　　۲: شرح معانی الآثار جلد ۲ صفحہ ۱۴ مطبع مصطفائی

...میں بیان کیا ہے کہ محارم سے صحبت کی صورت میں حد زنا جاری نہ ہو گی کیونکہ شبہ نکاح ہو گیا ہے۔ ہم فتاویٰ عالم گیری سے ملاں جی کو متنبہ کرتے ہیں کہ اگر حنفی اپنے والدین ... ... نانی و بیٹا و بیٹی و بھائی و بہن و سردار و غیرہ کی خادمہ عاریۃً لے لے یا محرمات سے نکاح کرکے پھر اس خادمہ اور محرمات سے زنا کرلے تو ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر حد ... نہیں ہوتی (فتاوی عالمگیری جلد ۲ ص ۳۳۰، ۳۳۱) اور اگر چھوٹی لڑکی سے یا دار الحرب میں کسی سے زنا کرے تب بھی امام صاحب اس سے معافی دیتے ہیں۔

(فتاوی عالمگیری جلد ۲ ص ۳۳۲)۔

کیوں مولوی جی؟ آپ کے امام صاحب آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ محرمات سے مزے اڑالو پھر آپ کے امام نے آپ کو اجازت دی ہے کہ باپ کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی زوجہ سے مزے اڑاؤ (فتاوی عالمگیری جلد ۲ ص ۳۳۲ سطر ۲۱)۔ اور اس سے ... اولاد بھی ہو جائے تب بھی آپ پر حد نہیں آپ کے بزرگوں کی ایک اور سنت ہے ... لڑکی ان کے زنا سے پیدا ہوتی تھی اس سے نکاح کر لیتے تھے (تفسیر کبیر جلد ۳ ص ... مطبوعہ العامرہ قسطنطنیہ) اصول شاشی میں بھی یہ بات موجود ہے۔ پھر آپ کے ... بزرگوں نے رنڈیوں پر بڑا احسان کیا ہے نہ ان کی خرچی حرام ہے اور نہ ان پر کوئی حد ہے (فتاوی عالمگیری جلد ۲ ص ۳۳۳، فتاوی قاضی خان جلد ۴ ص ۲۰۶)۔

ہم آپ کو آپ کے بزرگوں کا ایک اور وظیفہ بتاتے ہیں وہ ایک مشترکہ عورت ... سے مزے اڑایا کرتے تھے۔ (فتاوی عالم گیری جلد ۲ ص ۳۳۱ سطر ۶) کیوں ملاں جی

محرمات سے مزے لوٹنے اور اپنے بزرگوں کے قدم باقدم چلنا آپ کے وظائف عجیبہ میں سے ہے اور شیعوں پر تہمت لگا کر اپنے فنڈ کی ترقی چاہتے ہو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو قیاس پر اعتبار نہیں۔ آج آپ کو معلوم ہوا کہ چکلوں کا افتتاح آپ کے پیران امامت کی اجازت سے ہوا۔

دستور العمل نمبر ۱۶ : ملاں جی نے مسئلہ نمبر ۳۰ و ۳۲ میں جو کچھ بیان فرمایا ہے۔ وہ شیعوں کے مذہب میں نہیں البتہ آپ کی کتاب (فتاوی عالمگیری جلد ۲ ص ۲ سطر ۲) پر اتنا مذکور ہے کہ حنفی عورت اپنے مرد کے آلہ تناسل کو بوسہ دے سکتی ہے۔ (۱)

بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۲۳ پر لکھا ہے کہ آپ کتے کا پس خوردہ نوش فرما سکتے ہیں۔ صاحب بخاری آپ کو گدھے کا گوشت بھی کھلانا چاہتے ہیں (بخاری شریف جلد ۱ ص ۸۲۵) آپ مردہ مچھلیاں بھی کھا سکتے ہیں غرض بخاری خنزیر کے گوشت کے سوا آپ کو سب چیزوں کی اجازت دیتے ہیں (بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۳۰ تا ۸۳۲) گوہ، لومڑی، بجو، خرگوش، سب کچھ امام بخاری نے اس لئے حلال کیا ہے کہ آپ کو عرس کے موقع پر تکلیف نہ ہو۔

دستور العمل نمبر ۱۷ : مسئلہ نمبر ۳۴، ۳۵ کی نسبت آپ نے جو کچھ بیان فرمایا ہے کہ اس کا جواب ہم آپ کے امام کے عمل سے دیتے ہیں ہمارے مذہب میں مذی!

---

(۱) فتاوی برہنہ جلد دوم صفحہ ۶۳ مطبوعہ نولکشور لکھنو ہمارے پیش نگاہ ہے جس میں تحریر ہے۔ و ادخال ذکر در دھن زن بقولے نہ "مکروہات میں سے ایک یہ ہے کہ آلہ تناسل عورت کے منہ میں داخل کیا جائے اور دیگر فقہاء کے بقول مکروہ بھی نہیں ہے" (جوادی)

اور عضو تناسل سے کھیلنا بالکل جائز ہے۔ اس سلسلے میں ملاحظہ فرمائیے آپ کو صاحب فتاویٰ عالمگیری اجازت دیتے ہیں کہ نیند میں سو جاؤ اور پیشاب کرتے رہو پھر میاں بیوی اپنی اعضاء کو شہوت کی حالت میں خوب رگڑ لو۔ ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک تمہارا وضو باقی ہے

(فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ص ۹ مطبوعہ نولکشور)

ودی چوتڑوں پر لگی ہوئی ہو، حتیٰ کہ باکرہ عورت کی دبر سے مزہ لے اور فرج تک منی پہنچ جائے اس حالت میں آپ پر غسل معاف ہے

(فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۱ کتاب الطہارہ الباب الثانی الفصل الثالث)۔

چھوٹی لڑکی سے زنا کر لو یا مردہ و چوپائیوں سے منہ سیاہ کر لو تب بھی امام صاحب نے غسل کی معافی دی ہے بشرطیکہ انزال نہ ہو (فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۱)

نماز پڑھتے ہوئے آپ کو احتلام ہو جائے تب بھی نماز درست ہے دیکھو مندرجہ بالا کتاب کا مذکورہ صفحہ۔ اب کتاب کی صداقت کے لئے ہم بخاری کو پیش کرتے ہیں امام بخاری کے نزدیک منی مذی و ودی سے وضو میں کوئی حرج نہیں جلد اول صفحہ ۲۵ تا ۲۷ امام بخاری کے نزدیک کپڑے پر بول و منی و مذی و ودی ہو تو نماز میں کوئی حرج نہیں (۱) دیکھو

---

(۱) اہل سنت کے نزدیک منی کے پاک ہونے کے چند مزید حوالہ جات ملاحظہ ہوں:
وھو (ای المنی) طاھر فی اشھر الروایتین ۔ ہمارے مذہب میں مشہور ترین روایت کے مطابق منی پاک ہے۔ (غنیۃ الطالبین اردو طبع لاہور صفحہ ۷۰)
حنبلی مذہب میں بھی یہی لکھا ہے۔ ومنی الآدمی طاھر ھذا المذھب مطلقاً و علیہ جماھیر الاصحاب... الخ۔ حنبلی مذہب میں آدمی کی منی مطلقاً پاک ہے اور جمہور اصحاب کا یہی مذہب

کتاب مذکور ۳۹ تا ۳۸۔ آپ نماز میں عورتوں سے کھیل سکتے ہیں آپ کا وضو اور نماز درست ہے۔ ملاں جی ہم آپ کو آپ کے امام کی نماز آپ کے ہم مشرب شافعی المذہب قفال مروزی کے عمل سے دکھانا چاہتے ہیں جو تین ہزار فقہاء حنفیہ کے روبرو سلطان محمود غزنوی کے اجلاس میں اس نے پڑھ کر دکھائی۔

کتے کی مدبوغ کھال پہنی پھر نجاست سے اس کا ربعہ آلودہ کر لیا اور شراب سے وضو کر لیا مگر الٹا پھر کعبہ کی جانب مڑ گیا فارسی زبان میں نماز پڑھی جس طرح مرغ جلدی جلدی دانے کو چونچ مارتا ہے اس طرح سجدے کیے بغیر رکوع و تشہد اور سلام کی جگہ ریح کو خارج کیا کہ تمام جلسہ نے سلام پر ہنسی اڑائی وہ بولا بادشاہ سلامت یہ نعمانی نماز ہے۔ القصہ تمام فقہاء نے اس کو تسلیم کیا اور سلطان محمود نے حنفی مذہب پر تبرا کیا۔(۱)

ہے۔ (الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف جلد ۱ صفحہ ۳۳۱،۳۳۰)

۳۔ نووی شارح صحیح مسلم نے تحریر کیا ہے۔ وذھب کثیر الی ان المنی طاھر روی ذلک ۔ وابو داؤد احمد فی اصح الراویتین وھو مذھب الشافعی و اصحاب الحدیث ۔ بہت سارے (اہل سنت) منی کو پاک کہتے ہیں ابو داؤد کا یہی نظریہ ہے احمد بن حنبل کا صحیح ترین مذہب یہی ہے شافعی اور محدثین کا یہی مذہب ہے کہ منی پاک ہے۔ (شرح مسلم باب حکم المنی جلد ۱ صفحہ ۱۴۰، مجموع شرح المہذب ابواب الطہارۃ)

(۱)۔ کوفہ کے قاضی حفص بن غیاث نخعی متوفی ۱۹۴ھ کہتے ہیں:

کنت اجلس الی ابن ابی حنیفہ فاسمعہ یفتی فی المسئلۃ الواحدۃ بخمسۃ اقاویل فی الیوم الواحد فلما راءیت ذلک ترکتہ واقبلت علی الحدیث میں ابو حنیفہ کے پاس بیٹھا تھا تو ایک دن میں انہیں ایک مسئلے کے بارے میں پانچ اقوال کہتے ہوئے سنا جب میں نے یہ

کیوں عبدالغفور صاحب نماز میں محکم ہو جاؤ، عورتوں سے کھیلتے رہو، پیشاب ومذی وودی وقذی وغیرہا سے مصلی و کپڑے تر کرلو، شراب سے وضو کرتے ہوئے قرآن کی عبارت سے منحرف ہو کر فارسی زبان میں نماز پڑھو، مرغ کی طرح ٹھونگیں لگاؤ، سلام جو خاتمہ اور انتہا کو دیا جاتا ہے اسکی جگہ گوز مارو تب بھی تمہاری نماز صحیح ہے۔ سبحان اللہ کس قدر آزاد اور لاابالی مذہب ہے۔ آپ کے امام اور فرعون وشیطان کی تمثیل میں کوئی فرق نہیں زبان زد عام ہے کہ شیطان نے فرعون کو کہا کہ تو سب آدمیوں کو کہہ دے کہ کل بارش ہوگی ادھر شیاطین کو حکم دیا کہ اوپر سے پیشاب کرو بارش کے بعد تعفن سے وبا پھیل گئی کروڑوں آدمی زمین کے سپرد ہوئے لوگوں نے کہا کہ پہلے بارش سے انگوریاں پیدا ہوتی تھیں اور بیماریاں زائل ہو جایا کرتی تھیں یہ عجیب بارش ہوئی ہے کہ زمین سڑ گئی ہے اور اموات اس قدر ہوئے ہیں جن کا اندازہ نہیں۔ فرعون نے خلوت میں مشیر شیطان سے دریافت کیا تو جواب ملا کہ آپ سا خدا اور میرے جیسا جبرائیل ہو تو ایسی ہی بارش ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب) اب میاں عبدالغفور مقتدی ہوں اور نعمان جیسا امام تو نماز کی رنگت وہی ہوگی جو

دیکھا تو میں نے انہیں چھوڑ دیا اور حدیث کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہو گیا۔ (کتاب السنہ لابن احمد بن حنبل صفحہ ۲۱۶) تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۵ طبع بیروت) مندرجہ بالا روایت سند کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔

خود ابوحنیفہ کہا کرتے تھے اے یعقوب (ابو یوسف) تیری خرابی ہو میری ہر بات نہ لکھا کر، میری آج ایک رائے ہوتی ہے اور کل بدل جاتی ہے کل دوسری رائے ہوتی ہے تو پھر پرسوں وہ بھی بدل جاتی ہے (تاریخ یحیی بن معین جلد ۲ صفحہ ۶۰۷ ترجمہ ۲۴۶۱ طبع حلب) سند وصحیح

قفال مروزی نے پیش کی تھی۔

تمت بالخير

الراقم غلام رسول کربلائی
سکنہ کوٹلہ سیداں ضلع جہلم

ضمیمہ مناظرہ ٹھٹی
ضلع کیمبل پور

بعد مناظرہ ڈھکواں جب ملک العلماء نے دولت سرا کٹھی جانب مراجعت
فرمائی تو معلوم ہوا کہ اہل تلہ گنگ یہاں سے واپس ہوئے ہیں اور دو دن کے بعد پھر
تشریف لائیں گے۔ حسب الوعدہ جب اہل تلہ گنگ تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ ملاں
ترابی ٹمنی وملاں جیالی خلافتی وملاں محمد حسن تلہ گنگوی وغیرھم نے اموی وعباسی مظالم کی
ٹھیکداری اپنے نام پر منتقل فرمائی ہے اہل ٹھٹی کا دانہ پانی اس جرم میں بند کر دیا گیا ہے کہ تم
سید ولایت حسین شاہ صاحب وباقی سادات عظام بنی فاطمہ کو اہل اسلام کیوں کہتے ہو؟ ان
مساکین وغرباء مومنین نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک اتباع بنی فاطمہ کا نام اسلام اور ان
کی مخالفت کا نام کفر ہے۔ جس پر علمائے ثلاثہ بولے کہ ہمارے بزرگان دین حضرات اصحاب
راشدہ آئمہ اربعہ کو کیسا جانتے ہو؟ مساکین مومنین نے جواب دیا جیسے تمہیں جانتے ہیں ویسا
ہی ان کو جانتے ہیں۔ ملاں محمد حسن نے کہا کیا وہ ایماندار تھے یا نہیں؟ جواب دیا گیا کہ ان
کے ایمان کا علم آپ کو ہوگا ہمیں نہیں۔ جس پر ملانے بہت کودتے پھرتے تھے اور کہتے تھے
مناظرہ کرو ورنہ تمہارا دانہ پانی بند ہے چنانچہ تاریخ مقرر ہو گئی اور فریقین نے اس امر کا
اعلان کر دیا کہ تاریخ معہودہ پر جس فریق کا مناظر حاظر نہ ہوگا وہ جھوٹا ہونے کے علاوہ اپنے
مذہب سابقہ سے تائب ہوگا۔ بدرخواست سید عبداللہ شاہ صاحب رئیس اعظم تلہ گنگ وپیر
ولایت حسین شاہ صاحب زاہد تاریخ مقررہ پر حضرت ملک العلماء علامہ فیض محمد کھیالوی

رونق افروز نہیں ہوئے لیکن ایجنٹ امویہ مثلاثہ ایسے غائب ہوئے جیسے کہ ان کے رہبران ملاعنہ ثلاثہ بدر واحد وخیبر وحنین سے بھاگ جایا کرتے تھے۔ محمد حسن نے اپنی ملازمت کی معذرت کی اور ملاں جیالی نے اپنی ہمشیرہ صاحبہ کی علالت کو ظاہر کیا اور ملاں غزالی صاحب نے کہا کہ جب محمد حسن صاحب و جیالی صاحب کے نزدیک ہمارے بزرگان دین کا ایمان ملازمت و علالت ہمشیرہ سے بھی کم رتبہ کا ہے تو میرے جانے کا کیا فائدہ؟ جس پر اہل جماعت مذہب حنفیہ سے بالکل بدظن ہو گئے اور کہتے تھے کہ جس طرح شیعہ کے نزدیک ثلاثہ قدیمہ ہیں اسی طرح ہمارے نزدیک یہ ثلاثہ جدیدہ ملاعین کی فہرست میں داخل ہیں۔ الغرض تابع و متبوع کے تنفر کے علاوہ مذہب اہل جماعت کی بے حد ذلت ہوئی جس پر ملاں محمد حسن صاحب و احمد خان نمبردار و چند رذائل نے ایک اور چال نکال کر اپنے مذہب کو ایسا ذلیل کیا کہ ذلالت میں ضرب المثل ہو گیا۔ وہ یہ کہ ایک سپاہی و حوالدار کو لے کر مجلس میں حاضر ہوئے کہ کپتان صاحب بہادر کا حکم ہے کہ آج شیعہ کا وعظ اس جگہ نہ ہوگا جس پر تمام حضار جلسہ بولے کہ کیا اہل جماعت کی طرف سے پولیس مناظرہ کرنے کو آئی ہے؟ اور شیعہ حضرات نے کہا کہ آج مناظرہ کا دن تھا کل انشاء اللہ حضرت ملک العلماء صاحب قبلہ یہاں اس جگہ وعظ فرمائیں گے لیکن احمد خان نمبردار بولا کہ ہرگز نہیں۔ جس کا جواب میر ولایت شاہ صاحب اور ان کے بھائی صاحب نے یہ دیا کہ کل ضرور وعظ ہوگا کل ضرور وعظ ہوگا اور تمام حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ آپ لوگوں کو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی آپ کے علماء کا قصور ہے۔ جب صبح ہوئی تو بحکم کپتان صاحب بہادر تھانے دار پولیس وغلام حیدر خان صاحب علاقہ دار و سیکریٹری انجمن امامیہ و باقی رؤسائے تلہ گنگ کو مجبوراً

وعظ میں شریک ہوتا ہے۔ اعلیٰ حضرت ملک العلماء قبلہ نے مذہب حقہ کی حقانیت پر تقریباً چار گھنٹے کامل تقریر فرمائی اور ایک صد آیات بینات کو تلاوت فرمایا جس کا یہ اثر ہوا کہ شیعہ دنگ ہو گئے بلکہ اہل جماعت کی جانب سے درخواست ہوئی کہ کم از کم ایک وعظ اور ہونا چاہیے لیکن اہل تلہ گنگ نے کہا کہ اب مواعظ تقریباً پندرہ روزہ والا خاص شہر میں ہوں گے آپ حضرات وہاں شریک ہو سکتے ہیں۔ پھر آپ نے تقریباً دس منٹ تک شہادت امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی جانب مراجعت فرمائی پھر کیا تھا کہ تمام حضار جلسہ سے واحسینا واہ حسینا کی آوازیں بلند تھیں۔ والسلام

اعلان

جو حضرات اجوبہ کی تکالیف شاقہ میں مصروف ہوں اُن کو بالاستیعاب جواب دینا ہوگا ورنہ تکلیف نہ فرمائیں۔ یہ الفاظ احتیاطاً عرض کیے گئے ہیں ورنہ شیعہ کی ہر کتاب ہی لاجواب رہی ہے۔ والسلام

غلام رسول
عِصمَت لہ بنت الرسول
ازکوٹلہ سیدان ضلع جہلم

باسمہ تعالیٰ

انا فتحنا لك فتحا مبینا (سورۃ الفتح آیۃ ۱)

دین من دین احمدی باشد مذهبم شیعه علیؑ باشد
جعفری باش گر خدا خواهی ورنه در هر طریق گمراهی

روئیداد مباحثہ چمرانوالی
چک نمبر ۲۵۴ تحصیل جھنگ

جس میں جناب ملک العلماء رئیس المناظرین و زینۃ القارئین مولانا فیض محمد خان ممتاز الافاضل سکنہ کھیال ضلع جہلم فاتح مناظر پونچھ و میرپور ریاست جموں و گھنڈویا ضلع جہلم و چک عبدالخالق ضلع جہلم و چونترہ وغیرھم نے مولوی قطب الدین حنفی چک ۲۲۳ تحصیل جھنگ کو چک نمبر ۲۵۴ کے میدان میں شکست فاش دی۔ وہ (مولوی قطب الدین حنفی) کتاب اللہ کے مقابلے میں تاریخی کتب پیش کرتے رہے اور اپنا موقف (یعنی اسلام اور ایمان) مجمع عام میں ثابت کرنے سے قاصر رہا۔

مرتبین

سید محمد اکبر شاہ شیرازی ساکن سید رحمٰن ضلع جہلم
و ڈاکٹر حاجی نور حسین سیالوی ساکن جھنگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسول ﷺ وآلہ الکریم

روئیداد مباحثہ چمرانوالی

چک نمبر ۲۵۴ تحصیل جھنگ

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

الحمد للہ الحی القادر المتکلم القدیم المرید الصادق المدرک العلیم الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم ومرجنۃ...؟ ووزیرہ للنار الجنۃ قسیم وعترۃ الذین کانوامنکم العلیم الحکیم ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائھم وھم اولیاء الشیطان الرجیم واولئک اصحاب الجحیم اما بعد قال اللہ تعالیٰ

واعتصموابحبل اللہ جمیعًاو لاتفرقوا (سورۃ ال عمران آیۃ ۱۰۳)

اور مسلمانوں اللہ کی رسی کو سب مل کر پکڑو اور تفرقہ مت کرو۔

مگر مسلمانوں نے اس آیہ مبارکہ کی تکمیل ہر گز نہ کی ہمیشہ دین اسلام میں فرقہ بندی کرتے رہے اور ہمیشہ مسلمان آپس میں جھگڑتے رہے۔ اسلام کا شیرازہ توڑتے رہے۔ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، اسوئی، چکڑالوی، وہابی، مرزائی، اہلحدیث، صوفی، چشتی، نقشبندی، سہروردی، قادری، محمود شاہی وغیرہ کئی مذاہب بنالیے ہیں۔ یہاں تک کہ حقیقی اسلام کتاب اللہ اور

دت رسول ﷺ کو چھوڑ بیٹھے بلکہ محبان و موالیان اہلبیت و رسالت ﷺ کو ناجائز
ایف پہنچاتے ہیں اور بائیکاٹ کرتے رہے۔

غضب ہے انساں دم مصیبت
کرے جوانساں سے بے وفائی

دیکھئے کہ چکی کے پاٹ کیسے بہم ہیں آپس میں سنگ ہو کر بھی، چودہویں صدی
کے غیر شیعہ عالموں واعظوں کا وطیرہ رہا ہے کہ مذہب شیعہ کی مخالفت وعداوت میں شیعہ
مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے پھرتے ہیں اور تفریق بین المسلمین کا باعث ہوتے رہتے
ہیں۔ ہمارے ضلع جھنگ میں مولوی قطب الدین صاحب نے شیعوں کی مخالفت میں ادھار
کھایا ہوا ہے کہ وہ سب سے زیادہ سخت مکفر ہیں۔ پہلے ایک شیعہ زمیندار کے نکاح کے فسخ
کے بارے میں فتوی دیا جس کا جواب تین دفعہ شائع کیا گیا مگر جواب الجواب نہ دارد۔ پھر
مولوی صاحب نے چک ۲۵۴ میں ایک متعصبانہ وعظ کیا اور خاندان نبوت ﷺ کو پانی
پانی کر کوسا اللہ اکبر!!

اس پر مہر غلام علیؒ کوڑیانہ شیعہ نے مولوی صاحب کا منہ بند کرنے کے لیے
ہو شیعوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کا چیلنج دیا۔ چونکہ مہر غلام علیؒ ناواقف تھے اس لیے مولوی
صاحب نے فروعی مسائل اپنی قلم سے منشاء کے موافق لکھ کر انگوٹھے لگوا لئے اور اپنے آپ
سے باہر ہو کر ڈینگیں مارنے لگا۔ حسب ذیل سوالات تحریر کئے جن کی نقل یہ ہے:

سوالات مندرجہ ذیل پر بحث ہوگی۔ ہر سوال کو ہر فریق مخالف فرقوں کی کتابوں
سے اپنا اپنا مدعا ثابت کرنے کے لیے دے گا۔

سوال اوّل: قطب الدین شیعوں کی کتابوں سے ثابت کریگا کہ رسول پاک ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں اور وہ چاروں بیٹیاں جناب خدیجۃ الکبریٰؓ کے بطن اقدس اور جناب رسول خدا ﷺ کے نطفہ اطہر سے تھیں۔ شیعہ مولوی یہ ثابت کرے گا کہ یہ چاروں لڑکیاں ربیبہ تھیں یعنی خدیجۃ الکبریٰؓ کے پچھلے شوہر سے تھیں اور رسول پاک ﷺ کے نطفہ اطہر سے نہ تھیں۔

سوال دوم: قطب الدین ثابت کرے گا کہ شیعوں کے مذہب میں تمام (سید زادیوں) ہاشمی عورتوں کے ساتھ ہر قوم کا آدمی نکاح کرسکتا ہے اور شیعہ مذہب میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور شیعہ مولوی ثابت کرے گا کہ ہاشمی عورتوں (سید زادیوں) کا نکاح شیعہ مذہب میں سوائے ہاشمی مردوں سیدوں کے نکاح جائز نہیں ہے۔

سوال سوم: قطب الدین ثابت کریگا کہ حضرت علیؓ اور باقی آئمہ کرام سب کے سب اہلسنت والجماعت تھے اور شیعہ مولوی ثابت کرے گا کہ حضرت علیؓ اور باقی آئمہ کرام سب شیعہ تھے۔ نیز یہ (قطب الدین) ان شیعوں کی کتابوں سے مدعا ثابت کرے گا اور شیعہ مولوی اہل سنت والجماعت کی کتابوں سے اپنا مدعا ثابت کریگا۔

سوال چھارم: قطب الدین ثابت کرے گا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیاں ابتداء آفرنیش میں حضرت آدمؑ کے بیٹوں کے نکاح میں تھیں حتیٰ کہ یہ وطیرہ حضرت محمد ﷺ کے زمانہ میں یہودیوں اور مشرکوں میں رائج تھا اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی شریعت مطہرہ میں بیٹیوں کے ساتھ نکاح کرنا قرآن سے حرام ہو گیا علیٰ ھذا القیاس اخوت سے نکاح کرنا بھی حرام ہو گیا۔

سوال پنجم: قطب الدین ثابت کرے گا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی لڑکی حضرت حضرت عثمان کے پوتے کے نکاح میں تھیں اور شیعہ مولوی اس مدعا کی نفی ثابت کرے گا۔

(ب) نیز قطب الدین یہ ثابت کرے گا کہ جناب ابو بکر فدک کے نہ دینے میں حق بجانب تھے اور قانون شرعی کے عین مطابق تھا اور شیعہ مولوی اہلسنت والجماعت کی کتابوں سے یہ ثابت کرے گا کہ خاتون جنت کو فدک کا نہ دینا حضرت ابو بکر کا ظلم اور غصب تھا۔

سوال ششم: شیعہ مولوی قران شریف سے ثابت کریگا کہ جناب عائشہ اور حفصہ منافقہ تھیں اور قطب الدین ثابت کریگا یہ قرآن میں موجود نہیں ہے۔

نوٹ: جو شخص اپنا مدعا ثابت نہ کرے گا وہ ہر ایک مدعا کے مقابل میں اپنے فریق مخالف کو یک صد روپیہ نقد ادا کرے گا۔ اہل سنت والجماعت اور شیعوں کے دو مولویوں میں سے اگر کوئی مولوی نہ آئیگا تو ایک صد روپیہ بطور ہرجانہ کے مجلس مناظرہ میں ادا کرے گا۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء کو مناظرہ چک ۲۵۴ میں صبح کو نماز فجر کے بعد شروع ہوگا۔

العبد قطب الدین ولد حکیم احمد بخش

از چک ۲۳۳ انگوٹھا نظام کوڑیانہ

پہلی تاریخ مناظرہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء

جب یہ فروعی مسائل کے سوالات سید گل حسین شاہ صاحب حکیم سکنہ نمبر چک ۲۵۴ کے ملاحظہ سے گزرے تو آپ مہر غلام علی کوڑیانہ پر سخت خفا ہوئے کہ اصولی بحث کو چھوڑ کر فروعی بحث بے فائدہ ہے۔ مسائل پر وقت اور مال ضائع کرتے ہو اور یہی سوال جناب حاجی ڈاکٹر نور حسین صابر کو بھی جھنگ میں دکھلائے گئے انہوں نے بھی سید صاحب سے اتفاق کیا اور مفصلہ ذیل سوالات مہر غلام علی کو تحریر کر دیئے۔ جس پر مولوی قطب الدین نے دستخط کر دیئے۔ مقام، تاریخ مقرر پر حکام ضلع کی طرف سے بباعث دسہرہ انتظام نہ ہو سکا پولیس گارڈ نہ مل سکے۔ مولانا مولوی و حکیم حافظ علی محمد صاحب چک ۲۵۴ میں تشریف لے گئے جن کے ہمراہ ڈاکٹر نور حسین بھی تھے مگر دو روز رہ کر بباعث تبدیلی تاریخ مناظرہ واپس جھنگ ہوئے۔ ۱۲ تاریخ مناظرہ کے واسطے جناب حاجی و کربلائی مرزا احمد علی امرتسری رئیس المناظرین کو دعوت دی گئی۔ وہ رخصت کے نہ ملنے کے باعث مناظرہ میں شامل نہ ہو سکے۔ سخت افسوس رہا مگر خوش قسمتی سے جناب والا شان سید محمد اکبر شاہ شیرازی رئیس اعظم و سفید پوش چک نمبر ۲۱۴ جھنگ برانچ لائل پور نے حمایت مذہب حقہ اثنا عشریہ و تبلیغ مذہب امامیہ کے واسطے سفر دور دراز کر کے جناب فضیلت مآب فخر المناظرین و رئیس القارئین ملک العلماء مولانا مولوی فیض محمد خان صاحب ممتاز الافاضل کو جہلم سے اپنے چک میں لائے۔ وہ ۱۱۲ کتوبر تک مناظرہ کی خاطر پردیس میں رہے اور حمایت مذہب شیعہ میں تن من دھن سے تیار رہے۔ ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند

سوالات من جانب شیعہ

سب سے پہلے ان کا فیصلہ ہونا چاہیے ضروری و اصولی مسائل من جانب ۔ شیعہ
ترد اسلام (کتاب اللہ وصحاح ستہ وکتب سنیہ سے)۔

سوال اول: مولوی قطب الدین شیعہ مسلمانوں پر کفر کا فتوی لگا تا پھرتا ہے اس لئے
لہذا میں سب سے پہلے مولوی قطب الدین اپنا اسلام اور ایمان ثابت کرے گا کہ وہ کن
کی سے مسلمان و مومن ہے۔ شیعہ مولوی ثابت کرے گا کہ مولوی قطب الدین اپنے
ای کفر کی بناء پر خود کافر و منافق ہے۔ (صحاح ستہ وغیرہ) کتاب اللہ ہر مسئلہ میں مقدم ہو
گی۔

سوال دوم: شیعہ مولوی ثابت کریگا کہ مولوی قطب الدین اور تمام اسکے ہم عقیدہ اللہ
تعالی کی توحید و معرفت کے قائل نہیں اور اللہ تعالی کو مجسم انسان مانتے ہیں (صحاح ستہ
غیرہ)

سوال سوم: شیعہ مولوی ثابت کرے گا کہ مولوی قطب الدین اور تمام اسکے ہم عقیدہ
جناب سیدنا محمد رسول ﷺ کو ڈاکو، شرابی، ظالم، زانی اور بے علم (معاذ اللہ) جانتے ہیں
اور رسول ﷺ کی تکذیب و گستاخی کرتے ہیں (ثبوت صحاح ستہ وغیرہ سے)۔

سوال چہارم: شیعہ مولوی ثابت کرے گا کہ مولوی قطب الدین اور تمام اسکے ہم
عقیدہ قرآن شریف کو ناقص اور نامکمل جانتے ہیں ان کا ایمان قرآن پر ہرگز نہیں (ثبوت
صحاح ستہ وکتب سنیہ)۔

سوال پنجم: شیعہ مولوی ایمان ثلاثہ کی تردید کریگا (کہ وہ مومن بالقرآن نہ تھے)۔

سوال ششم: شیعہ مولوی ثابت کرے گا کہ مذاہب اہلسنت والجماعت حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا نام قرآن شریف میں اور سنت میں ہرگز نہیں در حقیقت یہ مذاہب مخالف کتاب اللہ اور سنت ہیں۔

۱۲ اکتوبر مناظرہ

8:30 بجے سے لے کر 1:30 بجے دوپہر تک

تاریخ مقررہ پر اہلسنت کے علماء مقام مناظرہ چک میں پہنچ گئے۔ شیعوں کی جانب سے جناب ملک العلماء مولوی فیض محمد صاحب و ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب و مولانا مولوی حافظ علی محمد صاحب و مولانا مولوی درویش محمد صاحب واعظ تشریف لائے نماز پنجگانہ مسجد چک میں ادا کرتے رہے اور اشھد ان علیا ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفہ بلافصل کی ملکوتی صداؤں سے درودیوار گونج اٹھے۔ جناب ملک العلماء صاحب بڑی خوش الحانی سے قرائت فرماتے رہے۔ جس سے زمین داروں پر خاص اثر پڑتا رہا۔ وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ پہلے علماء کرام اہل تشیع مولود خوانی صلوٰۃ و یا علیؑ کے نعروں اور علم مبارک حضرت عباسؑ کے ساتھ تشریف لائے درختوں کے سایہ کے نیچے فرش و فرودس، میز کرسیاں لگائی گئیں اور علم پاک کو نصب کیا گیا۔ تمام مومنین محبان آل یٰسینؑ دائرہ میں بیٹھ گئے اور بالمقابل اہلسنت کا شامیانہ لگا ہوا تھا۔ اہلسنت کی طرف سے مولوی قطب الدین مناظر اور اس کے معاون نظام الدین ملا ملتانی اور ایک وہابی تھا اور شیعہ صاحبان کی جانب

ے جناب ملک العلماء، ملک مولوی فیض محمد خان صاحب مناظر اور ان کے معاونین حاجی

ڈاکٹر نور حسین صابر و مولانا حکیم و حافظ علی محمد صاحب و مولوی درویش محمد صاحب اور جناب

چوہدری غلام عباس شیرازی F.A تھے اور سادات کرام سے درجہ ذیل رؤساء بھی تشریف

لائے تھے۔

جناب سید ریاض حسین شاہ صاحب رئیس اعظم ٹھٹھہ محمد شاہ، جناب سید نور زمان

شاہ صاحب نمبردار، جناب سید حیدر شاہ صاحب رئیس ٹھٹھہ، جناب سید محمد اکبر شاہ شیرازی

صاحب چک نمبر ۲۱۴، جناب سید غلام عباس شیرازی، سید محمد حسن شاہ صاحب، سید محمد حسین

شاہ صاحب سفید پوشاں چک نمبر ۲۸۳، جناب سید صالح شاہ صاحب سکنہ رسول پور، سید

غلام اکبر شاہ صاحب منگانی، سید حسن شاہ صاحب چک نمبر ۲۲۶ ڈاکخانہ بھوانہ اور باقی

سادات رجوعہ و سادات شاہ جیوانہ و کوٹ عیسیٰ شاہ بباعث مقدمات سرکاری شامل نہ

ہوئے۔

ثالث عیسائی تھا: ایک معزز عیسائی پادری صاحب مسٹر ایم۔ ایچ ثالث و منصف

قرار پائے۔ انہوں نے مجمع عام میں انجیل شریف اٹھا کر انصاف کرنے کے واسطے قسم اٹھائی

اور مجمع عام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم دونوں قران شریف کے مطابق مسلمان ہو بڑی

تہذیب و متانت سے مباحثہ سننا اور شور و شر ہرگز نہ کرنا۔

جناب عبدالحمید صاحب سب انسپکٹر پولیس موچی والی مع گارڈ موجود تھے جو بہت ہی شریف

طبیعت اور منصف مزاج انسان تھے۔

مناظرہ شروع ہوا: سب سے پہلے شیعہ کی جانب سے سوالات پیش ہونے کے

واسطے اصرار ہوا۔ لیکن مولوی قطب الدین صاحب اپنے اقرار و تحریر سے منکر ہو گیا اور فروعی مسائل پر اڑا رہا۔ اس میں نصف گھنٹہ ضائع ہوا۔

پادری صاحب: آپ ہر دو صاحبان سب سے پہلے اسلام کی تعریف لکھ کر دیں کیونکہ آپ ہر دو مسلمان ہیں ایک خدا ایک رسول ﷺ اور ایک قرآن کے ماننے والے ہیں، دو آیات قرآنی اسلام پر پڑھ کر فرمایا کہ مسلمانوں پر مولوی قطب الدین کا فتویٰ کفر دینا اس کی لاعلمی ہے۔

نوٹ: ہر دو مناظرین نے اسلام کی تعریف لکھ کر پادری صاحب کے حوالہ کی۔ لیکن مولوی قطب الدین نے علاوہ اقرار توحید، رسالت ﷺ و قیامت کے آئمہ کرام و چار مذاہب کے مجتہدین اصحاب ثلاثہ، ازواج النبی اور پیر صاحب وغیرہ کو بھی شامل کر دیا۔ جب ثبوت مانگا گیا تو مولوی قطب الدین خاموش ہو گئے۔ اب بھی چیلنج دیا جاتا ہے کہ ملا ملتانی اور اس کے تمام ہم خیال یہ تعریف اسلام کتاب اللہ و سنت رسول ﷺ سے ثابت کر کے دکھائیں۔

نوٹ: ملا ملتانی دو چار دفعہ بھڑک اٹھا۔ ادھر سے فرمائش ہوئی کہ ذرا عینک اتار کر لوگوں کو اپنا دیدار کروائیں اور آپ مناظر نہیں بیٹھ جائیں اس پر اس نے ویل للمکذبین پڑھا جس پر جواب دیا گیا ویل للظالمین و قطب الدین ۔ ڈاکٹر نور حسینؒ صاحب نے ملا ملتانی کو مقابلہ کے لئے للکارا مگر وہ بغلیں جھانکنے لگا۔ ملک العلماء نے پھر اٹھ کر زور و شور سے پکارا کہ مولوی قطب الدین اپنا اسلام اور ایمان کیوں ثابت نہیں کرتا؟

توحید ومعرفت الٰہی

جب قطب الدین شیعہ کے پہلے سوال کا جواب نہ دے سکا اور اپنا ایمان ثابت نہ کر سکا تو پادری صاحب نے شیعہ کا دوسرا سوال پڑھنا شروع کیا اور ملک صاحب کو فرمایا کہ آپ اپنا مدعا ثابت کریں کہ مولوی قطب الدین اور انکے ہم عقیدہ توحید ومعرفت الٰہی کے قائل نہیں۔

ملک العلماء شیعہ مناظر نے صحیح بخاری وغیرہ کو ہاتھ میں لے کر یہ احادیث صحیحہ پڑھنی شروع کردیں۔ جن کا لب لباب یہ ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ اپنا قدم قیامت کے دن دوزخ میں ڈالے گا اور خود دوزخی بنے گا۔(بخاری پارہ بیسواں ص ۳۳ مطبع احمدی)

۲۔ اللہ تعالیٰ ہر اخیر رات کو دنیاوی آسمان پر اترتا ہے۔ (بخاری پارہ پانچواں ص ۱۲ مطبع احمدی لاہور، جامع ترمذی جلد اول کتاب الصلوٰۃ مطبع نولکشور ص ۱۳۵)

۳۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت کرسی پر بیٹھے گا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۱۷۳ امرت سر، غنیۃ الطالبین ص ۱۶۳)

۴۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش پر اترے گا اور اس کے دونوں قدم کرسی پر ہونگے۔ جناب رسول اکرمؐ کے سامنے کرسی پر بیٹھے گا۔ (غنیۃ الطالبین پیر بغدادی مطبوعہ اسلامیہ پریس ص ۱۶۳ تا ۱۷۵، (۱)

---

(۱)۔ علمی بدیانتی ویسے تو اکثر نئی شائع ہونے والی اسلامی کتب میں بے پناہ خیانتیں اور بددیانتیاں کی جارہی ہیں۔ کتاب غنیۃ الطالبین کا اردو ترجمہ شمس صدیقی فاضل مشرقیات نے کیا جسمیں محولہ بالا

۵۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں میزان ہوگا دن قیامت کے قوموں کو بلند اور نیچا کریگا۔ (غنیۃ الطالبین)

۶۔ اللہ تعالیٰ آسمان اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا اس کو ایسا چلائے گا جیسا لڑکا گیند چلاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین پیر بغدادی مطبوعہ اسلامیہ پریس ص ۱۲۲ سطر ۲)

۷۔ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۲۲)

۸۔ اللہ تعالیٰ کی کمر کے ساتھ رحم چمٹ گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہائے کیا کرتا ہے۔ (بخاری پ ۲۰ ص ۲۲)

۹۔ اللہ کی صورت انسان کی مانند ہے۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص ۲۵۴۳)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنی پنڈلی کھولے گا لوگ سجدہ کریں گے۔ (بخاری شریف پ ۲۰ ص ۷۵)

نوٹ: توحید و معرفت الٰہی کے واسطے آئینہ مذہب سنی کو غور سے پڑھو۔ صابر

اہلسنت والجماعت کی معتبر و مستند کتب سے توحید و معرفت الٰہی سن کر تمام حاضرین دنگ رہ گئے اور قطب الدین پر ایک خاصہ رعب سا چھا گیا خاص کر جب اللہ تعالیٰ کرسی پر بیٹھے گا تو کرسی نئے چمڑے کی طرح چڑ چڑ کریگی۔ اس کو سن کر بے ساختہ سب لوگ ہنسے۔۔۔

عبارت حذف کردی گئی ہے، جبکہ اسی کتاب کا اردو ترجمہ مولانا سید عبدالدائم جلالی نے بغیر حذف کے بالکل صحیح ترجمہ کردیا ہے۔ (جوادی)

پادری صاحب: نے گھنٹی بجائی۔ اب مولوی قطب الدین کی باری آئی۔

مولوی قطب الدین حنفی ۔ اصول کافی، کتاب التوحید ص ۸۳ میں یہ حدیث موجود ہے: سمعت امیر المومنین یقول انا عین اللہ و انا ید اللہ و انا جنب اللہ و انا باب اللہ

میں نے امیر المومنین علیؑ سے سنا وہ کہتے تھے میں اللہ کی آنکھ ہوں میں اللہ کا ہاتھ ہوں میں اللہ کا پہلو ہوں اور میں اللہ کا دروازہ ہوں نحن اقرب من حبل الورید (سورۃ ق آیۃ ١٦) جب اللہ تعالیٰ موجود ہوتا ہے تم جماع کرتے ہو؟

ملک العلماء شیعہ مناظر: ۱۔ اس حدیث کا راوی محمد بن حسین کوفی ضعیف ہے بحوالہ اسماء الرجال نجاشی۔ بالفرض اگر صحیح بھی ہو تو مولوی صاحب اس کا مفہوم نہیں سمجھا کیوں کہ اس جگہ امامؑ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے اعضاء ذاتیہ کی نفی فرما رہے ہیں۔ جو اللہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نہ ہاتھ اور نہ پاؤں، نہ منہ نہ پہلو ہیں وہ بے مثل اور بے مثال ہے۔ ہم لوگ اس کے ہاتھ پاؤں ہیں اس کے ارادے سے چلتے ہیں یہ ایک محاورہ ہے۔ جس طرح کہ ہمارے ہاں کے رؤساء اپنے نوکروں کو اکثر اوقات کہہ دیتے ہیں کہ یہی لوگ ہمارے ہاتھ پاؤں ہیں یا میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ درحقیقت وہ رئیس کے ہاتھ و پاؤں ہوتے ہیں بلکہ ان کے ذریعے رئیس کا کام نکلتا ہے وجہ اللہ الباقیہ ہمارے آئمہ اطہارؑ ہیں۔ چونکہ ہم لوگ اہل قرآن ہیں اس لئے قرآن کریم سے میں اپنی دلیل کو اپنی داب کے مطابق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مولوی صاحب کی طرح میں قسم اٹھا کر نہیں آیا کہ قرآن سے استدلال پیش نہیں کرونگا۔ خدائی کتاب کے

مقابلہ میں کوئی کتاب بھی ملا صاحب پیش کرینگے وہ سب لغو اور بے معنی ہوں گی۔

۱۔ قال اللہ تعالیٰ کل شیء هالك الا وجهه (سورة القصص آية ۸۸) یعنی سوائے وجہ متصف بہ ہلاک ہے۔ اس لئے اس کی استثناء کی گئی ہے۔ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کے افراد میں داخل ہوتی ہے۔ خداوند عالم اس سے کہیں اعلیٰ وارفع ہے کہ وہ کسی وقت بھی ہلاکت سے متصف ہو۔ ہاں مولوی صاحب کے خدا کا جسم ضرور ایک دن فنا اور فنا سے متصف ہو جائیگا۔ جس خدا کے آئمہؑ ہیں وہ وجہ لسان سے پاک ہے وہ ہرگز ہلاک نہ ہوگا یہاں وجہ کے معنی ذات کے لینے بالکل بے معنی ہیں اور منہ کے معنی لینے تو کسی ذی شعور کے نزدیک ہی جائز نہیں کیونکہ اس تقدیر پر ہی لازم آتا ہے کہ باقی خدا کا جسم سوائے منہ کے فنا ہو جائے چونکہ قران ہمارے نزدیک ایک مکمل مبین ومفسر کتاب ہے اس لئے ہم تفسیر القران بالقران کرتے ہیں۔

۲۔ سورہ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہے۔ کل من علیه فان ویبقیٰ وجه ذو الجلال والاکرام (سورة الرحمن آية ۲۶ و ۲۷)

۳۔ یداللہ فوق ایدیهم (سورة الفتح آية ۱۰) سے مراد کیا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں؟ نہیں بلکہ اس سے مراد طاقت وقدرت ہے۔

۴۔ جنب اللہ اللہ تعالیٰ کی طرف راستے۔ قریب تر دوست۔ عین اللہ وہ آنکھیں جو اللہ کے انوار کو دیکھاتے ہیں جنہوں نے اللہ کی معرفت کو دیکھا ہو اور باب اللہ سے اللہ تعالیٰ مکانی دروازہ مراد نہیں ہے بلکہ آئمہ اطہارؑ کا دروازہ ہے جس پر آنے سے اللہ تعالیٰ کی معرفت انسان کو حاصل ہوتی ہے۔

حدیث شریف کافی : کتاب التوحید، باب النہی عن الجسم والصورۃ۔

سبحان من لیس کمثلہ شی لا جسم ولا صورۃ

اللہ تعالیٰ پاک ہے جس کے مانند کوئی چیز نہیں، جس کا نہ جسم ہے، نہ صورت ہے۔

دوسری حدیث اصول کافی ۔کتاب التوحید ص ۳۷

عن ابی عبداللہؑ ان اللہ من شی او فی شی او علیٰ شی فقد کفر

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز سے ہے یا کسی چیز میں ہے یا کسی چیز کے اوپر ہے اس نے کفر کیا۔

نوٹ: بعض مفسرین جیسے فخرالدین الرازی، علامہ زمخشری صاحب کشاف وغیرہما نے اس مقام پر مستثنیٰ منقطع مراد لی اور مستثنیٰ منقطع نحو کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جہاں مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کے افراد میں داخل نہ ہو جیسا کہ جاء نی القوم الا حمارا (گدھا) قوم میں جو کہ مستثنیٰ منہ ہے اس میں شریک نہیں چونکہ انہوں نے اس مقام پر خصیفت کو بیان نہیں کیا اور محبت کا لحاظ رکھا ہے اور قوم سے گدھا کو خارج کیا ہے گو قوم کے ساتھ نوع میں شریک ہیں نہ جنس بعید میں وہ مخلوق ہی جو انسان ہے لیکن خداوند کریم وحدہ لاشریک نہ ہلاک ہو نیوالوں کی جنس کے قریب ہے۔ کسی قسم کی شرکت نہیں رکھتا کیونکہ خالق اور مخلوق ایک دوسرے کے شریک نہیں ذات واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال کسی طرح بھی اس وجہ سے مراد ہمارے آئمۃ المعصومینؑ جو خدائی اوزار ہیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فرمان جاری ہوئے جیسے ٹیلیفون وٹیلگراف سے الفاظ چلتے ہیں۔

پادری صاحب: نے گھنٹی بجائی اور دختران مصطفیٰ کا سوال پڑھ کر سنایا جو سب سے پہلے بھی پڑھا تھا۔

مولوی قطب الدین: حیات القلوب میں ہے حضرت صادق سے روایت ہے کہ حضرت رسول ﷺ کے لیے حضرت خدیجہؓ سے طاہر وقاسم و فاطمہؑ وام کلثوم ورقیہ وزینب متولد ہوئے۔ (شفاء الصدور والکروب ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ص ۹۰۷ و ۹۰۹ واصول کافی باب التواریخ)۔

دختران مصطفیٰ: ملک العلماء حیات القلوب ایک تاریخی کتاب بغیر اسناد ہے۔ جس میں ملّا علامہ محمد باقر مجلسیؒ نے علماء عامہ سنیہ اور علماء شیعہ کی روایات کو بغیر تنقید درج کیا ہے اس میں رطب و یابس صحیح وضعیف روایات سب موجود ہیں قران شریف کے مقابل میں تاریخ کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول (سورۃ النساء آیۃ ۵۹)

اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو تو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو۔

اور اس اصول کافی کتاب العلم کے ص ۳۹ پر ہے جناب امام جعفر صادق نے فرمایا

فماوافق کتاب اللہ فخذوہ وماخالف کتاب اللہ فدعوہ

جو اللہ کی کتاب کے موافق ہو اس کو لے لو اور جو اس کے مخالف ہو چھوڑ دو۔

اسی اصول کافی کتاب العلم کے ص ۳۹ پر ہے جناب امام جعفر صادق نے فرمایا:

کل حدیث لایوافق کتاب اللہ فھو زخرف

تمام حدیثیں جو اللہ کی کتاب کے موافق نہ ہوں وہ بکواس اور فضول ہیں۔

مولوی قطب الدین کے مذہب میں تو یہ تینوں لڑکیاں کافروں کے گھروں میں بیاہی گئی تھیں:

حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص بن ربیع کافر سے ہوا۔

حضرت رقیہ کا نکاح عتبہ کافر پسر ابولہب سے ہوا۔

حضرت ام کلثوم کا نکاح عتیبہ کافر پسر ابولہب سے ہوا۔

(روضۃ الاحباب جلد دوم ص ۶۰۴، شرح فقہ اکبر ص ۱۳۳، مدارج النبوۃ جلد ص ۵۴۰) (۱)

مولوی قطب الدین کے نزدیک تو جناب رسولؐ اظہار نبوت سے پہلے چالیس سال تک کافر تھے دیکھو یہ تفسیر کبیر فخر الدین الرازی جلد ۸ ص ۲۲۴ مطبوعہ مصر تحت آیت ووجدک ضالاً فھدیٰ (سورۃ الضحیٰ آیہ ۷)۔ پھر مصائب النبی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں صرف ایک شہزادی سیدہ معصومہ جناب فاطمہ الزہراءؑ شامل رہیں۔ آیت تطہیر، درود، آیت مودۃ میں ایک ہی شہزادی (بی بی فاطمہؑ) داخل ہے۔ تمام کتب صحاح ستہ میں ایک بھی حدیث فضائل مناقب باقی تین صاحبزادیوں کی شان میں نہیں حالانکہ سیدہ معصومہؑ کے بے شمار مناقب ہیں اور اہلسنت والجماعت ہمیشہ جمعہ کے روز صرف ایک صاحبزادی سیدہؑ کا ذکر تے

(۱) : ۱: اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ۲: الاصابہ فی تمیز الصحابہ

۳: المعارف ۴: ذخائر العقبیٰ

ہیں باقی صاحبزادیوں کو چھوڑ دیتے ہیں جناب سیدہ کا نکاح آسمان پر پڑھا گیا مگر باقی تین صاحبزادیوں کا زمین پر کافروں سے نکاح ہوا۔

مولوی قطب الدین : واقعی جناب رسول اللہ ﷺ نبوت سے پہلے کافر وگمراہ (معاذ اللہ) تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ووجدك ضالا فهدى (سورہ الضحی آیۃ ۷) اے نبی ﷺ میں نے تجھ کو گمراہ پایا اور ہدایت دی۔

ملک العلماء شیعہ مناظر : (قرآن شریف ہاتھ میں لے کر بڑے جوش وخروش سے) بڑا افسوس ہے مولوی قطب الدین اپنے آپ کو ایک عالم وفاضل شمار کرتا ہے اور امت محمدیہ کہلا کر جناب رسولتمآب ﷺ پر گستاخانہ وملحد حملہ کرتا ہے نہ اس کو قرآن شریف کا علم ہے اور نہ حدیث کا۔ حالانکہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا

كنت نبياً آدم بين المآء والطين میں اس وقت نبیؐ تھا جس وقت آدمؑ پانی اور مٹی کے درمیان تھا۔

وہ کس طرح گمراہ اور کافر ہو سکتا ہے جو آدمؑ سے پہلے نبیؐ ہو اس آیت میں لفظ ضال ہے اس کے کئی معانی ہیں صرف گمراہی کے نہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ یوسف میں فرماتا ہے قافلہ مصر سے چلا ہی تھا کہ ان کے باپ یعقوبؑ نے کہنا شروع کیا اگر مجھ کو سترا بہترا نہ بناؤ تو ایک بات کہوں کہ مجھ کو تو یوسفؑ کی خوشبو آرہی ہے تو جو بیٹے حضرت یعقوبؑ کے پاس ٹھہرے رہے تھے وہ کہنے لگے بخدا تم وہی اپنے پرانے خیال میں محو ہو قالوا تالله انك لفى ضلالك القديم (سورۃ یوسف آیۃ ۹۵)۔

ضلال کا لفظ مشترک ہے اور جو کثیر المعنی ہے یہاں اس کے معنی محو و مستغرق محبوب کے ہیں
جیسے اہل عرب کہتے ہیں کہ ضلل الماء فی اللبن یعنی پانی دودھ میں مل گیا۔ قطب
الدین نے جو معنی یہاں لیے وہ بالکل غلط ہیں۔

جھوٹ ہی مانو کلام اس رہزن بے ایمان کا
پہن کر جامہ بھی یہ آئے اگر نعمان کا

نوٹ: پادری صاحب نے ضلال کے معنی کو گمراہ ہی سمجھا اور باقی معانی کو ہرگز نہ مانا بلکہ ملک
العلماء سے بہت دیر تک تکرار رکھی تاکہ سنی مولوی کی طرح یہ بھی اس جگہ ضلال کے معنی گمراہ
کریں تاکہ پادری صاحب کو موقعہ مل جائے کہ اسلام کا نبی ﷺ و رسول ﷺ معصوم
نہیں بلکہ گمراہ ہے (نعوذ باللہ)۔ ملک العلماء نے ضلال کے معنی اس جگہ محبوب محو فرمائے
ہیں۔

نوٹ: اہلسنت کی مایہ ناز کتاب تفسیر حسینی سورہ الضحیٰ تحت آیت و جدك ضالا فهدى یہ
ہے "تیرے رب نے تجھ کو مقام قرب میں پہنچا دیا"
(سورہ الضحیٰ تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد ۲ ص ۶۳۷) ڈاکٹر نور حسین صابر

دوسرا سوال سید زادیوں کا نکاح عامہ سے---؟:

پادری صاحب نے گھنٹی بجائی اور دوسرا سوال پڑھ کر سنایا۔
مولوی قطب الدین: تفسیر لوامع التنزیل مولوی ابو القاسم میں نحوی نکاح سید

زادی عامہ سے جائز لکھا ہے اور حیات القلوب میں ہے کہ ہر ایک مسلمان، مسلمان کا کفو ہے اور ہر ایک مومن، مومن کا اور جناب رسول اللہؐ نے ضباعہ اپنی دختر عم کا نکاح مقداد (غلام) سے کر دیا۔ (ترجمہ حیات القلوب ج ۲ ص ۱۰۵۳ باب ۶۱ فضائل مقدادؓ)

ملک العلماء شیعہ مناظر: بڑا افسوس ہے کہ خاندان رسالت ﷺ کی قبروں و مزاروں کو مولوی قطب الدین کے بھائی اہل نجد علیھم ما علیھم مدینہ منورہ کو مسمار کر چکے ہیں اور یہاں یہ مولوی سید انیوں کا نکاح امتیوں سے جائز کرنا چاہتا ہے۔ کیوں مسلمانو! کیوں کلمہ پڑھنے والو! کیوں محبت کے دم بھرنے والو! تمہارا دل گواہی دیتا ہے کہ سید زادیوں سے ہر قوم کا آدمی نکاح کر سکتا ہے قوم کا لفظ اسلام کو بھی مستلزم نہیں، چاہے جو ہو (ہائے افسوس توبہ توبہ کی آواز سامعین بلند ہوئی) کیا ملا قطب الدین اپنی بیٹی کسی مسلم غیر مسلم کو دے سکتا ہے۔ ملا صاحب عام امتی ہو کر یہ رشتہ پسند نہ کریں گے مگر خاندان رسالت ﷺ کی یہ غربت استغفر اللہ۔ اس پر اسلام کا دعویٰ۔ ہمارے ہاتھ میں خدا کی نور اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے اس کے مقابلہ میں تمام موضوعات تمام روایات تمام تاریخی قصہ جات ہو یا کوئی اور سب باطل اور جھوٹ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

پہلی آیت شریفہ: النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ من المومنین المھاجرین (سورۃ الاحزاب آیت ۶)

پیغمبر ﷺ مسلمانوں پر خود ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے باپ کی جگہ ہیں اور پیغمبر کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں اور پیغمبرؐ کے رشتہ دار

کتاب اللہ کی رو سے تمام مسلمانوں اور مہاجروں سے بڑھ کر ایک کے ایک حقدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ کی عورتوں کو مومنین کی مائیں قرار دیا ہے اسی لحاظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں عام امت کے واسطے ان کی بہنیں ہوئیں کہ نہیں؟

نہیں مولوی صاحب کے مذہب میں تو محرمات ابدی بہن، ماں، پھوپھی، خالہ، بیٹی وغیرہ سے نکاح کرلیں تو بھی کوئی حد شرعی نہیں ہے۔ (۱)

دوسری آیت شریفہ:

یاایھاالذین آمنو لا تدخلوا بیوت النبی الّا ان یوذن لکم الیٰ طعام غیر ناظرین اناہ ولکن اذا دعیتم فادخلوا

(سورۃ الاحزاب آیۃ ۵۳)

مسلمانوں پیغمبرؐ کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر یہ تم کو کھانے کے لئے آنے کی اجازت دی جائے اور پیغمبرؐ کے گھر کے برتنوں پر بھی تمہاری نظر نہ پڑے۔ جب بلایا جائے

---

(۱): ا: اگر زنا سے لڑکی (بیٹی) پیدا ہو جائے امام شافعی اس (اپنی بیٹی) کے ساتھ نکاح کو جائز کہتے ہیں۔ (مصباح الحواشی شرح اردو اصول الشاشی ص۹۲، شارح مولانا مظہر الحق، ناشر: ادارہ اسلامیات لاہور) اور اسی طرح امام اہلسنت کے نزدیک محارم سے نکاح جائز ہے جیسا کہ:

"ویحرم علی الرجل نکاح بنته من الزنا و بنت بنته و اخته و بنت ابنه و بنته بنته و بنت اخیه و اخته من الزنا و هو قول عامة الفقهاء 'وقال مالک و شافعی فی المشهور من مذهبه یجوز ذلک کله لانها اجنبیة منه و لا تنسب الیه شرعاً و لا یجری التوارث بینهما و لا تعتق علیه اذا ملکها و لا تلزم نفقتها فلم تحرم علیه کسائر الاجانب (المغنی جلد ۷ ص ۴۸۵ الناشر: دار الفکر بیروت)

تو وقت پر داخل ہو نبی اکرم ﷺ کے دولت خانہ میں بلا اجازت داخل ہونے اور ان کے برتنوں پر بھی نگاہ کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ وہ برتن اہلبیتؑ کے پاک ہاتھوں سے مس ہوتے ہیں چہ جائیکہ خاندان رسالت مآب ﷺ کی صاحبزادیوں پر نگاہ کی جائے ہائے افسوس کیوں قرآن شریف تم کو امت نے تیرہ سو سال سے چھوڑ رکھا ہے اول خاندان رسالت ﷺ کی حقوق تلفی کی آج ان کی عترتؑ وحرمت کے درپے ہیں۔ امام اعظم نے قرآن کو پیشاب سے لکھنا جائز رکھا تو اس کے مقلد مولوی قطب الدین نے سیدانیوں کے نکاح کا فتویٰ دیا۔

۔۔: سنو حیات القلوب اور اصول کافی جلد۲ ص ۱۳۷

ان المئومن کفو المومنه کے راوی احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ابن محبوب سے روایت لی کی وہ جھوٹا راوی ہے۔ رجال کشی ص ۳۱۸ راوی ابن حمزۃ الشمالی شراب نبیذ پیتا تھا۔ رجال کشی ص ۱۳۲ حسن بن فضال کان فطحیا مذہب فتحیہ رکھتا تھا۔ رجال کشی ص ۳۴۹ حدیث ضباعہ کا مقداد الاسود سے نکاح کر دینے کی مجہول ہے دیکھو عس رجا۔ فروع ص ۱۳۹ پس یہ تمام احادیث اصول حدیث کے قواعد سے مجروح و مردود ہو گئیں اور نکاح سیدزادیوں کا ناجائز ٹھہرا۔

مولوی قطب الدین: جناب رسول اللہ ﷺ کی بیبیاں تعظیمی مائیں ہیں اور رسول اکرم ﷺ کسی کے باپ نہیں۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (سورۃ الاحزاب آیہ ۴۰)

کیا حضرت علیؑ جناب خاتون قیامت سے نکاح کر سکتے ہیں؟

ملک العلماء: خداوند کریم نے اولوالارحام کی تخصیص کر دی ہے من المہاجرین والمومنین سے تمام مومنین کو نکاح سادات سے علیحدہ کر دیا ہے۔ ما کان محمد ابا احد کا شان نزول حضرت زیدؓ کے واسطے ہے، عامہ آدمیوں کا نبی مکرم ﷺ باپ نہیں۔ آیت مباہلہ کے مطابق حسنین الشریفین "ابناءنا" فرزندان رسول اکرم ﷺ ہیں جب ابناءنا میں دونوں شہزادے داخل ہیں تو نبی مکرم ﷺ کی نواسیاں بنات میں شامل ہیں۔

تیسرا سوال آئمہ اطہارؑ کا اہل سنت والجماعت یا شیعہ ہونا:

پادری صاحب نے گھنٹی بجائی مولوی قطب الدین اپنا مدعیٰ ثابت کرنے کو کھڑے ہوئے۔

مولوی قطب الدین: شیعہ فرعون ہے فرعون کا معنی گمراہ ہے اور لفظ شیعہ پر آیات پیش کیں۔ اہل سنت والجماعت کے لفظ کو چھوا تک نہیں اور نہ کسی کتاب شیعہ سے ثبوت دیا۔

ملک العلماء مناظر شیعہ: بڑے جوش سے قرآن شریف کو بڑی خوش الحانی وقرائت سے پڑھا کہ سامعین کو وجد آ گیا فرمایا میں تمام انبیاء کرامؑ و آئمہ عظامؑ کا کتاب اللہ وسنت سے شیعہ ہونا ثابت کرتا ہوں۔ افسوس مولوی قطب الدین کا دعویٰ تو اتنا کہ ہر سوال

کے عوض ایک ۱۰۰ روپے تاوان مگر اب تک آئمہ اطہارؑ کے اہلسنت والجماعت کا ثبوت نہ دیا اور اس مدعا کو ایسا کھا گیا جیسے بی بی عائشہ کی بکری بقول اہلسنت کے دو آیات کو چٹ کر گئیں (ابن ماجہ) (۱)

بھلا جو شخص مجمع عام میں اپنا اسلام اور ایمان نہیں ثابت کر سکتا وہ باقی مقتدیوں کو کس طرح خوش کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۱: وان من شیعته لابراهیم (سورة الصفت آیۃ ۸۳) اور حضرت نوحؑ کے طریقے پر چلنے والوں میں سے ایک ابراہیمؑ بھی تھے۔

اس آیت کی یوں تفسیر ہے بے شک حضرت نوحؑ کے پیروکاروں سے البتہ ابراہیمؑ ہیں یعنی حضرت ابراہیمؑ اصول وشرح اور طریق توحید میں حضرت نوحؑ کے پیرو تھے۔ لباب میں فراء سے منقول ہے کہ شیعت میں حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف ضمیر لوٹتی ہے۔۔۔۔ الخ

---

(۱): عن عائشۃ: قد نزلت آیۃ الرجم و رضاعة الکبیرۃ عشرا ولقد کان فی صحیفة تحت سریرتی فلمامات رسول ﷺ تشاغلنا بموته دخل داجن فاکلها۔

۱: سنن دار قطنی جلد ۱۲ ص ۱۰۵
۲: سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۶۲۶
۳: المحلی ابن حزم جلد ۱۱ ص ۲۳۶
۴: معجم اوسط طبرانی جلد ۸ ص ۱۲
۵: در المنثور جلد ۲ ص ۱۳۵
۶: مسند ابی یعلی جلد ۴ ص ۳۲۳

آیت نمبر ۲:

ودخل المدینة علیٰ حین من غفلة من اھلھافوجد فیھا رجلین یقتلن ھذا من شیعتہ وھذامن عدوہ فاستغاثہ الذی من شیعتہ علیٰ الذی من عدوہ (سورۃ القصص آیۃ ۱۵)

اتفاق سے ایک دن موسیٰ ایسے وقت شہر میں آئے کہ لوگ دوپہر کو بے خبر گھروں میں سوئے پڑے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں ایک تو ان کی قوم کا یعنی بنی اسرائیل کا ہے اور ایک انکے دشمنوں یعنی فرعونیوں کا تو جو موسیٰ کی قوم کا تھا اس نے اس شخص کے مقابلے میں جو انکے دشمنوں میں سے تھا موسیٰؑ سے مدد مانگی۔ تفسیر معالم التنزیل میں ہے ای ھذا مومن وھذا کافر۔ شیعہ موسیٰ مومن تھا اور فرعونی کافر تھا حضرت ابراہیمؑ حضرت نوحؑ کے شیعہ تھے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے سلسلہ موسوی چلتا ہے وہ شیعہ اور اس کی تمام امت شیعہ ابراہیم خلیل اللہ ہوئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے امام علیؑ کو فرمایا:

یاعلی انت وشیعتک فی الجنة

اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ سب بہشتی ہیں (صواعق محرقہ)

اور تمام انبیاء مرسلینؑ کا ایک ہی سلسلہ ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے

آیت نمبر ۳:

شرع لکم من الدین ما وصیٰ بہ نوحا والذین اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین

ولاتتفرقوا فیہ (سورۃ الشوریٰ آیۃ ۱۳)

اے لوگو تمہارے لئے اس نے دین کا وہی رستہ ٹھہرایا ہے جس پر چلنے کا اس نے حضرت نوح کو حکم دیا تھا اور اے پیغمبر ﷺ تمہاری طرف بھی ہم نے اسی راستے کی وحی کردی ہے اور اسی کا ہم نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔

پس ان آیات بینات سے تمام اولوالعزمؑ کا شیعہ ہونا ثابت ہوا۔ جو لوگ حنفی، شافعی، وہابی، چکڑالوی، مرزائی اور سنی کہلواتے ہیں انہوں نے تفرقہ ڈال کر قرآنی مخالفت کی ہے۔

تعریف و معانی لفظ شیعہ:

ممتاز الافاضل نے غنیۃ الطالبین شیخ عبدالقادر جیلانی کو ہاتھ میں لے کر فرمایا مسلمانو زمیندارو گیارھویں والا پیران پیر صاحب شیعہ کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ سنو

اول: کتاب غنیۃ الطالبین ص ۱۹۷ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور

انما قیل لها الشیعة لانها تشیعت علیا رضی الله عنه و فضلوه علی سائر الصحابة

اور ان کو اس واسطے شیعہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیروی کی اور باقی تمام صحابہؓ پر انکو فضیلت دی۔

دوم: گروہے از ہواداران علی و فاطمہ والا دایشان رضی اللہ

تعالیٰ عنهم وهو اسم لهم خاصا (منتخب اللغات ص ۵۱۳)

سوم: کتاب تحفہ اثنا عشریہ نولکشور ص ۶ سطر ۱۹ شیعہ اولی عبارت انداز جمیع مہاجرین وانصار که اکثر آنهادر رکاب سعادت مآب جناب مرتضوی راربحوب بفاة قیام ورزیده اند. وبرتاویل قران جنگ کرده اندر۔

چهارم: تحفہ اثنا عشریہ نولکشور ص اول کسیکه بشیعه ملقب شدند جماعته ازمهاجرین وانصار وتابعین ایشان اند که مشابعت ومتابعت حضرت مرتضیٰ نمودند

پنجم: شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ اول پر ہے والصلوة والسلام علی آله واصحابه الطيبين الطاهرين وعلى اتباعه واشياعه الى يوم الدين

مسلمانو! غور کرو اگر لفظ شیعہ کافروں کے واسطے ہیں تو تمام مہاجرین وانصار اور تمام امت محمدیہ ﷺ کافر تھے کیونکہ مہاجرین وانصار شیعہ تھے اور ملا علی قاری جناب رسالت مآب ﷺ کے شیعوں پر صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے۔ فرعون شیعہ نہ تھا بلکہ اس کا دعویٰ خدائی کا تھا انا ربکم الاعلی (سورة النازعات آية ۲۴) کا مدعی تھا۔

اهلسنت والجماعت:

اول: اس نام کی ابتداء معاویہ بن ابوسفیان کے زمانہ سے شروع ہوئی تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۱۰۵ قران میں یہ نام ہرگز نہیں ملتا۔

دوم: کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۱ پر ہے کہ:

شیعہ اولی کہ فرقہ سنیہ وتفضیلیہ اندرزمان سابق بشیعہ ملقب بودند وچو غلاة وروافض وزیدیاں واسماعیلیہ بااى لقب خود را ملقب کردندد وشر درا عتقاد وعملی گردیدند خوفا النباس الحق بالباطل فرقہ سنیہ وتفضیلیہ ای لقب رابر خودنہ پسندیدندو خودراباھلسنت الجماعت ملقب کردندد

پس اہل سنت الجماعت کا فرقہ بناوٹی ہے اور قرآن شریف میں سنت کا لفظ چار جگہ سنت الاولین پر برے معنوں میں آیا ہے، شیعہ کے معنی فرقہ کے ہیں۔ وہ اور لفظ ہے شیعہ اور لفظ ہے جو محب علیؑ ہیں۔

پادری صاحب سنو مسلمانو شیعہ کے معنی گروہ کے ہیں اور تم لوگ اہل شیعہ مسلمان ہو۔

چوتھا سوال حضرت آدمؑ کے بیٹے اور بیٹیوں کا نکاح :

پادری صاحب نے گھنٹی بجا کر چوتھا سوال پڑھا اور مولوی قطب الدین کو ثابت کرنے کا حکم دیا۔

مولوی قطب الدین : حیات القلوب ص ۱۰۹ پر ہے کہ حضرت امام رضاؑ سے پوچھا

کہ حضرت آدمؑ کی نسل کس طرح زیادہ ہوئی؟ فرمایا حضرت حواؑ پہلے ہابیل اور ان کی بہن سے حاملہ ہوئیں اور دوسری مرتبہ قابیل اور اس کی بہن سے پھر آدمؑ نے قابیل کی بہن کا نکاح ہابیل سے اور ہابیل کی بہن کا نکاح قابیل سے کر دیا بعد اس کے بہن بھائی کا نکاح حرام ہوا۔

ب۔ حیات القلوب میں ہے کہ حضرت حواؑ پہلوئے حضرت آدمؑ کے استخوان کوچک سے پیدا ہوئیں۔ حضرت آدمؑ اس وقت سوتے تھے اس استخوان کی جگہ گوشت بھر آیا۔

پادری صاحب: اس کے بارے میں کوئی قرآنی ثبوت بھی ہے؟

مولوی قطب الدین: ھوالذی خلقکم من نفس واحدۃ (سورۃ اعراف آیۃ ۱۸۹) گواہ ہے۔

پادری صاحب: تو بی بی حواؑ اس کی بیٹی ٹھہری۔

مولوی قطب الدین: جو عورت کی فرج اور مرد کے نطفہ سے بچہ پیدا ہو وہ بیٹا بیٹی ہے جو پسلی سے نکلے وہ بیٹی نہیں۔

پادری صاحب نے گھنٹی بجائی اور ملک العلماء ملک مولوی فیض محمد خان صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کہا آپ جواب دیں۔

ملک العلماء مناظر شیعہ: بڑا افسوس ہے کہ مولوی قطب الدین صبح سے لے کر اب تک حیات القلوب جو ایک تاریخی کتاب ہے جسمیں خشک و تر روایات، عامہ و خاصہ کے موافق موجود ہیں اور ہمارے بیان کی بھی اس میں تائید موجود ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے لے کر نبی آخرالزمان ﷺ کے زمانہ تک کبھی بھی بہن بھائی کا نکاح جائز نہیں

رکھا۔دین اسلام ہمیشہ ایک ہی فطرت پر رہا ہے۔ سنو اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

یا یھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھا رجالا کثیرا او نساء (سورۃ النساء آیۃ ۱)

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو تن واحد یعنی آدمؑ کی بقیہ مٹی سے بی بی حواؑ کو پیدا کیا اور درمیان بی بی سے بہت سے مرد و عورت دنیا میں پھیلائے۔

تفسیر عمدۃ البیان پیش کر کے فرمایا ہے حضرت آدمؑ کی پسلی سے حضرت حواؑ پیدا نہیں ہوئی بلکہ اس مٹی سے پیدا ہوئی ہے جو مٹی حضرت آدمؑ کی پسلی بن کر بچ رہی تھی حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت سے سوال کیا کہ حواؑ کس طرح پیدا ہوئی فرمایا لوگ کیا کہتے ہیں کہا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ حواؑ حضرت آدمؑ کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے فرمایا کہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں کیا خدا کو یہ قدرت نہ تھی کہ پسلی کے سواء اور کسی چیز سے پیدا کرتا۔(عمدۃ البیان پ۴ ص ۲۱۵)

دوم: امامؑ نے فرمایا یہ بھی جھوٹ ہے بھائی کا نکاح بہن سے کبھی جائز نہیں ہوا۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ خدا تعالی کو آدمؑ کی نسل جاری کرنا منظور ہوئی تو حضرت حواؑ سے شیثؑ تنہا پیدا ہوئے اور بعد اس کے یافث کو تنہا پیدا کیا۔ حضرت شیثؑ کے واسطے حور نازل کی جس سے نکاح پڑھا گیا اور دوسری حور سے حضرت یافث کا نکاح کیا۔ حضرت شیثؑ کا لڑکا اور حضرت یافث کی لڑکی پیدا ہوئی ان دونوں کا نکاح کیا ان دونوں سے نسل چلی۔(تفسیر عمدۃ البیان ص ۲۱۵ تا ۳۰۳، حیات القلوب، مترجم ص ۴۴، ۴۵، ۱۰۴، ۱۰۵)

ھو الذی خلق لکم من نفس واحدۃ وخلق منھا، میں منھا اجلیہ (علت کا ہے

جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک قادر مطلق ہے جس نے آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا اور اس کی خاطر اس کی بیوی اسی بقیہ مٹی سے پیدا کی جو معنی مولوی صاحب کرتے ہیں یہ ان کے محدود الذہن اور عدم علمیت کا کافی ثبوت ہے۔ من نفس واحدۃ سے کہاں ثابت ہے کہ پسلی سے پیدا ہوئی پسلی کس لفظ کے معنی ہیں۔ خداوند عالم قرآن میں فرماتا ہے

ومن اٰیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ (سورۃ الروم آیہ ۲۱)

اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہیں کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی بیبیاں پیدا کیں تاکہ تم کو ان کی طرف رغبت کرنے سے راحت ملے اور تم میاں بی بی میں پیار و خلوص پیدا ہو۔

اگر یہاں مولوی صاحب کا اصول برتا جائے تو انفسکم سے مولوی صاحب کی بی بی زوجہ ان کی پسلی سے پیدا ہوئی ہوگی یہاں مراد جنس ہے جس جنس سے تم پیدا ہوئے ہو اسی طرح حوا بھی اسی جنس سے پیدا ہوئی۔ حیات القلوب میں عامہ لوگوں کے اعتقاد بیان کیے گئے ہیں جسکی تردید خود مولف نے کردی ہے جس کو ملا صاحب نہیں پڑھنا چاہتے چونکہ یہ تاریخی کتاب بغیر اسناد کے ہے اور ہم نے اس کو شروع ہی سے رد کر دیا ہے اس لیے ہم نے اس سے اپنا مدعی ہی ثابت نہیں کیا بلکہ کتاب اللہ اور تفسیر عمدۃ البیان سے ثبوت پیش کیے ہیں اور بہن بھائی کا نکاح کرنا اور حضرت آدمؑ کی پسلی سے حضرت حواؑ کا پیدا ہونا اہلسنت والجماعت کا اعتقاد ہے۔ (۱)

(۱) : آدمؑ کی پسلی سے حواؑ کا پیدا ہونا یہودیوں کا دراصل نظریہ ہے جیسا کہ تلمود ص ۱۷۸ ناشر: مکتبہ

تمام تفاسیر خاص کر اس تفسیر حسینی جلد ا مترجم ص ۲۲۱ پر ہابیل اور قابیل کا اپنی بہن کے ساتھ نکاح کا ذکر ہے، جس کو ملک العلماء نے پڑھ کر سنایا اور لوگ متعجب ہوئے کہ اثنا عشریوں کے ہاں بہن بھائی کا نکاح ثابت ہوا تفسیر حسینی جلد اص ۱۴۹ النساء پ ۴ پر موجود ہے صحیح روایت ہے کہ حضرت حوا کو حضرت آدم کی بائیں پسلی سے پیدا کیا۔ "الزام اوروں کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا"

پادری صاحب :(چونکہ یہ مسئلہ مذہب شیعہ کے بالکل مخالف مذہب سنی وعیسائی ویہودیوں سے ہے۔ اس واسطے پادری صاحب نے اپنی تحقیقات کے واسطے ذیل کے سوالات جناب ملک العلماء سے کیے) نفس کے کیا معنی ہیں؟ پیدائش نسل انسانی کیسے ہوئی؟

مناظر شیعہ :نفس فلکی، نفس جسمانی، نفس امارہ، نفس مطمئنہ اور نفس لوامہ ہوتے ہیں من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یہاں نفس فلکی مراد ہے کل نفس ذائقۃ الموت (سورۃ عنکبوت آیۃ ۵۷) سے نفس جسمانی مراد ہے نفس ایک مشترک ہے جو کثیر المعنی ہے (یہ بڑے عجیب نکات وعلمیہ تھے مگر میں کتابوں کی ورق گردانی میں مشغول رہا اور یہ مضمون ضبط نہ کر سکا اور نہ مجھے کہیں سے نوٹ ملے ۔صابر) ملک العلماء مناظر شیعہ نے قران کو بڑے عمدہ لہجہ خوش الحانی سے پڑھا کہ سامعین عش عش کر گئے آپ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے:

عنا ویم پاکستان میں موجود ہے اور یہی نظریہ اہلسنت کا بھی ہے، دیکھئے مظاہر الحق طبع نولکشور جلد ۳ ص ۵۷

هو الذی خلق لکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا لیسکن الیہا فلما تغشہا حملت حملا خفیفاً فمرّت بہ فلما اثقلت دعوا اللہ ربہما لئن اٰتیتنا صالحا لنکونن من الشاکرین (سورۃ الاعراف آیۃ ۱۸۹)

لوگوں وہ ہی قادر مطلق ہے جس نے تم کو تن واحد (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اسی کی جنس کا اسکا جوڑا بنایا تا کہ مرد عورت کی طرف رغبت کرے تو جب مرد عورت سے لپٹ جاتا ہے پھر جب حمل کی وجہ سے عورت زیادہ بوجھل ہو جاتی ہے تو تو میاں بی بی دونوں مل کر خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا تو ہم کو اگر جیتا جاگتا پورا بچہ عنایت کرے گا تا ہم تیرا بڑا احسان مانیں گے (ترجمہ نذیر احمد)

پس ثابت ہوا کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ سے اولاد نرینہ پیدا ہوئی اور دو عورتیں اور اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے ان کے نکاح میں دیں۔بہن بھائی کا نکاح کسی شریعت میں جائز نہیں۔ بی بی حواؑ بھی فطرۃ اللہ کے مطابق عام عورت تھی کوئی وہ لوہے کی مشین نہ تھی کہ دو صبح اور شام بچے جنتی (اس پر لوگوں نے زور سے قہقہہ مارا) اور اللہ تعالیٰ قرآن میں خبر دیتا ہے۔

حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم (سورۃ النساء آیۃ ۲۳) ماضی کا صیغہ ہے جیسے کتب علیکم الصیام (سورۃ البقرۃ آیۃ ۱۸۳)۔

مسلمانوں غور کرو اللہ کی پاک کتاب اور ائمہ اطہارؑ کی پاک تعلیم فطرت وقانون قدرت کے موافق کیسی عمدہ تعلیم دیتی ہے۔ تمام قصہ کہانیوں کو باطل کرتی ہے اب اپنے

مذہب کا مقابلہ کرلو۔

پانچواں سوال واپس لیا گیا:

پادری صاحب نے گھنٹی بجا کر پانچواں سوال پڑھا تو قطب الدین نے اقرار کیا
چونکہ میرے پاس اس کا سامان نہیں میں یہ سوال واپس لیتا ہوں۔

ملک العلماء: ہم معاف کرتے ہیں اتنے بڑے مجمع میں ایک حنفی مشہور عالم اقرار کرتا ہے کہ اس کے پاس سامان نہیں۔ہم بھی اس کو چھوڑتے ہیں اس کے واسطے اتنی ندامت کافی ہے۔ہم اس کے مرید ہیں جنہوں نے اپنے قاتل کو دودھ پلایا تھا۔قران کے مقابل میں اور کون سا سامان لاؤ گے۔

فبای حدیث بعده یومنون (سورة المرسلات آیة ٥٠)

سنی کہتے ہیں کہ شیعہ قران کے منکر ہیں مگر آج مسلمانوں نے دیکھ لیا قران سے کون کنارہ کشی کرتا ہے اور ہر بحث میں حیات القلوب کون پیش کرتا رہتا ہے۔(کسی نے آواز دی تیر نہ کمان نام کا پٹھان)

اس سادگی پر کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

نوٹ: کاش مولوی قطب الدین اپنے وعدہ اور تحریر پر پابند رہتے تو اس سوال کا ایک سو روپیہ تاوان ادا کردیتے ملک العلماء نے فیاضی برتی کہ روپیہ مجلس مناظرہ میں نہ لیا۔

مسئلہ باغ فدک

پادری صاحب نے گھنٹی بجائی اور مولوی قطب الدین نے اپنی پیاری کتاب حیات القلوب سے بیان فدک پڑھنا شروع کیا اور فدک اپنی زبانی مان لیا کہ مہر بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ کے ذریعہ جناب خاتون قیامت کو ملا۔ پادری صاحب نے فرمایا کہ فدک کیا چیز تھی کس طرح حاصل ہوا؟ حضرت ابوبکر کس طرح قابض ہوئے؟ کیا پیغمبر ﷺ کی بادشاہت سے حاصل ہوا؟

مولوی قطب الدین: چند کھجوروں کے درخت تھے۔ (آیت فئی پڑھکر) یہ مال بغیر لڑائی کے حاصل ہوا۔ اسمیں اللہ تعالی کا حصہ، رسول ﷺ کا حصہ اور رشتہ داروں کا حصہ اور یتیم ومساکین کا حصہ تھا۔ جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو ان کو ملا اور انہوں نے حدیث لا نورث کے ذریعہ بی بی خاتون جنت کو نہ دیا اور وہ حق بجانب تھے اصول کافی میں ہے۔ حدیث کافی ابوالبختری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ کوئی درہم ودینار نہ چھوڑ کر فوت ہوئے۔

ملک العلماء مناظر شیعہ: چند کھجوروں کے درخت نہ تھے۔ بلکہ مضافات خیبر میں فدک ایک موضع تھا کسی لغت سے دکھائیں ایک سو روپیہ نظر ہے۔ فدک کی آمدنی کثیر تھی چنانچہ خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ:

ماافاء اللہ علی رسولہ من اھل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامی والمساکین۔۔۔الخ (سورۃ حشر آیۃ ۷)

جو مال اللہ اپنے رسول کو ان نسبتوں کے لوگوں سے مفت میں دلوادے تو وہ اللہ کا حق ہے، رسول ﷺ کا اور رسول ﷺ کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اس مال فیٔ میں جناب سیدہ معصومہ کا حصہ تھا۔

دوسرا فرمان قرآنی کے مطابق و آت ذی القربیٰ حقہ کے ذریعہ جناب رسول ﷺ مالدار تھے فقیر و مفلس نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ووجدک عائلا فاغنیٰ میں نے تجھ کو محتاج پایا پس مالدار کر دیا۔ جناب رسول ﷺ برحق کی صاحبزادی اپنے باپ کا میراث طلب کرتی ہے یا بقول مسلمہ قطب الدین اپنی والدہ ماجدہ کا حق مہر طلب کرتی ہے۔ قران سے ثابت ہے کہ لڑکیاں وارث ہوتی ہیں۔ اگر ایک لڑکی ہو تو تمام جائیداد کی وارث قرآن سے ثابت ہے۔ نصف کی باعتبار حصہ اور نصف کی اہل سنت کے ہاں بھی علم میراث میں مسلمہ مسئلہ ہے۔

پھلی آیت: للرجال نصیب مما ترك الوالدان والاقربون و للنساء نصیب مما ترك الوالدان والاقربون مماقل منه او کثر نصیبا مفروضا (سورۃ النساء آیۃ ۷)

اور رشتہ دارو کے ترکہ میں تھوڑا ہو یا بہت مردوں کا حصہ ہے اور ایسا ہی ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکہ میں عورتوں کا بھی حصہ ہے اور یہ حصہ ہمارا ٹھہرایا ہوا ہے۔

دوسری آیت: یوصیکم الله فی اولاد کم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلهن ثلثا ما ترك وان كانت واحدة فلها النصف (سورۃ النساء آیۃ ۱۱)

مسلمانوں تمہارے اولاد کے حصہ کے بارے میں اللہ تم سے کہتا ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا کرو پھر اگر لڑکیاں دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ترکے میں ان کا حصہ دو تہائی اگر اکیلی ہو تو اس کو آدھا دیا کرو۔

ان آیات بینات سے جناب رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے مستثنیٰ نہیں کیا۔ قرآن کے مقابلہ میں حدیث احاد حضرت ابوبکر مردود ہے کیونکہ حدیث لانورث کا راوی اکیلا حضرت ابوبکر ہے۔ دوسرا مدعا علیہ کی حدیث کبھی بچی نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ حدیث نبوی ﷺ ہوتی تو جناب سیدہؑ کو ضرور علم ہوتا اور قاعدہ علمی سے یہ حدیث مردود ہے۔

میں ایک تنقیح عرض کرتا ہوں لانورث ترکناہ صدقۃ موجب کلیہ ہوگا تو معنی یہ ہوگا جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے یہ بدیہی باطل ہے۔ کیونکہ جسطرح صدقہ جناب سیدہؑ پر حرام ہے اسی طرح صدقہ جناب رسالت مآب ﷺ پر بھی حرام ہے۔ کلیہ میں پیغمبر ﷺ کی تجہیز و تکفین بھی داخل ہیں تو مطلب یہ ہوگا پیغمبر ﷺ کا کفن دفن عیاذاً باللہ حرام ہوا کیونکہ مال متروکہ سے خرچ ہوا حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں تو یہ موجبہ جزئیہ جس کا مفہوم یہ ہوگا بعض صدقہ بعض صدقہ نہیں اور یہ منطق کا اصول ہے موجبہ جزئیہ غیر محدود الافراد ہوتا ہے۔ جس طرح رسول ﷺ کی تجہیز و تکفین صدقہ میں داخل نہیں اسی طرح جناب سیدہؑ کا حق بھی صدقہ سے خارج ہے۔ اگر حدیث ہو بھی تو قبیح المعنی ہے۔

حدیث درہم و دینار کا راوی ابا البختری کذاب ہے اگر حدیث دینار صحیح ہے تو اس کی پہلی زد حضرت ابوبکر پر پڑتی ہے کہ مدعی جانشین رسول ﷺ ہو کر درہم و دینار بادشاہت لیتے ہیں؟

دوم وراثت انبیاء: قرآن شریف میں وارث انبیاً ثابت ہے۔ علیم ازلی کو یہ ازل سے معلوم تھا کہ جناب نبی آخرالزمان ﷺ کی اکلوتی صاحبزادیؑ کا حق وراثت ایک خلیفہ غصب کرے گا اس لیے سیدہ معصومہؑ کی خاطر انبیاً کی وارثت کو بیان کر دیا۔

پہلی آیت: حضرت ذکریاؑ ایک فرزند کے بارے میں بارگاہ الٰہی میں التجا کرتے ہیں

فھب لی من لدنك وليا يرثنى و اجعله من ال يعقوب جعله رب رضيا (سورة مریم آیة ٥ و ٦)

اپنی مہربانی سے مجھ کو ایک جانشین عطا فرما جو میرا وارث ہو اور نسل یعقوبؑ کا بھی وارث ہو اے میرے پروردگار اس کو مقبول خاص و عام کر۔

دوسری آیت: وورث سليمان داود (سوره النمل آیة ١٦) اور حضرت سلیمانؑ حضرت داؤدؑ کا وارث ہوا۔

ان نصوص کے بعد کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ ملا صاحب قران شریف سے کوئی آیت ایسی نکال کر دکھلائیں جس سے ثابت ہو کہ پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا تو میں شکست مان لوں گا۔ مگر ہمارا ایمان ہے قران میں اختلاف نہیں۔

مولوی قطب الدین: جو آیت میراث يوصيكم الله (سورۃ النساء آیۃ ١١) مولوی صاحب نے پیش کی ہے اس میں کم ضمیر جمع مخاطب کی ہے۔ جس میں عام لوگ مراد ہیں۔ پیغمبر ﷺ صاحب شامل نہیں جیسا کہ فانكحو ماطاب لكم من النساء (سورۃ النساء آیۃ ٣) میں عوام الناس مسلمانوں کو چار بیبیاں کرنے کا حکم ہے مگر پیغمبر ﷺ نے بیبیاں کیں۔ بس ضمیر کم سے پیغمبر ﷺ کس طرح مستثنیٰ کرتے ہیں۔

جس طرح یہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل نہیں اسی طرح یوصیکم میں بھی داخل نہیں ہیں۔

ملک العلماء مناظر شیعہ: سنو میں تم کو نکاح کے بارے میں عام مسلمانوں سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استثناء دکھاتا ہوں۔

وامراۃ مومنۃ ان وهبت نفسها للنبی ان اراد النبی ان یستنکحها خالصۃ لک من دون المومنین (سورۃ احزاب آیۃ ۵۰)

اور وہ مومنہ عورت جو اپنے آپکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہبہ کرے بشرطیکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس کو نکاح میں لینا چاہیں، (یہ اجازت) صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے مومنوں کے لیے نہیں۔

جس طرح اللہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعداد ازواج کا مخصوص حکم دیا اسی طرح میراث میں آپ کو کوئی مخصوص حکم پیش کرنا چاہیے ورنہ ہمارا دعوی ثابت ہے۔ (ملک العلماء نے بخاری اٹھا کر یہ حدیث پڑھی)۔

حدیث بخاری فدک: جناب سیدہ معصومہؑ بعد وفات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر سے اپنا حصہ اس ترکہ میں سے مانگا جو اللہ نے بن لڑے بھڑے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دلایا جیسے فدک وغیرہ۔ حضرت ابوبکر نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لانورث ما ترکنا صدقۃ ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں صدقہ ہے۔ فغضبت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوئیں اور ابوبکر سے بولنا چھوڑ دیا اور وفات تک ان سے نہ ملیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں۔ (بخاری پ ۱۲ ص ۶۱ ص ۶۲ کتاب الجهاد

والسیر مطبع احمدی)

جس وقت آپ نے وفات پائی تو ان کے خاوند حضرت علیؑ نے رات ہی کو دفن کر دیا اور حضرت ابو بکر کو ان کی وفات کی خبر نہ دی۔ (بخاری کتاب المغازی پ ۱۷ ص ۲۱ ص ۲۲ مطبع احمدی لاہور) پس جناب سیدہ معصومہؑ اپنی وراثت پدری سے اپنا حصہ مانگتی تھیں اور مطابق کتاب اللہ طلب کرتی تھیں جس کو ابو بکر نے نہ دیا اس نے صریحا مخالفت قرآن کی اور سیدہ معصومہؑ کے حق کو غصب کیا اور لفظ غضب کا آیا ہے کہ سیدہ معصومہؑ غضبناک ہوئیں۔

حدیث بخاری ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاطمۃ بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی (بخاری کتاب مناقب فاطمہؑ) جناب فاطمہ میرا لخت جگر ہے جسنے اسکو غصہ دلایا اس نے مجھ کو غصہ دلایا۔ اس لیے حضرت ابو بکر نے اللہ و رسول ﷺ کو غضبناک کیا۔

مولوی قطب الدین: سیدہ معصومہؑ تاویل حدیث ابو بکر سے ناواقف تھیں اس لئے ناراض ہوئیں پھر فدک کے معاملہ میں گفتگو نہ کی اصول کافی میں حدیث درہم و دینار موجود ہے اور وراثت انبیاء علم ہوتا ہے۔

ملک العلماء: جناب سیدہ معصومہؑ نے حضرت ابو بکر کو جنازے پر نہ آنے دیا، وصیت فرما گئیں اور بخاری میں موجود ہے کہ غصے ہو کر پھر ایسے مخالف کتاب اللہ سے نہ بولیں کہ اس نے خلافت نبوت پر بیٹھتے ہی سب سے اول قرآن کی مخالفت کی ہے کہ وارث لڑکیوں کو اڑا دیا ہے۔ جب درہم و دینار صدقہ تھا تو حضرت ابو بکر نے سلطنت کیوں سنبھالی ۲۵۰۰ روپے اور کھانا بیت المال سے کیوں لیتے رہے۔ علم موروثی نہیں ہوتا آج روشی

تہذیب کا زمانہ ہے سرکاری مدارس جاری ہیں لوگ علم حاصل کر رہے ہیں اگر علم موروثی ہوتا اور بانٹنے کی چیز ہوتی تو عالموں کی اولاد ہرگز ان پڑھ نہ ہوتی نہ مدرسوں وسکول وکالج میں ہزاروں روپے خرچ کر کے ڈگریاں حاصل کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ولقد اٰتینا داود وسلیمان علما وقالا الحمدللہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین وورث سلیمان داود وقال یاایھاالناس علمنامنطق الطیر واوتینامن کل شیی۔ (سورۃ النمل آیۃ ۱۵)

اور ہم نے داودؑ اور سلیمانؑ کو دین ودنیا کا علم عنایت کیا اور دونوں خوش ہو کر کہنے لگے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی ہے اور سلیمانؑ داودؑ کے جانشین ہوئے اور کہ لوگوں ہم کو خدا کی طرف سے پرندوں تک کی بولی سکھائی ہے اور ہم کو ہر طرح کے ساز وسامان عنایت ہوئے ہیں علم تو خداوند کریم نے پہلے ہی سے عطا کیا تھا اسکے بعد حضرت سلیمانؑ مال ومتاع کے وارث ہوئے اہلبیت رسالتﷺ حدیث وفرمان رسولﷺ سے ناواقف ہوں اور حضرت ابوبکر واقف ہوں ایں چہ عجب۔۔

نوٹ: ملک العلماء نے حدیث فدک ووراثت انبیاؑ کو ایسے موثر پیرایہ میں بیان فرمایا کہ لوگوں کے دل پر بجلیاں لوٹنے لگیں اور مومنین کے آنسو ٹپک پڑے۔ ازالتہ الخفاء سے اراق باب بتولؑ پڑھنے ہی کو تھے کہ پادری صاحب نے گھنٹی بجائی اور پہلا مناظرہ ختم ہوا۔

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں جلا کے راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

دوسرا مناظرہ :

اسلام وایمان قطب الدین

(وقت ۳:۳۰ تا ۵:۳۰ بجے تک)

سنی صاحبان نے میدان خالی کر دیا۔ اہل تشیع میدان مناظرہ میں ڈٹے رہے وہیں اذان دی اور جماعت کرائی۔ بعد فراغت نماز میز و کرسیاں لگا دی گئیں اور سامنے علم عباس گاڑ دیا گیا۔ مولود و منقبت خوانی شروع ہوئی صلوٰۃ و سلام اور یا علیؑ کے نعرے ہوتے رہے یہاں تک کہ سنی مولوی صاحبان نصف گھنٹہ وقت مقررہ کے بعد تشریف لائے تمام حاضرین خاموش ہو گئے۔ پادری صاحب نے گھنٹی بجائی اور مولوی قطب الدین کا چھٹا سوال پڑھا اور ملک العلماء کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

ملک العلماء : ہم جناب بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ کو ازوج النبی ﷺ اور امہات المومنین مانتے ہیں اور اپنی طرف سے ہم کوئی لفظ نہیں کہتے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے سورہ تحریم میں ان کی بابت فرمایا ہے وہی پیش کرتے ہیں۔ (سورہ تحریم شروع سے پڑھتے ہوئے فرمایا)

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما و ان تظاھر علیه فان اللہ ھو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین۔ (سورۃ التحریم آیۃ ٤)

پیغمبر ﷺ کی بیویو اس حرکت سے خدا کی جناب میں توبہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے کیونکہ تم دونوں کے دل پھر گئے ہیں اگر پیغمبر ﷺ کیخلاف سازش کرو گی تو ان

کا حامی وناصر اللہ ہے اور جبرئیل ہے اور صالح مومنین (حضرت علیؑ) ہیں۔

حدیث بخاری: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے حضرت عمر ابن خطاب سے پوچھا حضور ﷺ کی بیبیوں میں یہ دو عورتیں کون ہیں جن کا ذکر اس آیت تحریم ان تظاھر علیہ میں ہے جنہوں نے حضور ﷺ کو ایک ہو کر رنج دینا چاہا تھا حضرت عمر نے کہا عائشہ وحفصہ۔

(بخاری مترجم کتاب التفسیر سورہ تحریم پ ۲۰ ص ۰۷ مطبع احمدی لاہور)

مولوی قطب الدین: واقعہ ٹھیک اور صحیح ہے مگر ان بی بیوں نے نبی ﷺ کا راز خلافت حضرات ابوبکر وعمر کو کہہ دیا تھا اس واسطے ان عورتوں کو جھڑک ہوئی۔

ملک العلماء: اللہ تعالی کے کلام سے ثابت ہے ان دونوں بی بیوں نے ایسی غلطی کا ارتکاب کیا تھا جس سے ان کو توبہ کرنے کا حکم ہوا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں وہ حضرات ابوبکر وعمر کی خلافت کا راز تھا جس کے اظہار میں وہ مجرم قرار پائیں۔ یہ ایسا سخت حکم تھا کہ ان کو توبہ کرنے کو حکم ملا۔

پادری صاحب: پادری صاحب نے گھنٹی بجائی اور ملک العلماء سے فرمایا آپ اپنے باقی سوالات چھوڑ دیں صرف پہلا سوال ایمان واسلام کا پوچھیں۔ پادری نے شیعہ کا پہلا سوال پڑھا مولوی قطب الدین نے اصل سوال کو چھوڑ کر یوں گل آفشانی کی۔۔

مولوی قطب الدین: یہ شیعہ لوگ اصحاب النبی ﷺ کو گالی دیتے ہیں اور بی بی عائشہ وحفصہ کو گالی دیتے ہیں اور منافق کہتے ہیں۔ والذین یرمون المحصنات الی آخرۃ (سورۃ النور آیۃ ٤) کے مطابق یہ لعنتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے خویش واقارب کو برا کہتے ہیں۔ حضرت عقیلؓ اور حضرت عباسؓ کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔ ان کی

کتابوں میں تقیہ کرنا یعنی جھوٹ بولنا جائز ہے۔ گیارہویں والے پیر کو نہیں مانتے۔ حضرت یوسفؑ پر چوری کی تہمت لگاتے ہیں۔

ملک العلماء مناظر شیعہ: جناب پادری صاحب توجہ فرمائیں سوال گندم جواب چنہ مولوی صاحب موضوع بحث سے باہر جا رہے ہیں اور اپنے اسلام اور ایمان کے ثبوت میں کیا پیش کر رہے ہیں کیا ہمارے سوال کا یہی جواب ہے یہ تجاہل عارفانہ سے ہمارے سوال سے گریز کرتے ہیں اس وقت عام مسلمانوں کے مجمع میں مولوی قطب الدین اپنا اسلام اور ایمان ثابت کریں تو ہم اپنے باقی سوالات چھوڑ دیتے ہیں جب تک آج یہ مسلمان نہ ہولیں اسلام کے پلیٹ فارم پر نہیں آسکتے نہ اس کو اسلامی مسائل پر جرح وقدح کا حق حاصل تھا کیونکہ انہوں نے شیعہ موحدین محبان خاندان رسول ﷺ اور اہل قبلہ مسلمانوں پر بلاوجہ فتویٰ کفر لگایا ہے یہ اپنے فتویٰ کی بنا پر کافر اور منافق ہے۔ باقی تمام اہل سنت والجماعت بھائیوں کو ہم اپنا بھائی اور مسلمان جانتے ہیں۔

ب۔ تقیہ کا مضمون خارج از بحث ہے مگر جواب دینا ضروری ہے قرآن کریم تقیہ کی گواہی دیتا ہے۔

آیت اول: من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان

(سورۃ النحل آیۃ ۱۰۶)

جو شخص کفر پر مجبور کیا جائے مگر اس کا دل ایمان کی طرف مطمئن ہو اس سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔

آیت دوم: وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ

(سورۃ غافر آیۃ ۲۸)

یعنی فرعون کے لوگوں میں سے ایک مرد ایماندار تھا اور اپنے ایمان کو چھپائے رکھتا تھا اللہ تعالیٰ تو ایمان کے چھپانے یعنی تقیہ کرنے کو لفظ مومن سے یاد فرماتا ہے مگر یہ حنفی ملا اس کو جھوٹا کہتا ہے۔

صحیح بخاری میں حسن بصری کا فرمان ہے کہ تقیہ قیامت تک جائز ہے۔

اور کنز العمال میں ہے لا دین لہ لمن تقیہ لہ جس کا تقیہ نہیں اس کا دین نہیں۔

ج۔ جو سنی حنفی لوگ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ پر تہمت لگائیں کہ انہوں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ (صحیح بخاری) اور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو کافر اور گمراہ بنائیں تو وہ شیعہ پر تہمت لگانے سے کب چوکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت یوسفؑ کی برائت اس طرح کرتا ہے۔

فلما جهزهم بجهازهم جعل السقاية في رحل اخيه ثم اذن مؤذن ايتها العير انكم لسارقون۔ (سورۃ یوسف آیۃ ۷۰)

پھر یوسف نے اپنے بھائیوں کو سامان غلہ پہنچا دیا اور اپنے بھائی بنیامین کی بوری میں اپنے پینے کا کٹورہ رکھوا دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکارا کہ قافلے والے ہو نہ ہو تم ہی چور ہو (ترجمہ نذیر احمد سنی)

ملا تو آسمان پہ خواہ دے جا کے بانگ　　　　ہم تو دبائے بیٹھے ہیں مرغی کی ایک ٹانگ

د۔ کوئی شیعہ کسی اصحاب و امہات المومنین کو گالی نہیں دیتا نہ زناء کی تہمت لگاتا ہے

بہرمون المحصنات سے زنا کی تہمت مراد ہے نہ گالی دینا تمام خاندان نبوت کی ہم عزت کرتے ہیں حضرت ابو طالبؓ اور حضرت عقیلؓ اور حضرت عباسؓ کو کمال عزت سے دیکھتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں ہمارا محبت کرنا عین ایمان ہے اگر قطب الدین مسلمان ہوتا تو تمام سادات کرام رجوعہ شفیعہ محمد شاہ، شاہ جیونہ، جہانیاں شاہ اور دیگر سادات بنی فاطمہؓ پر فتویٰ کفر نہ لگاتا ایسے نازک زمانہ میں جب کہ مولوی قطب الدین کے سنی وہابی نجدی بھائی حرمین الشریفین میں مقامات مقدسہ کی بے ادبی کر رہے اور مساجد و شعائر اللہ اور روضہ رسول ﷺ اللہ کو گرا رہے ہیں اور اس کو "صنم اکبر" کہتے ہیں۔ یہ مولوی شیعہ سنی مسلمانوں میں فتنہ وفساد پیدا کرتا پھرتا ہے۔۔۔

نوٹ: ملک العلماء کی اس برجستہ تقریر پر حاضرین پر اثر پیدا ہوا اور عش عش کرنے لگے۔ ملا قطب الدین اور ملا ملتانی یک چشم انتہائی شرمندہ ہوئے ذلیل وخوار ہوئے بغلیں جھانکنے لگے۔ قطب الدین اپنا اسلام اور ایمان ثابت نہ کر سکا، نہ معیار اسلام و شرائط اسلام بیان کر سکا، کلمہ شریف تک نہ پڑھ سکا۔

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

یوں سب کو ہے دعویٰ مردانگی مگر — میدان کارزار میں ٹھہرے مرد ہے

مولوی قطب الدین: کیا میں پیدائشی کافر ہوں میں نے صرف اکیلا ہی فتویٰ کفر نہیں دیا فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضی خان میں فتویٰ کفر موجود ہے۔ یہ لوگ اصحاب النبی ﷺ کو سب کرتے ہیں۔ گیارہوں والے پیر کو نہیں مانتے۔ حیات القلوب میں

سنیوں کو برا لکھا ہے۔ مصباح الھدایت واصلاح الرسوم میں گالیاں دی ہیں۔ خلاصۃ المصائب میں ہے کہ مائی فاطمہؑ مجلس عزاداری میں تشریف لا کر ذاکروں، ڈوموں، مراثیوں اور داڑھی مونوں کے آنسو صاف کرتی ہیں۔ ان کے مذہب میں وطی فی الدبر جائز ہے۔

ملک العلماء مناظر شیعہ: ہم کہتے ہیں کہ مولوی صاحب اپنا اسلام اور ایمان ثابت کریں اور آپ خارج از بحث ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں۔ کیا شیعہ کی وطی فی الدبر یاسب وشتم سے تمہارا ایمان ثابت ہو گیا۔ دیکھو تمہاری صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عمر وطی فی الدبر کے قائل ہیں۔ (بخاری) اور حضرت عمر نے یہ فعل بد اپنی عورت سے کیا (جامع ترمذی جلد دوم کتاب التفسیر) تمھارے امام مالک تو ہمیشہ وطی فی الدبر کے مزے لوٹتے تھے (حاشیہ بخاری) تمھارے میں تو اگر کوئی ماں، بہن محرمات سے زنا کرے تو حد نہیں۔ (حقیقۃ الفقہ)

ب۔ دیکھو شرح فقہ اکبر میں ہے سب شیخین لیس بکفر حضرت ابوبکر و عمر کو گالی دینا کفر نہیں ہے۔ حیات القلوب کو پیچھا نہ چھوڑنا یہ کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں پیش کرنا باعث شرم ہے۔ مصباح الھدات ایک لاہوری رسالہ ہے مولوی صاحب کی تر کش تمام شد دم آخری ہے سوائے اشتعال انگیز اور فتنہ خیز گفتگو کے اور کچھ نہیں پڑھتا۔

نوٹ: ملک العلماء صاحب نے قران سے امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون (سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۸۵) اور مشکوۃ کتاب الایمان سے حدیث ابوذر غفاریؓ فضائل کلمہ شریف پڑھا اور شرائط اسلام بتائے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ پڑھ کر امام اعظم صاحب کا فرمان لا کفر لاھل القبلۃ سنایا اور فرمایا چونکہ اس

مولوی صاحب نے مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اس لئے وہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی اس حدیث کی رو سے خود کافر ہے۔

حدیث شریف: عن ابن عمران النبی ﷺ قال اذا کفر الرجل اخاہ فقد باء بھا احدھما (صحیح مسلم جلد ۱ ص ۱۷٤ مطبع صدیقی لاہور) عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونوں میں کسی پر ضرور پلٹے گی۔

آیت شریفہ: ولاتقولوا لمن القی لیکم السلام لست مومنا (سورۃ النساء آیۃ ۹٤) اور مسلمانوں جو شخص تم پر سلام وعلیکم کہے اس کو مت کہو کہ تو مسلمان نہیں (اس کو مسلمان جانو) پس کتاب اللہ وسنت کی رو سے چونکہ قطب الدین شیعہ مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگاتا ہے اس لئے وہ خود کافر ہے۔ جب تک کہ وہ اس مجمع عام میں اپنا اسلام اور ایمان ثابت نہ کر دکھائے آئندہ وہ مسلمان نہیں کہلاسکتا اگر بالفرض اسلام وایمان ثابت بھی کردے تو گیارہویں والے پیران پیر صاحب حضرت شیخ عبدالقادر بغدادی کے فرمان سے پھر بھی کافر رہے گا۔ کتاب غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۴۴ سطر ۳ پر ہے

فرمان پیر: ولایجوز للمومن ان یقول انامومن حقابل یجب ان یقول انا مومن ان شاء اللہ مومن

مومن کو یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ میں سچا مومن ہوں بلکہ یہ کہنا واجب ہے کہ اگر خدا چاہے تو مومن ہوں۔ (کتاب غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۴۴ سطر ۳)

قول صحابہ: عن عمر بن الخطاب قال من زعم انہ مومن فھو کافر

حضرت عمر ابن خطاب نے کہا جو شخص کہے کہ وہ تحقیق مومن ہے پس وہ کافر ہے۔

۱۰۔ خلاصۃ المصائب مرثیہ کی کتاب ہے ہمارا ایمان ہے کہ مجالس عزاداری میں ارواح مقدسہ کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی برکات وعنایات شامل رہتی ہیں۔ خلاصۃ المصائب سے مولوی صاحب کا ایمان ثابت نہیں ہو سکتا۔

۱۱۔ پیران پیر صاحب کا اقرار کوئی رکن اسلام و جزو ایمان نہیں اگر ہو تو پیش کرو پیر صاحب کے انکار سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہو سکتا ورنہ آپ کے تمام مفتی کاذب و مفتری ہیں۔ اگر حضرت ابوبکر و عمر ہی کو قتل کر دے تو کافر نہیں ہوتا تمہارا ملا علی قاری کہتا ہے۔ تو پیر صاحب کے نہ ماننے سے کافر کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ زمینداروں اور ناواقف مسلمانوں کو دھوکا مت دو اپنا اسلام ثابت کرو۔

نوٹ: ملک العلماء نے اسلام اور ایمان پر بڑا زور دیا مگر قطب الدین اپنے اسلام کی طرف نہ آیا مولانا مولوی علی محمد قاری صاحب نے فرمایا کہ یہ تمہاری شان سے بعید ہے کہ اسلام ثابت نہیں کرتے ملک العلماء نے فتویٰ صابریہ اٹھا کر اور مجمع عام میں قطب الدین کو دکھا کر فرمایا کہ تمہارے کفر اور اسلام کا اس میں ثبوت ہے۔ اس کا جواب آج تک تم نہ دے سکے۔ قطب الدین نے کہا کہ وہ جواب چھپوایا نہیں کرتے گھر میں بیٹھ کر لکھتے ہیں۔ غرض ملک العلماء کے بار بار اصرار سے مولوی قطب الدین پر ایسا رعب چھایا کہ اس کی زبان بند ہوگی چہرہ پر مردنی چھا گئی اور مبہوت ہو کر بیٹھ گیا۔ پادری صاحب نے گھنٹی بجائی اور مناظرے کو بند کر کے حاضرین اور جناب شیخ عبداللہ صاحب سب انسپکٹر پولیس موجیوالی کے حسن انتظام کا شکریہ ادا کیا ملک العلماء نے کھڑے ہو کر جناب پادری صاحب اور جناب سب

انسپکٹر صاحب کا شکریہ ادا کر کے سرکاری اعلیٰ مدار گورنمنٹ عالیہ کے حق میں دعا کی اور بعدہ سورہ جمعہ کو خوش الحانی سے پڑھا۔ تمام سنی حاضرین اور مولوی قطب الدین وملا ملتانی چلتے بنے کہ ان کا پتہ بھی نہ ملا۔

مناظرہ کا خاتمہ

نکل گھر سے راہ سیدھی جنگل کی لی
نہ سدھ بدھ کی لی اور نہ منگل کی لی

نکلنا خلد سے آدمؑ کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر شیعہ کوچہ سے وہ نکلے

نوٹ: ہمیں بھی ایسے بڑے سنی حنفی عالم کی بے بسی بے سامانی اور فاش شکست پر افسوس ہے کہ باوجود دعوی فضیلت کتاب اللہ واحادیث صحیح کے بالمقابل حیات القلوب، اصلاح الرسوم ومصباح الھدایت رسالہ وخلاصۃ المصائب پیش کرتے رہے اور اپنی مسلمہ کتب تفاسیر احادیث وفقہ وفتاوی کو بھول گئے صاف ثابت ہے کہ مولوی قطب الدین کو مطالعہ کتب نہیں۔

انا فتحنا لك فتحا مبينا (سورۃ الفتح آیۃ ا) ہم نے تجھ کو فتح عظیم دی

فتح عظیم : ملک العلماء جناب مولانا فیض محمد خان صاحب فاتح چرانوالی اور جناب حافظ وحکیم مولوی علی محمد صاحب گھوڑوں پر سوار اور ان کے ہمراہ تمام سادات و روسائے عظیم ومومنین محبان جناب امیر المومنینؑ قطار در قطار صلوات، نعرہ یا علیؑ کی پکار میں ایک بھاری جلوس سے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے اور لوگ جوق در جوق مبارکباد دیتے ہوئے آئے۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالی نے مذہب امامیہ کی حقانیت ظاہر کی اور مذہب

باللہ آج باطل ہوا۔

جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

(سورة بنی اسرائیل آیة ۸۱)

مناظرے کا اثر

۱۔ تمام زمینداروں و جاٹوں پر اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ شیعہ مسلمانوں کو مسلمان جاننے لگے اور ان کی نفرت دور ہوئی اور مولوی قطب الدین کے فتوئی کفر کو جھوٹ سمجھا اور اس کو ملامت کی۔

۲۔ مولوی قطب الدین کے فتوی کے سادات کرام پر حملوں کے باعث لوگ اس سے حقارت کرنے لگے اور اس کا پول ظاہر ہوا۔

۳۔ زمینداروں نے صاف کہہ دیا کہ شیعہ کا مولوی قران شریف خوش الحانی سے پڑھتا رہا اور مولوی قطب الدین حیات القلوب اور رسالے پیش کرتا رہا۔ آخر مسجد کا ملاں تھا قرآن نہ پڑھ سکا۔

۴۔ کئی سنی زمینداروں نے شیعہ مذہب اختیار کیا جن کا نام بعدہ اخبار در نجف میں شائع ہوگا۔

۵۔ جس نکاح کے باعث یہ مناظرہ ہوا تھا وہ سنی عورت اسی شیعہ مرد کو ملی اور اس سے نکاح پڑھا گیا۔ سنی مشہور کرتے ہیں کہ قطب الدین نے مرد کو سنی بنالیا تھا مگر شیعہ مومن کبھی سنی حنفی نہیں ہوسکتا اگر یہ بات سچ ہے تو چند روز کے بعد نتیجہ دیکھ لینا کہ وہ مومن ہے یا حنفی

سنی۔

۶۔ چونکہ مولوی قطب الدین کو مباحثہ اہل حدیث بدھوانہ میں جناب مولوی ثناءاللہ امرتسری کے ساتھ بحث کرنی اور مسئلہ دادی کا نکاح جائز ہے پیش کرنے پر فخر وتکبر حاصل ہو گیا۔

تھا اس واسطے وہ کسی عالم وفاضل کو ہیچو مادیگر نیست سمجھتا تھا مگر اس مناظرہ چہرانوالی میں بڑے بول کا سر نیچا ہوا اور مولوی صاحب کے تکبر ونخوت کا سر کچلا گیا۔ کتاب اللہ واحادیث صحیحہ کے مقابلے میں لاہوری رسالے پیش کرتا رہا، بار بار پانی پیتا رہا اور عبارت پڑھنے میں کئی غلطیاں کیں ہم مولوی صاحب کو دوستانہ صلاح دیتے ہیں کہ آئندہ فتویٰ کفر سے باز آجائیں۔ شیعہ اور سنی کو فروعی مسائل میں ہرگز نہ لڑائیں۔ لاتفسدوا فی الارض (سورۃ البقرۃ آیہ ۱۱) ولاتعثوا فی الارض مفسدین (سورۃ البقرۃ آیہ ۶۰) پر عمل کر کے دیکھائیں۔ ورنہ یہ یاد رکھیں علماء کرام شیعیان حیدر کرار غیر مزار کے مقابلہ میں اپنی سب بناوٹی عزت وفضیلت وعلمی لیاقت کو ملیامیٹ کر بیٹھیں گے۔

وماعلینا الا البلاغ المبین (سورۃ یسین آیۃ ۱۷)

خیر خاهان

سید محمد اکبر شاہ جعفری شیرازی جاگیردار سید رحمان ضلع جہلم حال سفید پوش چک ۱۴۳ بقلم خود

جائنٹ مولف ڈاکٹر حاجی نور حسین صابر جھنگ سیالوی بقلم خود ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یہ

روئیداد مباحثہ صحیح و درست ہے۔

سید گل حسین شاہ حکیم چک ۲۵۴، سید خادم حسین شاہ ولد سید گل حسین شاہ حکیم چک ۲۵۴، غلام حیدر جعفری ڈب گر سکنہ مگھیانہ، سید شہابل شاہ حکیم، سیداں والی، سید ریاض حسین شاہ رئیس ٹھٹھہ محمد شاہ، سید غلام عباس شاہ شیرازی F.A مولوی درویش محمد واعظ غلام علی ذاکر چک ۱۶۶ شمشیر خان زوار سید، حیدر شاہ نمبردار رئیس ٹھٹھہ محمد شاہ، سید حسن شاہ چک ۲۲۶

تاریخ 13/10/1925

تتمہ:

جھنگ مگھیانہ میں ملک العلماء فیض محمد خان صاحب کی تشریف آوری

مناظرہ ختم ہونے کے بعد یک چشم ملا ملتانی نظام الدین وزیر آبادی جھٹ ٹانگہ پر سوار ہو کر مگھیانہ میں آموجود ہوا اپنے مکرو فریب و کذب و افترا سے اپنی حنفی جماعت کو خوش کرنا شروع کیا اور شہر میں منادی کرا کر منبر نبوی ﷺ پر چڑھ کر قرآن شریف کو ہاتھ میں لے کر اور قسم اٹھا اٹھا کر غلط بیانی اور جھوٹ سے کام لیا اور اپنی فاش شکست کو فتح منانے لگا اور مذہب شیعہ پر دل کھول کر حملے کرنے لگا اور معاویہ شاہی مقلدین نے اس کو سچا سمجھا اور جھنگ و مگھیانہ میں خوشیاں منانے لگے ادھر سے میاں غلام حیدر صاحب ڈبگر شیعہ لیڈر قوم ڈب گراں نے مناظرے سے واپس آ کر خوارج و نواصب کی دکانوں اور مکانوں کے بالمقابل عام کوچہ میں گولے چھوڑتے تو مگھیانہ والے ششدر رہ گئے جب پادری صاحب کے فیصلہ کی افواہ سنی تو سب کے سب دم بخود ہو گئے اور ملا ملتانی کو کاذب اور مفتری جانا شیعہ مومنین و خوجہ مسلمین میں بہت کشمکش ہوتی رہی آخر کار مولوی ملک فیض محمد خان فاتح

چراغ والی کو ٹھٹھہ محمد شاہ میں اطلاع دی گئی جو جہاد فی سبیل اللہ کے واسطے تکلیف اٹھا کر ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو ریل میں تشریف لائے اور چند گھنٹے شہر میں آرام فرما کر شام کو مگھیانہ کی طرف تشریف لائے اڈا ٹم ٹم پر مومنین مگھیانہ جناب شیخ غلام محمد فرزند جناب شیخ رحمت علی مرحوم، میاں نور الدین صاحب ڈب گر میاں جیون، میاں غلام جعفر سراج، گدا حسین صاحب و دیگر برادران و مومنین و مخلصین کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ میاں غلام حیدر نے مولوی ملک فیض محمد خان، سید غلام اکبر شاہ صاحب سکنہ منگانی اور ڈاکٹر نور حسین کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور مولود خوانی میں بڑی بھاری جلوس کے ساتھ مگھیانہ شہر کے چوک بازار سے ہوتے ہوئے دھوم دھام سے ڈیگراں میں لے گئے منادی کرائی گئی اور مولانا صاحب نے ۹ بجے تا ۱۲ بجے رات تک مومنین کو روئیداد چراغ والی سنائی اور ملا ملتانی کے جھوٹ و افترا کا بھانڈا پھوڑا۔ اور بڑی فصاحت و بلاغت اور خوش الحانی سے حاضرین کو مسرور کیا۔ 21/10/1925ء کو صبح کے وقت چند خوجے اور میاں محمد حسین صاحب قاضی امام مسجد قاضیان نے مناظرہ جھنگ مگھیانہ میں کرنے کے واسطے ملتمس ہوئے ملک صاحب نے قبول فرمایا اور ذیل کے سوالات تحریر کر دیئے۔

۱۔ سنی مناظر اپنا اسلام و ایمان ثابت کرنے کے بعد توحید باری تعالیٰ ثابت کریں گا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں یعنی اس کو صفات قبیحہ سے مبرا و منزا جانتے ہیں۔
تردید بذمہ شیعہ

۲۔ سنی مناظر حضرات اصحاب ثلاثہ و حضرات اربعہ وغیرہ کا ایمان ثابت کرے گا اور شیعہ مناظر اس کی تردید کرے گا۔

سنی مناظر اپنے عقائد کے بموجب حضرت رسول کریم ﷺ اور جناب امیر المومنین حضرت علی کے والدین کا کفر ثابت کرے گا اور شیعہ اس کی تردید کریگا۔ سنی مناظر کتب مسلمہ ومعتبرہ مذہب شیعہ میں سے اپنا مدعا ثابت کرے گا اور شیعہ مناظر کتب اہل سنت والجماعت سے۔

اس پر قاضی محمد حسین امام مسجد قاضیان مگھیان نے لکھ دیا

''اگر ہمارے مناظر نے ان تین مسائل پر ابتداء بحث نہ کی تو ہماری شکست ہے''

حضرات ناظرین دیکھئے کہ مگھیانہ کے حنفی سنی میدان مناظرہ میں کب اترتے ہیں اگر یہ مناظرہ صدر جھنگ میں ہوا تو ایک بڑا عظیم الشان مناظرہ یادگار زمانہ رہے گا اور حق وباطل ظاہر ہو جائے گا۔ دیکھئے اہل سنت والجماعت کا کون سی حنفی مناظر مگھیانہ میں اپنا اسلام اور اپنے بزرگوں کا ایمان ثابت کرنے کے واسطے تشریف لاتا ہے۔ جناب ملک العلماء ملک مولوی فیض محمد خان صاحب نے تین وعظ بڑے پر اثر ومدلل کتاب اللہ وسنت سے مگھیانہ وشہر جھنگ میں کئے اور مناظرہ چمرانوالی واتفاق واتحاد بین المسلمین اور وہابیت انکار جیت پر کافی روشنی ڈالی اور بعدہ اپنے وطن شریف کو تشریف فرما ہوئے۔

افسوس در چشم زدن صحبت یار آخر شد   روئے گل سیر نہ دیدم و بہار آخر شد

سید حسن شاہ نقوی البخاری سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر

ڈاکٹر حاجی نور حسین صابر جھنگ سیالوی سفیر وواعظ انجمن ھذا

تاریخ 23/10/1975ء

آخری فیصلہ

نقل نتیجہ مباحثہ مابین اہل سنت و اہل تشیع بمقام موضع چڈ ہر چک ۲۵۴ ضلع جھنگ

مگھیانہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۵ء

۱۔ تاریخ مقررہ پر مولوی صاحبان اہل سنت و اہل تشیع مباحثہ کے لئے موقع پر موجود تھے۔

۲۔ اہل سنت جماعت کی طرف سے مولوی قطب الدین صاحب بحث کرنے والے تھے صاحب موصوف علمی لیاقت وکتب مقدسہ کی عام واقفیت وخوش تویسی وفصیح تقریر ہونے کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کے استاد و معلم ہیں انہوں نے سوالات زیر بحث کو بڑی فصاحت وبلاغت اور سنجیدگی کے ساتھ قوی دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کی حاضرین وسامعین کو اپنی لیاقت خداداد سے محظوظ کیا۔

۳۔ اہل تشیع کی طرف سے مولوی فیض محمد صاحب بحث کرنے کے لئے پیش کے گئے جو کہ قرآن شریف کو بڑے جوش روحانی اور خوش الحانی سے سنا کر سامعین میں ایسا مقناطیسی اثر پیدا کر دیتے تھے کہ چند آیات کے سنتے ہی اہل تشیع آبدیدہ اور چشم تر ہو جاتے دکھائی دیتے تھے اور بعض اوقات جوش میں آکر بلند آواز سے نعرہ حیدری لگانے کے لئے تیار اور آمادہ ہو جاتے تھے۔ مولوی فیض محمد صاحب نے سوالات زیر بحث کو زیادہ تر قرآن شریف ہی سے پایہ ثبوت تک پہنچانے کی کوشش کی چند حوالہ دیگر کتابوں سے بھی دیے انہوں نے دو سوالوں کا جواب دینے سے پہلو تہی کی اور ان کی بجائے دو اور ضروری اور اہم سوالات کو ثابت کر دیا۔ ڈاکٹر نور حسین صاحب نے مولوی فیض محمد کو کتابوں کی ورق گردانی

کرنے میں اور اقتباسات اور حوالہ جات لگا کر دینے میں مدد کی۔

۴۔ میں نے اہلسنتی تقریروں کو بحث ومباحثہ کے وقت بہت غور وفکر سے سنا اور وقتاً فوقتاً چند ضروری سوالات بھی مولوی صاحبان سے مطلب سمجھنے کے لئے کئے تا کہ پورے طور سے واقف ہو کر حتی الوسع ٹھیک فیصلہ کر سکوں۔

اب آخر کار بہت غور وفکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ دینے کی جرات کرتا ہوں کہ مباحثہ مذکور میں ہر دو فریق کے مولوی صاحبان یعنی اہل سنت کے مولوی قطب الدین اور اہل تشیع کے مولوی فیض محمد صاحب مباحثہ کے سوالوں کے ثابت کرنے میں برابر اور مساوی رہے ہیں۔

۵۔ آخر میں میری التماس یہ ہے کہ آئندہ اہل اسلام کا مجمع عام دیہات میں فراہم نہ کیا جاوے اور اس قسم کے سوالات پر دیہاتی مسلمانوں کے سامنے بحث ومباحثہ نہ کیا جانا چاہیے ورنہ ایسا کرنے سے اسلام میں روحانی ترقی برادرانہ محبت والفت واتحاد واتفاق پیدا ہونے کی بجائے اہل اسلام میں روحانی تنزل اور باہمی دلی رنج وعناد ونفاق وجھگڑے برپا ہونے کا خطرہ پیدا ہوگا۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

پادری محمد حسین پاسٹر منٹگمری والا چک ۳۴ جھنگ برانچ ضلع لائل پور۔ چرچ مشن سوسائٹی

مع دستخط انگریزی

مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء

پادری صاحب کا فیصلہ پر نظر ثانی کرنا

سب سے اول اہل تشیع کی طرف سے ایک معزز وکیل کے منصف وحکم مقرر کرنے کا ارادہ تھا۔ جس کو فریق ثانی نے قبول نہ کیا آخر کار مجبوراً پادری صاحب مذہب اسلام کے عالم وفاضل نہ تھے اور نہ ہی صرف ونحو وعلوم القران سے واقف تھے۔اس واسطے ناظرین ومحققین روئیداد ومناظرہ اور پادری صاحب کے فیصلہ کو بغور ملاحظہ فرما کر خود انصاف کریں گے۔ کاش یہ مناظرہ تحریری ہوتا اور فریقین کے دستخط ہو جاتے تو زیادہ لطف ہوتا۔

۱۔ مولوی قطب الدین موٹی زبان میں تقریر کرتا رہا جو فصیح وبلیغ نہ تھی۔

۲۔ مولوی قطب الدین ضلع جھنگ کا مشہور جید عالم وفاضل ہو کر قرآن شریف سے روگردان رہا اور قرآن شریف کے مقابل میں اصلاح الرسوم، حیات القلوب وخلاصۃ المصائب اور کتاب مرثیہ وغیرہ پڑھتا رہا۔ مذہب شیعہ کی کوئی تفسیر کتاب وحدیث وفقہ پیش نہ کر سکا۔ یہ مولوی صاحب کی صاف علمی معلومات کی کمزوری اور ظاہراً شکست ہے۔ ناظرین خود انصاف فرما دیں کہ منکر قران کون ہے؟ ایک ماہر قران ملک فیض محمد خان صاحب کس طرح قصہ گو وموضوع روایات وتاریخی اقتباسات پڑھنے والے مولوی قطب الدین صاحب سے برابر مساوی ہو سکتا ہے۔

هل يستوى الاعمى والبصير (سورۃ الانعام آیہ ۵۰)

۳۔ پادری صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ مولوی فیض محمد خان نے زیادہ تر قرآن شریف ہی سے جوابات پایہ ثبوت کو پہنچانے کی کوشش کی۔

اب ان لوگوں کو شرمندہ ہونا چاہیے کہ جو کہتے ہیں کہ شیعوں کا ایمان بالقرآن نہیں۔ پادری صاحب نے گواہی دی ہے کہ اہل شیعہ مومنین چند آیات کے سنتے ہی آبدیدہ چشم تر دیکھائی دیتے تھے یہ خاص صفات مومنین کی ہیں۔ اللہ گواہی دیتا ہے کہ:

آیت ۱: انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون اولئک ھم المومنون حقا لھم درجات عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم

(سورۃ الانفال آیۃ ۲ تا ٤)

ترجمہ: ”ایمان دار تو وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جائے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کو اس کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتی اور وہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور ہم نے جو ان کو دیا ہے اسمیں سے خرچ کرتے ہیں یہی لوگ پکے ایماندار ہیں ان کیلئے درجے ہیں ان کے مالک کے پاس بخشش اور عزت کی روزی ہے۔“

آیت ۲: واذا سمعو ما انزل الی الرسول تری اعینھم تفیض من الدمع مما عرفو من الحق یقولون ربنا امنا فاکتبنا مع الشاھدین

(سورۃ المائدہ آیۃ ۸۳)

جب اس کلام کو سنتے ہیں جو حضرت محمد ﷺ پر اترا یعنی قرآن شریف کو تو دیکھتا ہے حق بات کو پہچان کر انکی آنکھیں آنسو سے اشک بار ہو جاتی ہیں کہتے ہیں

ہمارے مالک ہم ایمان لائے تو ہم کو گواہوں میں لکھ لے پس حاضرین میدان مناظرہ چک ۲۵۴ اہل کتاب پادری کی شہادت اور اہل شیعہ کا قرآن شریف سن کر آبدیدہ ہو جانا قیامت تک گواہی دیں گے کہ شیعہ اہل قرآن ہیں اور عاشق فرقان ہیں اور سنی صاحبان قیاسات پر فدا و قربان ہیں پس حقیقی فتح قرآنی شیعہ صاحبان کو ہوئی خواہ پادری صاحب مساوات کا فیصلہ دیں۔

۴۔ پادری صاحب سے ایک سخت فروگذاشت ہوئی ہے کہ میدان مناظرہ میں مولوی قطب الدین نے اپنے چوٹی کے سوال پنجم کو واپس لیا اور کہا کہ وہ اس کا سامان نہیں لائے اس کا ذکر تک فیصلہ میں نہیں کیا۔

۵۔ پادری صاحب نے مناظر شیعہ کے سخت بمبارڈمنٹ (قطب الدین کے اسلام اور ایمان) کا فیصلہ تحریر کرتے وقت خیال نہیں کیا کہ وہ کیسے بے بس و کمزور رہے کہ اتنے بڑے مسلمانوں کے مجمع عام میں اپنا اسلام اور ایمان ثابت کرنے سے قاصر رہے۔

تو بھلا وہ شیعہ موحدین مومنین پر کیسے کفر کا فتوی لگا سکتے ہیں۔

۶۔ ملا ملتانی نظام الدین وزیر آبادی معاون خاص مولوی قطب الدین کا بعد اختتام مناظرہ فوراً شہر مکھیانہ میں آنا اور مسجد میں منبر نبوی ﷺ پر قرآن ہاتھ میں لے کر قسمیں کھا کھا کر حنفی مقلدین کو اپنی فتح اور شیعوں کی شکست بیان کرنے کے سب واقعات و ہزلیات پر پانی پھر گیا اور اس فیصلہ پادری صاحب نے ملا ملتانی کی صداقت بھی ظاہر کر دی۔ لعنة الله علی الکاذبین۔

قریب ہے کہ اس دروغ گوئی کے واسطے وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہو۔ حق اور

انصاف تو یہ ہے کہ آیندہ ملا ملتانی کے مقلدین اس کے تمام اقوال پر ہرگز اعتماد نہیں کریں
گے یہی ندامت وشرمندگی کافی ہے کہ ایک حنفی ملا ہو کر مسجد میں منبر نبوی ﷺ پر
مسلمانوں کو مغالطہ دیتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ پادری صاحب نے فیصلہ لکھتے وقت غور
وخوض سے کام نہیں لیا صرف مرنج مرجان کا پہلو لیا ہے تا کہ فریقین میں جھگڑا نہ رہے اور
(۶۰۰) چھ سو روپے کا تاوان (شرطیہ) کسی فریق مغلوب کو ادا نہ کرنا پڑے۔

والسلام

سید حسن شاہ نقوی البخاری الکربلائی	حررہ۔ڈاکٹر حاجی نور حسین صابر
سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومینؑ شہر جھنگ	کربلائی جھنگ سیالوی

علمائے اهل سنت و مرزائی کو عموماً و مولوی قطب الدین کو خصوصاً

میری طرف سے آپ حضرات کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ اگر آپ صاحبان کو تحقیق منظور ہووے یا مناظرہ کا امید دل میں پیدا ہووے تو آپ فوراً میرے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے شرائط مناظرہ طے کرلویں۔ صرف مجھے اطلاع دینے سے آپ کے مناظرہ کا بندوبست کیا جاویگا۔

آیئے میدان مناظرہ میں تشریف لایئے۔ شیعیان حیدر کرارؑ کی طرف سے آپ کو شب وروز اجازت ہے۔

اگر کسی کی ہو یہ خواہش تو آئے جس کا جی چاہے

المشتہر

سید محمد اکبر جعفری شیرازی

پتہ: چک نمبر ۲۱۴، ڈاک خانہ مہدی آباد، ضلع لائل پور

الحق مع الحیدر الکرار کے پہلے ایڈیشن کا عکس شائع شدہ 1929ء

الحق مع الحیدر الکرار

واعدائہ فی النار

فی التردید رسالہ حق چاریار مع

روئداد مناظرہ ڈھکوان وسجادہ ونبی شاہ بالا وغیرہا

زیر حمایت وسماعت ملک عبدالمجید خان صاحب اعوان علوی خلف اکبر سرکار ملک العلماء صاحب مظلہم العالی

مرتبہ جناب منشی غلام سراج صاحب بلالی تمیذ سرکار ملک العلماء صاحب مظلہم العالی

باہتمام جناب معلی القاب السید ہادی حسین شاہ صاحب رئیس اعظم نبی شاہ بالا

نظامی پریس وکٹوریہ سٹریٹ لکھنؤ میں طبع پوشید

روئیداد مباحثہ چہرانوالی کے پہلے ایڈیشن کا عکس شائع شدہ 1925ء

انا فتحنا لک فتحا مبینا

روئیداد

مباحثہ چہرانوالی

چک نمبر ۲۵۴ تحصیل جھنگ

مرتبہ و مؤلفہ

جناب بلند شان سیادت پناہ سید محمد اکبر شاہ صاحب شیرازی

جعفری جاگیردار

و ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب پنشنر کربلائی جعفری ...

سنہ ۱۹۲۵ء

جناب فیض مآب سیادت دستگاہ سید حسن شاہ صاحب نقوی البخاری انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر نے برائے افادہ مومنین و عامۃ المسلمین نے اس کو شائع کیا

مطبوعہ کوآپریٹو پرنٹنگ ... [illegible] ... باہتمام میاں ... الدین صاحب ...

اغلاط نامہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح	صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
[illegible]	۱۵	مرزیوں	مرزائیوں	۸۶	۱۲	پیش نہ کرں	پیش نہ کریں
[illegible]	۱۰	تجس وتجس	تجسس وتجسس	۸۹	آخری	بائیں وجہ	بایں وجہ
[illegible]	۸	میکریاں	کمیریاں	۹۳	۲	اہل بیت علیہ السلام	اہل بیت علیہم السلام
[illegible]	۱۳	انتصار الشرائعہ	انتصار الشریعہ	۹۴	۷	معاذاللہ	معاذ اللہ
[illegible]	آخری سطر	حولاجات	حوالہ جات	۱۳۸	۸	اولعزمی	اولوالعزمی
[illegible]	۲	کحت طاری	لکنت طاری	۲۱۴	۹	اصول وشرح	اصول وشرع
[illegible]	۱۲	یزید بن معاویہ	یزید بن معاویہ	۲۱۴	آخری	والاوایشان	و اولاد ایشان
[illegible]	۱۴	امامک	امامت	۲۱۵	۳	رار بحوب بغاۃ	بجروب بغاۃ
۳۵	۳	حفصہ	حفصہ	۲۱۵	۵	جنگ کروہ اندر	جنگ کردہ اند
۳۵	۱۱	حنفہ	حنفہ	۲۱۴	۲	...اندرزمان سابق	...اندرزمان سابق
[illegible]	۱۷	پرودوورکی	پردہ وری	۲۱۶	۳	بائی	باین
۸۲	حاشیہ کی سطر ۱	ہمرارا اعتقاد	ہمارا اعتقاد	۲۱۶	۹	ای لقب	این لقب
۸۴	حاشیہ کی سطر ۱	اسی کی کتاب سیذ	اسی کی کتاب ہے	۲۱۶	۷	ملقب کروندو	ملقب کردند
۸۴	حاشیہ کی سطر ۱	حفاظر	حفاظت	۲۳۰	۱۱۲۹	بی بی حفظ	بی بی حفصہ
۸۴	۳	آیت رضاعیت	آیت رضاعت	۲۳۱	۳	آیت نحریم	آیت تحریم
۸۴	حاشیہ کی سطر ۲	مطبع فاروقی وحلیلی	مطبع فاروقی دہلی	۲۳۲	۳	جواب چند	جواب چنا
۸۴	حاشیہ کی آخری سطر	مجع الزوائد	مجمع الزوائد	۲۳۵	۱۶	حدیث ابوزر	حدیث ابوذرؓ
۸۵	۴	انبیاکرام علیہ السلام	انبیاکرام علیہم السلام	۲۴۳	آخری	تاریخ 23/10/1975ء	تاریخ 23/10/1925ء

اغلاط نامہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۵۲	۵	علیٰ احین من ... یقتلان ... شیعۃ	عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ ... یَقْتَتِلَانِ ... شِیْعَتِہٖ
۲۸۳	۲۶،۲۷	کل من علیہ فان ویبقیٰ وجہ ذو الجلال والاکرام	کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ
۲۰۸	۱۹	... من المومنین المھاجرین	... مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ
۲۰۸	۶	یا ایھا الذین آمنو ...	یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ...
۲۱۵	۲۲،۳	من المھاجرین و المومنین	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُھٰجِرِیْنَ
۲۱۳	۳	... یقتلن	یَقْتَتِلَانِ
۲۱۳	۱۵،۱۶	شرع لکم من الدین ما وصیٰ بہ نوحا والذین اوحینا الیک وما وحینا بہ ابراھیم وموسیٰ و عیسیٰ ان اقیمو الدین ... الخ	شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ ... الخ
۲۲۸	۳	... وبث منھا ... الخ	... وَبَثَّ مِنْھُمَا ... الخ
۳۳۳	۱۲	ماافاء اللہ ... الخ	مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ ... الخ
۳۳۶	۶،۵	فھب لی من لدنک ولیا یرثنی و اجعلہ من ال یعقوب جعلہ رب رضیا	فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْہُ رَبِّ رَضِیًّا
۳۳۶	۱۲	فانکحو	فَانْکِحُوْا
۳۳۳	۱۳	من کفر با اللہ ... الخ	مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ ... الخ
۳۳۳	۱۳	... فی رحل اخیہ ... الخ	... فِیْ رَحْلِ اَخِیْہِ ... الخ
۳۳۶	۱۹	ھل یستوی ... الخ	ھَلْ یَسْتَوِیْ ... الخ
۳۴۵	۵	... تلیت علیھم ا یا تہ زادتھم ... الخ	تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ ... الخ
۳۴۵	۲	واذا سمعو ... الخ	وَاِذَا سَمِعُوْا ... الخ
۳۴۵	۱۵	مما عرفو ... الخ	... مِمَّا عَرَفُوْا ... الخ
۳۳۸	۱۳	لظاھر علیہ	لِیُظْھِرَہٗ عَلَیْہِ
۳۳۹	۱۹	والذین یرعون المحصنات ... الخ	وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

وہ مسجد جس میں
عرصہ دراز تک
تعلیمات محمد و آل محمد
دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز
ملک العلماء کی درسگاہ اور لائبریری کا عکس
مولانا ملک عبدالاحمد خانؒ
ملک العلماء علامہ فیض محمد خانؒ کے دستخط و مہر

آخری آرام گاہ رئیس المناظرین ملک العلماء علامہ فیض محمد خان کھیالوی
زیارت گاہ اہل عزم و ہمت ہے لحد میری
کھیال میں ملک العلماء کی رہائش گاہ کا عکس جو آج تک موجود ہے
آثار کہہ رہے ہیں عمارت عظیم تھی

Scanned by TapScanner